ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

اگست ۲۰۱۹ء

الم ترکیف کا حیرتناک عمل

دشمنوں پر غلبہ پانے کا فارمولہ

دشمنوں کو عبرتناک سزا دینے کا فارمولہ

RS.30/-

عاطف ہاشمی

فری عملیات گروپس

@ فیس بک ڈاٹ کام

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد نمبر ۲۶

شمارہ ۸

اگست ۲۰۱۹

سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے

فی شمارہ ۳۰ روپے



پاکستان سے

زرتعاون سالانہ

2000 روپے انڈین

اور ممالک سے

سالانہ زرتعاون

2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر

ابوسفیان عثمانی

موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز

فون نمبر: 01336-224455

E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:

(عمرالٰہی، راشد قیصر)

ہاشمی کمپیوٹر

فون 08791792793

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**

محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

بقلم خاص

قیادت نے پھر مایوس کیا

تبریز انصاری کا قتل ایک بھیانک قسم کا ظلم تھا، یہ ایک ایسی دہشت گردی تھی کہ جسے دیکھ کر جنگل کے وحشی جانور بھی چھدرندہ صفت انسانوں کی حیوانیت پر تھوتھو کررہے تھے، یہ دہشت گردی اُس ملک میں ہورہی تھی کہ جس ملک کے وزیراعظم امریکہ کے صدر سے اس بات پر ہاتھ ملا رہے تھے کہ ہم دہشت گردی کے خلاف مل کر لڑیں گے اور دہشت گردی کو تہس نہس کر کے ہی دم لیں گے۔ جس وقت تبریز انصاری کی یہ واردات ہوئی اُس وقت امریکہ کا سفیر ہندوستان ہی میں گشت کررہا تھا لیکن اسے یہ دہشت گردی دکھائی نہیں دی کیوں کہ دہشت گردی کی مخالفت نہ امریکہ کررہا ہے نہ اسرائیل اور نہ ہندوستان کے فرقہ پرست بلکہ امریکہ اور اسرائیل دہشت گردوں کی مسلسل کمر تھپ تھپا رہے ہیں اور داعش جیسی خونریز جماعتیں ان ہی ملکوں کی نگرانی میں پرورش پارہی ہیں۔ ہندوستان میں انڈین مجاہدین جیسی ہلاکتیں پھیلانے والی تنظیم بھی فرقہ پرستوں کی کوششوں کا نتیجہ تھی اور اس تنظیم کو بھی امریکہ اور اسرائیل ہی نے کمک پہنچائی تھی۔ اس تنظیم کے نام کی وجہ سے شک کی سوئی مسلمانوں کی طرف گھومتی تھی اور جب یہ تنظیم ظلم وسفاکیت کے کارنامے انجام دیتی تھی تو مسلمان گرفتار ہوتے تھے اور ہندوستان کا بہرا، گونگا اور اندھا قانون مسلمانوں کے سروں پر اپنی لاٹھیوں گھمانے لگتا تھا اور امریکہ جیسے ظلم وستم کو پروان چڑھانے والے ملک وہی راگ الاپنے لگتے تھے کہ ظلم ودہشت گردی کو ختم کر کے ہی دم لیں گے یعنی ہم مسلمانوں کو ختم کر کے ہی دم لیں گے کیوں کہ ان کا عقیدہ یہی تھا کہ دہشت گرد مسلمان ہی ہے۔

ایل کے آڈوانی جیسے پوتر قسم کے پرش سینہ پھلا کر یہ کہا کرتے تھے کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہی ہوتا ہے۔ یہ ایک سیاسی نعرہ تھا جو دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے استعمال ہوتا تھا اور امریکہ اور اسرائیل جیسے بدنام زمانہ ملک اس نعرے پر زہریلے قسم کے قہقہے لگاتے تھے۔

آہ! مسلمانوں کی بے بسی۔ ان پر دہشت گردی کا الزام لگتا رہا، انہیں ناکردہ گناہوں کی سزا ملتی رہی، بے قصور ہونے کے باوجود ان کی جوانیاں جیلوں میں برباد ہوتی رہیں، ان کے رہنما بار ہا ان بے قصور مسلمانوں کو یہ سمجھاتے رہے کہ اسلام میں دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں، یہ سمجھانا بھی اس بات کی دلیل تھی کہ یہ رہنما بھی اس بھاری غلط فہمی کا شکار تھے کہ دہشت گرد مسلمان ہی ہے۔ افسوس فالافسوس کہ یہ قوم اپنے نام نہاد رہنماؤں کی نظروں میں بھی مشکوک رہی اور اب جب کہ دنیا پوری طرح بدل چکی ہے، ہندوستان میں فرقہ پرستوں کو مکمل عروج حاصل ہو چکا ہے۔ اس عروج کی تکمیل کے بعد کتنے ہی نظر آنے والے مسلمان بھی ان فرقہ پرستوں کو سلامیاں دینے لگے ہیں اور ان کی نظروں میں اپنے وجود کو تسلیم کرانے کے لئے ان کو اپنے اداروں میں مدعو کرنے لگے ہیں اور انہیں سلامیاں پیش کرنے لگے ہیں، اس عروج کے بعد فرقہ پرستوں کے گناہ اور ان کی دہشت گردوں کو معیوب سمجھنا اتنا آسان نہیں ہے۔ اب تو حال یہ ہے کہ فرقہ پرستی کی آگ ہر طرف پوری طرح بھڑک رہی ہے۔ آسمانِ ظلم سے فرقہ پرستی کے انگارے موسلا دھار بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ مظلوم اور مقہور قوم کے جسم منحنی پر لرزہ طاری ہے، آنکھوں سے خوف جھلک رہا ہے اور اس قوم کے نام نہاد رہنماؤں کا حال بس یہ ہے کہ جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔

فرقہ پرستوں کی جرأت دیکھئے کہ وہ سڑکوں پر کھلم کھلا دہشت گردی کرتے ہیں، مسلمانوں کو کھمبوں سے باندھ کر ان پر چاقو اور چھرے برساتے ہیں، مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیلتے ہیں، انہیں جے شری رام کے نعرے لگانے پر مجبور کرتے ہیں اور اس سانحۂ کربلا کی وڈیو بنا کر سوشل میڈیا کے حوالے کردیتے ہیں کیوں؟ کیوں کہ انہیں پتہ ہے کہ اس ظلم وستم اور بھیانک قسم کی خونریزیوں کے باوجود انہیں کوئی دہشت گرد نہیں کہے گا، اس لئے کہ امریکہ اور اسرائیل جیسے نام نہاد ٹھیکیداروں کی جنگ دہشت گردوں کے خلاف نہیں مسلمانوں کے خلاف ہے۔ دہشت گردی کے نام پر وہ دہشت گردوں کو نہیں مسلمانوں کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ تبریز انصاری کے قاتلوں کا کچھ بگڑنے والا نہیں ہے۔ وہ اس طرح کے خونی ڈرامے بار بار اسٹیج کرتے ہیں رہیں گے اور بار بار مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیلا جاتا رہے گا۔ قانون اندھا ہے، مروجہ سیاست خود مسلمانوں کا قتل چاہتی ہے، ایوانِ مملکت میں براجمان لوگ بہرے اور گونگے ہیں، وہ مظلوم کی مظلومیت سے بے پرواہ ہو کر ان ظالموں کا ساتھ دینے پر یوں مجبور ہیں کہ عالمی سیاست جس مذہب اور جس قوم کو ختم کرنے کی خواہش مند ہے اس قوم کا ساتھ دینے میں ان کی کرسی کھسک سکتی ہے اور خود غرضی کے اس دور بدنما میں اپنا اقتدار ہی سب کچھ ہے، کالے کو سفید اور سفید کو کالا کہنے ہی سے اپنی عزت برقرار رہ سکتی ہے، اسلئے ان کی زبان پر تالے پڑے ہوئے ہیں۔ رہے مسلم رہنما وہ بھی انسان ہیں، انہیں اپنا الو سیدھا کرنا ہے، انہیں پارلیمنٹ میں ان اندھے بہرے اور گونگے لوگوں کے پاس بیٹھنا ہے جو اس ملک کے مالک بن چکے ہیں، یہ رہنما اگر اپنی قوم کا ساتھ دینے کی غلطی کریں گے تو ان کا حشر بھی ان مسلمانوں کا سا ہوگا جو بے قصور جیلوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ان کی مصلحت آمیز مجرمانہ خاموشی ان کو سرخرو رکھتی ہے اور وہ تمام عمر مسلمانوں کے کھوٹے بنے رہتے ہیں اور ان کی پانچوں انگلیاں فرقہ پرستوں سے ہاتھ ملانے کی وجہ سے تربہ تر رہتی ہیں۔ اس ظلم کے خلاف مولانا رئیس قاسمی نے ایک آواز اٹھائی تھی اور جرأت مندانہ ثبوت دیا تھا لیکن کون بے وقوف اس آواز میں اپنی آواز ملائے گا جب اربابِ اقتدار چیل اور کووں کی طرح مولانا رئیس پر ٹوٹ پڑیں گے۔ اس وقت وہ تنہا ہوں گے اور نام نہاد قائدین ان کو مجرم ثابت کرنے کا کوئی جواز تلاش کررہے ہوں گے۔ آہ! یہ قوم اس کا کوئی پرسانِ حال نہیں اور یہ قوم لاوارث ہو کر رہ گئی ہے، رہے نام نہاد قائدین تو وہ کل بھی سرخرو تھے اور آج بھی سرخرو ہیں اور کل بھی سرخ رو رہیں گے کیوں کہ وہ مصلحت کی ہر گلی سے گذرنا جانتے ہے اور وہ فرقہ پرستوں کی نظروں میں محبوب بنے رہنے کے گر سے واقف ہیں۔

مختلف پھول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا!

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔''جوشخص گمراہی کے جھنڈے تلے جنگ کرتا ہے (لوگوں کو) عصبیت کی دعوت دیتا ہے یا عصبیت کی بنیاد پر غصہ میں آتا ہے تو اس کا قتل ہوجانا جاہلیت کی طرح ہے۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحتیں

☆ رات کو سوتے وقت دن بھر کے کاموں کا محاسبہ کرو۔
☆ کلام میں نرمی اختیار کرو، اس کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔
☆ تکلف میں زیادتی محبت میں کمی کا سبب بن جاتی ہے۔
☆ عورتوں کی بدخلقی پر صبر کرنے والا حضرت ایوب علیہ السلام کے برابر ثواب پائے گا۔
☆ غفلت ایسی لعنت ہے جو بندے کو خدا سے دور پھینک دیتی ہے۔
☆ قرض بغیر تقاضا ادا کردینا قرض دار کی طرف سے احسان ہے۔
☆ جس احتیاط اور پرہیز سے مسلمان کو رنج پہنچے اسے چھوڑ دو۔
☆ سب سے بڑی دولت زبانِ ذاکر، دلِ شاکر اور فرمانبردار عورت ہے۔

انمول موتی

☆ حلال روزی کمانا بہت بڑی عبادت ہے۔
☆ ہر چیز کی صفائی ہوتی ہے اور دل کی صفائی اللہ تعالیٰ کی یاد سے ہوتی ہے۔

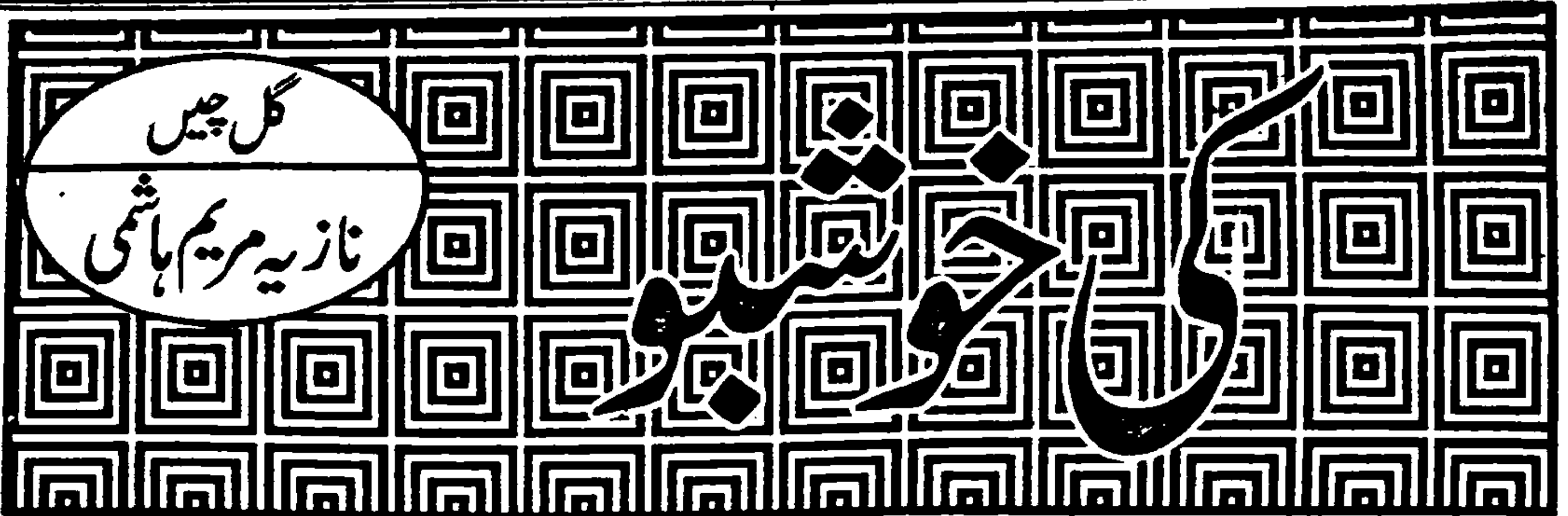
☆ ایسا اشارہ کرنا بھی حرام ہے جس میں کسی کو رنج ہو۔
☆ جو شخص روزِ قیامت پر اور اللہ وحدہٗ لاشریک کی ذات پر ایمان رکھتا ہے تو اس سے کہہ دو کہ وہ اپنے پڑوسی کا احترام کرے۔

اقوالِ زرّیں

☆ علم ایسا بادل ہے جس سے رحمت برستی ہے۔(بابا فریدالدینؒ)
☆ جو تیرے سامنے دوسروں کی برائی کرتا ہے وہ دوسروں کے سامنے تیری برائی کرے گا۔(شیخ سعدیؒ)

درود پاک کی فضیلت

☆ درود پاک پڑھنے والا قیامت کے دن سب لوگوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ قریب ہوگا۔
☆ درود پاک پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
☆ درود پاک پڑھنے والا لوگوں کی غیبت سے محفوظ رہتا ہے۔
☆ درود پاک پڑھنے والے کے لئے خود اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہے۔
☆ درود پاک پڑھنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت بڑھتی ہے۔
☆ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم خود درود پاک پڑھنے والے سے محبت فرماتے ہیں۔
☆ درود پاک ساری نفلی عبادتوں سے افضل ہے۔
☆ درود پاک پڑھنے والے کے گھر میں آفتیں اور بلائیں نہیں آتیں۔
☆ درود پاک پڑھنے سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔
☆ درود پاک پڑھنے والے کی جان کنی میں آسانی ہوتی ہے۔



سنہری باتیں

☆ دنیا میں وہی لوگ سر بلند رہتے ہیں جو تکبر کا تاج دور پھینک دیتے ہیں۔

☆ اپنے آپ کو بہتے پانی کی طرح بناؤ جو اپنا راستہ آپ بناتا ہے۔

☆ اپنے دوست کو دوستانہ (خیر خواہانہ) نصیحت کرنے سے دریغ نہ کرو خواہ تمہاری نصیحت اس کو بری لگے یا اچھی تم کو جو کچھ کہنا ہو کہہ دو مگر اس کے منہ پر غصہ پی جاؤ اور ضبط سے کام لو۔

انمول موتی

☆ قرآن پاک کی آیتوں میں اتنا حسن ہے کہ بے ضمیر لوگوں سے پردہ کرلیتی ہیں۔

☆ ایک اچھا دوست ریاضی کے زیرو جیسا ہوتا ہے جس کی کوئی قیمت نہیں ہوتی لیکن وہ جس کے ساتھ جڑ جائے اس کی قیمت دس گنا بڑھ جاتی ہے۔

☆ فجر کی نماز سے نور، ظہر کی نماز سے دولت، عصر کی نماز سے صحت، مغرب کی نماز سے کامیابی اور عشاء کی نماز سے سکون ملتا ہے۔

☆ نفرت کو ہزار موقع دو کہ وہ محبت بن جائے لیکن محبت کو ایک بھی موقع نہ دو کہ وہ نفرت بن جائے۔

☆ دنیائے آخرت میں جو رہنا ہو چین سے تو جینا علی سے سیکھو اور مرنا حسین سے۔

☆ دنیا تمہیں اس وقت تک نہیں ہرا سکتی جب تک تم خود سے نہ ہار جاؤ۔

☆ تین چیزوں کا احترام کرو، والدین، بزرگ، استاذ۔

☆ تین چیزوں کو ساتھ رکھو، سچائی، ایمان، نیکی۔

☆ تین چیزوں کو یاد رکھو نصیحت، احسان، موت۔

☆ تین چیزوں کے لئے لڑو، وطن، عزت، حق۔

☆ تین چیزوں کو قابو میں رکھو، زبان، غصہ، نفس۔

پہلی کرن

☆ جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے۔

☆ حیات کا دروازہ جب تک کھلا ہے غنیمت جانو، وہ جلد ہی تم پر بند کردیا جائے اور نیکی کے کاموں کو جب تک تمہیں قدرت ہے، غنیمت سمجھو۔

☆ موت سے پہلے یاد خدا میں عزت ہے، کیونکہ کاٹنے کے وقت ہل چلانا اور بیج بونا حماقت ہے۔

☆ سارے ملک کا بگاڑ ان تین گروہوں کے بگڑنے پر ہے، حکمراں جب بے علم ہوں، عالم جب بے عمل ہوں اور فقیر جب بے توکل ہوں۔

☆ محبت کامل نہیں ہوسکتی جب تک قربانی نہ دی جائے۔

☆ ہر بچے کی پیدائش اس بات کا پیغام ہے کہ اللہ ابھی انسان سے مایوس نہیں ہوا۔

شمع فروزاں

☆ علم مومن کی میراث ہے، یہ گم شدہ دولت جہاں سے بھی ملے لے لو۔ (حدیث مبارکہ)

☆ جاوہ جلال سے بھاگو، عزت تمہارے پیچھے بھاگے گی۔

(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ کم بولنا عقل مندی ہے۔(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ حقیر سے حقیر پیشہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ شرافت افعال واعمال کی عمدگی سے ظاہر ہوتی ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ تمام عبادتوں سے بہتر مظلوموں کی فریاد کو پہنچنا ہے۔

(حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ)

☆ جھگڑا بڑھنے سے پہلے تم اس سے الگ ہو جاؤ۔

(حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ)

☆ غرور سے آدمی کا دین ضائع ہو جاتا ہے۔

(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

☆ بخیل ہمیشہ ذلیل ہوتا ہے۔(حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ)

☆ توبہ کرنا آسان اور گناہ چھوڑنا مشکل ہوتا ہے۔

(حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ)

☆ جاہلوں کی صحبت سے پرہیز کرنا ایسا نہ ہو تجھے اپنے جیسا بنالیں۔(حکیم لقمانؒ)

سات عادتیں

☆ ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید نے لوگوں سے کہا۔"اگر نیک بندے بننا چاہتے ہو تو بچوں جیسی عادات اپنالو۔"

لوگوں نے پوچھا۔"وہ کیسے؟"

آپ نے فرمایا۔"سات عادات بچوں میں ہوتی ہیں، اگر بڑوں میں ہوں تو ولی اللہ بن جائیں۔

بچے مل کر کھاتے ہیں، رزق کا غم نہیں کرتے، لڑتے ہیں تو دل میں کینہ نہیں رکھتے، اپنے بڑوں سے ڈرتے ہیں، ذرا سی دھمکی سے رونے لگتے ہیں اور دشمنی کا جامہ مستقل نہیں پہنتے، گناہ نہیں کرتے۔

ماں

☆ اگر مجھ سے ماں کو چھین لیا جائے تو میں پاگل ہو جاؤں۔

(فردوسی)

☆ حسرت کے ہجوم اور خوشیوں کے طلاطم میں ماں کی عظمت کو دیکھو۔(نپولین بوناپارٹ)

☆ آسمان کا بہترین تحفہ ماں ہے۔(ملٹن)

☆ ماں کا پیار سب سے خوبصورت اور بہترین ہے۔

(چارلس ڈکنز)

☆ میں زندگی کی کتاب میں ماں کے سوا کسی تصویر کو نہیں دیکھ سکتا۔(ڈاکٹر ہوگو)

☆ اس بات کا موقع نہ آنے دو کہ ماں نفرت کرے یا بددعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔(بوعلی سینا)

☆ میری عمر ۵۰ برس ہو چکی ہے مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ میری ماں میرے گھر آنے سے پہلے سو چکی ہو۔(ویٹ سن)

☆ بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے خواہ بچے کی عمر کتنی ہی ہو۔(شیکسپیئر)

انمول باتیں

☆ دشمن سے ہر وقت بچو مگر دوست سے اس وقت بچو جب وہ تمہاری بے جا تعریف کرنے لگے۔

☆ گفتگو چاندی ہے مگر خاموشی سونا ہے۔

☆ قبرستان ایسے لوگوں سے بھرا پڑا ہے جو یہ سمجھتے تھے کہ ان کے بغیر دنیا اجڑ جائے گی اس لئے یہ سمجھنا چھوڑ دو کہ تمہارے بغیر دنیا ختم ہو جائے گی کچھ ایسا کر کے جاؤ کہ لوگ تمہیں اچھے لفظوں میں یاد کرسکیں۔

☆ اپنے اندر کے غصہ کو باہر کسی چیز پر نکالو اگر یہ اندر رہ گیا تو یہ زہریلا درخت بن جائے گا جو صرف نفرت پیدا کرتا ہے۔

☆ خوش رہو! اس لئے نہیں کہ آپ خوش رہنا چاہتے ہو بلکہ اس لئے کہ کچھ لوگ آپ کو خوش دیکھنا چاہتے ہیں۔

چراغ راہ

☆ نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ دونوں سے مسلمان محفوظ ہیں۔(حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ ماں باپ کی خوشنودی دنیامیں باعث دولت اور آخرت میں باعث نجات ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ زبان کی لغزش قدموں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ جب انسان کے دل میں روشنی نہ ہوتو وہ چراغوں کے میلے میں کیاحاصل کرے گا۔

☆ جب انسان زندگی کی آزمائشوں سے تھک ہار کر ٹوٹ جاتا ہےتو وہ مجبوراً ہی سہی موت کوآواز دیتا ہے۔

☆ پتھروں سے واسطہ پڑے یا پتھر دلوں سے زندگی کا سفر رکتا نہیں لیکن وہ زندگی کو ویران ضرور کردیتے ہیں۔

☆ دوست نما دشمن سب سے زیادہ خطرناک ہیں۔

خوب صورت بات

☆ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مانگو اور بے حساب مانگو۔

کیوں کہ

ایک اللہ ہی تو ہے جو دے کر واپسی کا تقاضا نہیں کرتا۔

اس لئے مانگو اسی سے جو دیتا ہے خوشی سے اور کہتا نہیں کسی سے وہ خدا ہی تو ہے۔



اللہ نے جانور کو نفس دیا لیکن عقل نہیں دی جبکہ فرشتوں کو عقل دی لیکن نفس نہیں دیا، جب کہ انسان کو عقل بھی اور نفس بھی دیا، اب اگر انسان عقل سے کام لے کر نفس پر قابو پالے تو وہ فرشتوں سے افضل ہے اور اگر وہ عقل کو چھوڑ کر نفس کا غلام بن جائے تو جانور سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔

خوش اخلاقی

خواتین کی عمر لمبی ہوتی ہے

انسان کی انفرادی واجتماعی زندگی خوش اخلاقی کے بغیر بے کار ہے۔ جدید تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ خوش خلقی انسانی جسم اور دل ودماغ کے لئے ایک ٹانک کی حیثیت رکھتی ہے۔ سائنس نے تسلیم کیا ہے کہ خوش خلقی کے جسم پر خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

☆ خوش اخلاق خواتین رنج وغم سے دور رہتی ہیں۔ جسم صحت مند اور دل ودماغ راحت وسکون کی حالت میں رہتے ہیں۔

☆ خوش اخلاقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور ذہنی پریشانی سے محفوظ رکھتی ہے، اس لئے خوش اخلاقی کے بہت سے فوائد ہیں، چونکہ مردوں کی نسبت خواتین زیادہ خوش اخلاق ہوتی ہیں اس لئے انہیں چاہئے کہ وہ خوش اخلاقی کو اپنائیں اور لمبی عمر پائیں اور اسی طرح معاشرے کو لڑائی جھگڑوں سے بچائیں اور صاف ستھرا ماحول تشکیل دیں۔

منتخب اشعار

دیمک بھی تعصب پر اُتر آئی ہے یارو
تاریخ کے کچھ اوراق کو چاٹ رہی ہے

☆

ہم ہیں غدار تو پابند وفا تم بھی نہیں ہو
دینی کثرت پہ نہ اتراؤ خدا تم بھی نہیں ہو

☆

مدتیں گزریں تیری یاد بھی آئی نہ ہمیں
اور ہم بھول گئے ہوں تجھے ایسا بھی نہیں

☆

یہ پستیاں بھی حقارت سے دیکھتی ہیں ہمیں
نہ جانے کس بلندی سے ہم اتر آئے

☆

سبق ملا ہے یہ اپنوں کا تجربہ کرکے
وہ لوگ پھر بھی غنیمت ہیں جو پرائے ہیں

☆

سنا ہے اس کو محبت دعائیں دیتی ہے
جو دل پہ چوٹ تو کھائے مگر گلہ نہ کرے

☆

محبتوں کا سبق دے رہے ہیں دنیا کو
جو عید اپنے سگے بھائی سے نہیں ملتے

☆☆

قسط نمبر: ۲۳

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

بیعت کے ۶ فوائد

اس بیعت کے چھ فوائد ہیں، ذرا توجہ کے ساتھ سن لیجئے! ہر فائدہ مند سند کے ساتھ، دلیل کے ساتھ یہ عاجز بیان کرے گا۔

پہلا فائدہ

کہ توبہ یقینی طور پر قبول ہوجاتی ہے (اِنَّ اللّٰـهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْم) سے یہ بات ثابت ہورہی ہے، اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ توبہ تو ہر عورت اپنے گھر کے کونے میں بیٹھ کے بھی کرسکتی ہے، بالکل ٹھیک، یقیناً ہر عورت اپنے گھر میں بیٹھ کے مصلے پر توبہ کرسکتی ہے مگر اس توبہ کی قبولیت کی Guarantee کوئی نہیں، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ قبول کرلے اور اگر نہ چاہے تو قبول نہیں کرے گا، کوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ نہیں ہے لیکن یہ جو سنت طریقہ ہے توبہ کرنے کا کسی ایسے بندے کے ساتھ مل کر توبہ کے کلمات پڑھ لیں کہ جس کے پڑھنے کی نسبت اوپر چل چلتے نبی علیہ السلام تک پہنچتی ہو اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے توبہ کی قبولیت یقینی ہے۔

ایک مثال سن لیجئے! آپ حج کے سفر پر جانا چاہتی ہیں، آپ کے ہاتھ میں ٹکٹ ہے، آپ ہوائی اڈے پر کاؤنٹر Counter کے اوپر پہنچیں اور آپ نے اپنی ٹکٹ آگے دی، آپ کی ٹکٹ اس نے لی اور آپ کو Boarding pass پکڑا دیا، کہا کہ اندر چلی جائیں! آپ کی ایک واقف عورت اور بھی وہاں پہنچی، اس کے ہاتھ میں بھی وہی ٹکٹ تھے، اس نے بھی اسی کمپنی سے خریدی تھی، اس نے بھی اتنے ہی پیسے بھرے تھے جتنے آپ نے بھرے، مگر وہ واقف عورت جب ٹکٹ دیتی ہے تو Attendant عورت اس کو منع کردیتی ہے، جی کہ ہم آپ کو نہیں لے سکتے، اب اس میں فرق کیا ہے؟ فرق یہ کہ آپ کے پاس جو ٹکٹ تھا وہ Reconfirm ٹکٹ تھا اور Reconfirm ٹکٹ پر تو ان کو آپ کو جہاز پہ بٹھانا ہے اور آپ کی اس واقف عورت کے پاس Open ٹکٹ تھا، اب Open ٹکٹ میں ہوائی کمپنی والوں کے اوپر کوئی بوجھ نہیں ہوتا، اگر سیٹ ہوگی تو آپ کو لے جائیں گے، نہیں ہوگی تو آپ کو واپس کردیں گے تو یہی توبہ کا فرق ہے کہ اگر کوئی بندہ سنت طریقے پر توبہ کرے تو یہ Reconfirm توبہ ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں یقیناً قبول ہوجاتی ہے اور آدمی اپنے گھر میں بیٹھ کے جو توبہ کرتا ہے وہ Open ٹکٹ کے مانند ہے Chance والی ٹکٹ کے مانند ہے، چانس Chance لگ گیا، قبولیت کا وقت لمحہ تو اللہ نے قبول کرلی، ورنہ اللہ تعالیٰ توبہ نہیں قبول کریں گے تو جس طرح ایک سمجھ دار عورت سفر کرنا چاہے تو چانس کا ٹکٹ لے کر ہوائی اڈے پر کبھی نہیں جاتی، ہمیشہ کہے گی کہ مجھے تو پکی Recofirmd ٹکٹ لے کر پھر اڈے پر جانا ہے تو دین کے معاملے میں بھی اسی طرح آپ Chance والی توبہ کیوں کرتی ہیں؟ آپ Recofirmd توبہ کریں کہ جس پر اللہ تعالیٰ نے تسلی دی ہے (اِنَّ اللّٰـهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْم) بے شک اللہ تعالیٰ غفور ہے اور رحیم ہے، یعنی یہ تسلی دی جارہی ہے کہ ہم تمہاری توبہ کو یقیناً قبول کرلیں گے تو پہلا فائدہ اس بیعت کا کہ پچھلے گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں توبہ قبول ہوجاتی ہے، توبہ قبول ہونے کا کیا مطلب؟ کہ جتنے چھوٹے بڑے گناہ آج تک کئے ان سب کے اوپر اللہ تعالیٰ قلم پھیر دیتے ہیں، ان سب کو اللہ تعالیٰ نامۂ اعمال سے مٹادیتے ہیں۔

دوسرا فائدہ

کہ جب کوئی مرد یا عورت یہ بیعت توبہ کرے تو مشائخ اس کو ذکر کی تلقین کرتے ہیں، طریقہ بتاتے ہیں اب اگر وہ عورت یہ ذکر کرے گی، دس منٹ، پندرہ منٹ مراقبہ کرے، درود شریف، استغفار پڑھے، بہت آسان سے معمولات ہوتے ہیں تو گویا وہ ذکر کرنے والی عورت بن گئی اور اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قرآن مجید میں (فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ) تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا، کیا مطلب؟ کہ اے میرے بندو! تم اگر مجھے یاد کروگے تو میں پروردگار تمہیں نئے نئے اعمال کی توفیقیں عطا

کروں گا تو اب اگر یہ عورت بیعت ہونے کے بعد ذکر کرتی ہے، تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کو نئے نئے اعمال کی توفیق مل جاتی ہے، یہ بیعت کا دوسرا فائدہ ہوا، چنانچہ پہلے نماز پڑھنی بوجھ نظر آتی تھی، بیعت کی ایسی برکت کہ خود بخود نماز پڑھنے کو جی چاہتا ہے، پہلے نیکی کرتے ہوئے دم گھٹنے لگتا تھا، اس کی برکت اب نیکی کرنے سے دل خوش ہوجاتا ہے تو گویا نئے نئے اعمال کی اللہ تعالیٰ توفیق دے دیتے ہیں، پہلے فقط پانچ نمازیں پڑھتی تھی، اب اللہ تعالیٰ اس کو تہجد کی بھی توفیق عطا فرمادیتے ہیں تو یہ بیعت کا دوسرا فائدہ کہ اس سے بندے کو نئے نئے اعمال کی توفیقیں نصیب ہوتی ہیں۔

تیسرا فائدہ

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک بندہ اگر مومن کسی دوسرے مومن کے لئے پیٹھ پیچھے دعا مانگے تو وہ دعا اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول ہوجاتی ہے۔ ''دُعَاءُ الْمُؤمِنِ لِلْمُؤمِنِ مُستَجَابٌ'' ایسی دعا اللہ تعالیٰ قبول کرلیتے ہیں، یہ حدیث پاک میں آچکا۔ اب جب یہ حدیث پاک میں ثابت ہوگئی بات تو جب بیعت کرلیا جاتا ہے تو اس کے بعد پھر اس بندے کے لئے اس کے شیخ دعا کرتے ہیں جس طرح ماں باپ اپنی ساری اولاد کے لئے دعا کرتے ہیں، استاد اپنے سارے شاگردوں کے لئے دعا کرتے ہیں، اسی طرح مشائخ اپنے تمام مرید مرد اور عورتوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں، جمع کا صیغہ ہے تو ان کی دعاؤں میں اس عورت کا حصہ پڑ گیا اور چونکہ مومن کی دعا قبول ہوتی ہے اس لئے کتنی پریشانیاں، مصیبتیں ایسی ہوتی ہیں جو مشائخ کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ بندے کے اوپر سے ہٹا دیا کرتے ہیں تو یہ بیعت کا تیسرا فائدہ کہ نیک لوگوں کی دعاؤں میں بندے کا حصہ پڑ جاتا ہے، اب بیعت کرنے والی عورت تو اپنے گھر میں بیٹھی ہے، گھر کے کام کر رہی ہے یا آرام کر رہی ہے یا بچوں میں مصروف، یا میاں کی خدمت میں مصروف، لیکن ان کے شیخ اپنی فرض نمازوں کے بعد دعا کرتے ہیں، تہجد کے بعد دعا کرتے ہیں تو گھر بیٹھے بٹھائے اس کے لئے دعاؤں کا تحفہ اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچتا رہتا ہے۔

○○○

قسط نمبر: ۱۸

اسمِ اعظم

حسن الہاشمی

علماء کرام کی ایک جماعت کا قول ہے کہ اسم اعظم یہ کلمات ہیں۔

یَا اللّٰہ یَارَبِّ اِسْتَجِبْ دَعْوَتِیْ۔ بے شمار حضرات ان کلمات کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتے تھے اور ان کی دعائیں بارگاہ خداوندی میں شرف قبولیت سے سرفراز ہوجاتی تھیں۔

بزرگوں نے ان کلمات سے استفادہ کرنے کا ایک طریقہ بھی بتایا ہے وہ یہ کہ ۶۶ مرتبہ یا اللہ کہہ کر اپنے اوپر رقت طاری کریں، اس کے بعد اپنی جو بھی حاجات ہیں وہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کریں۔ اس کے بعد اس کے بعد یا رب ۲۰۲ مرتبہ پڑھ کر لاتعداد مرتبہ اِسْتَجِبْ دَعْوَتِیْ پڑھیں اور اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک خود کو تشفی نہ ہوجائے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو کم سے کم گیارہ دنوں تک جاری رکھیں اور عروج ماہ میں اس عمل کا اہتمام کریں۔ عروج ماہ کا زمانہ چاند کی ۳ تاریخ سے چاند کی ۱۴ تاریخ تک ہوتا ہے۔

ان کلمات میں خالق کائنات کے ۲ اسم موجود ہیں، یہ دونوں اسم الٰہی اکابرین کے نزدیک اہمیت کے حامل ہیں۔ ہم اس سے پہلے بھی یہ بیان کرچکے ہیں کہ اسم ذات الٰہی "اللہ" کو علماء کی ایک بڑی جماعت نے اسم اعظم مانا ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس اسم الٰہی کے ذریعہ جو دعائیں کی جاتی ہیں وہ یقیناً قبول ہوتی ہیں۔

امام فخرالدین رازیؒ اپنی شہرۂ آفاق تصنیف تفسیر کبیر میں رقم طراز ہیں کہ اسم اعظم "اللہ" ہے اور میرے نزدیک یہی بات بہتر ہے۔

علامہ ابن کثیرؒ نے بھی تفسیر ابن کثیر میں "اللہ" ہی کو اسم اعظم بتایا ہے۔ شرح جامع صغیر میں علامہ عزیزیؒ نے اسم اعظم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے اور یہ ایسا اسم ہے کہ اس کا اطلاق غیر معبود پر ہو ہی نہیں سکتا۔

علامہ علی قاریؒ نے مشکوٰۃ کی شرح مرقات میں فرمایا ہے کہ جمہور علماء کے نزدیک اسم اعظم اللہ ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اس بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اسم اعظم اللہ ہے مگر اس شرط کے ساتھ کہ جب تو اللہ پکارے تو تیرے دل میں اللہ کے سوا کوئی نہ ہو۔

حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میری ملاقات ایسی عورت سے ہوئی جو تقوے اور بزرگی میں مشہور تھی، میں نے اس سے پوچھا کہ تونے اللہ کو کس طرح پہچانا اس نے کہا کہ میں نے اللہ کو اللہ ہی سے پہچانا اور میں نے غیر اللہ کو اللہ کے نور سے سمجھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اللہ کا اسم اعظم کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ اسم اعظم اللہ ہی ہے اور پروردگار عالم کا اس سے بڑا کوئی اور نام نہیں۔

علماء کرام کی ایک جماعت کی رائے یہ ہے کہ اسم اعظم رب ہے، جامع صغیر کی شرح میں علامہ ترمذی فرماتے ہیں کہ بارھواں قول یہ ہے کہ اسم اعظم رب، رب ہے۔

امام ابن ابی الدنیاؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں ایک بار رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ یارب یارب یارب کہتا ہے تو پروردگار عالم فرماتا ہے کہ میرے بندے میں حاضر ہوں تو مانگ میں تجھ کو عطا کروں گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص عشاء کی نماز کے بعد ۲۰۲ مرتبہ "یارب" پڑھ کر رزق کے لئے دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور اس کا رزق وسیع کردیا جاتا ہے اور اس کو غربت وافلاس سے نجات مل جاتی ہے۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر ہر فرض نماز کے بعد ۲۰۲ مرتبہ "یارب" پڑھنے کا معمول بنا ہو تو دشمنوں کے شر سے بطور خاص حفاظت ہوتی ہے اور ظالم افسروں اور حاکموں کی شرارتوں سے بھی چھٹکارا نصیب ہوتا ہے۔ بہرکیف مذکورہ کلمات میں اللہ کے دونوں نام موجود ہیں۔ "اللہ" بھی اور "رب" بھی اس لئے کثیر علماء کی رائے بھی یہ ہے کہ یہ کلمات اسم اعظم کا درجہ رکھتے ہیں۔ جو لوگ اسم اعظم کی تلاش میں ہیں ان کے لئے یہ کلمات ایک بیش بہا دولت ہیں، ان کلمات سے استفادہ کرنا چاہئے اور ایمان ویقین کے ساتھ ان کا ورد کرنا چاہئے، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی اور قدم قدم پہ راحتیں نصیب ہوں گی۔

☆☆☆

آیات قرآنیہ سے شرطیہ علاج

قرآنی عملیات

ازتحریر: سید فیض عمران

بندہ حقیر آپ سب کی خیریت وسلامتی کے لئے دعا گو ہے خدا پاک بحق محمد ﷺ وآل محمدؐ آپ سب کی مشکلات ختم فرمائے۔ (آمین)

اللہ تعالیٰ نے اس مقدس پاک قرآن مجید کو جہاں انسانیت کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا اسی طرح یہ کتاب ہر موذی بیماری کا علاج وحل بھی بتاتی ہے قرآن پاک میں ہے جس میں ہر چیز کا ذکر موجود ہے قرآن پاک ہی الشفاء الرحمۃ ہے قرآن پاک میں ہی سائنس وسائنسداں، حکیم وحکمت، فلسفہ وڈاکٹری سب علم وعلوم کا سرچشمہ قرآن پاک ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن پاک اور سیرۃ ائمہ معصومینؑ پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ قرآن پاک پر کامل یقین رکھنے والوں کے لئے آیات قرآنی سے شرطیہ علاج یہ ہے۔

۱۔ **شوگر (ذیابیطس)** وہ افراد جو شوگر کے مرض میں مبتلا ہوں اور دوائیوں کا استعمال نہ چاہتے ہوں نہار منہ اونٹنی کا دودھ ایک گلاس نیم گرم استعمال کریں اور ایک گھنٹہ بعد ناشتہ کریں اور رات کو گرم دودھ کے گلاس پر ۵ مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں، وظیفہ یَا لَطِیْفُ ۱۱۰ مرتبہ پڑھیں، آیت الکرسی کا نقش گلے میں ڈالیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

۲۔ **ہارٹ اٹیک (دل کے مریضوں کے لئے)**

دل کی تکلیف (ہارٹ اٹیک) کے مریض صبح وشام ۱۴ ۱۱۴ مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پڑھیں۔ اور سورۃ یٰسین کا تعویذ گلے میں ڈالیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔

۳۔ **دمہ** : دمہ ایک سانس کی مہلک بیماری ہے سورۃ تغابن پارہ نمبر ۲۸ پانی پر ۲۱۴ مرتبہ پڑھ کر یہ پانی ۲۱ دن صبح وشام پئیں لوح قرآنی کا نقش زعفران کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالیں شفا ہوگی۔

۴۔ **کینسر** : یہ مرض موذی اور خطرناک ہے لیکن قرآن پاک وہ عظیم کتاب ہے جس میں ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔ کینسر کے مریض سورۃ الرحمٰن پارہ نمبر ۲۷ پانی پر ۵۱۴ مرتبہ پڑھیں۔ یہ پانی ۱۴ معصومین علیہ السلام کے صدقے ۱۴ دن صبح وشام پئیں ساتھ ہی دعائے جوشن کبیر یا آیت الکرسی کا زعفران کا نقش گلے میں ڈالیں سورۃ الرحمٰن کا پانی بھی پئیں شفا ہوگی۔ ایک اور نادعلیؑ عمل کینسر کا نقش بھی ہے رابطہ کریں۔

۵۔ **ہیپاٹائٹس (اے، بی، سی)** یہ بیماری بہت خطرناک اثرات پھیلا رہی ہے ڈاکٹر سے علاج کروا کر بھی ہیپاٹائٹس اے، بی سی کے انجکشن بھی لگوا کر کچھ لوگ پریشان ہیں تو پھر یہ خدا پاک کی کتاب قرآن کا علاج کریں، شفاء ہوگی۔ شرط صرف یقین محکم قرآن پاک دل میں رکھے۔ ۲۷۳ مرتبہ سورۃ یٰسین کا پڑھا ہوا پانی اس میں ڈال کروہ پانی ۱۴ دن پئیں دعائے جوشن کبیر کا زعفران کا نقش گلے میں ڈالیں شفاء ہوگی۔

۶۔ **ڈپریشن** : گھبراہٹ، دل ودماغ میں ہر وقت خوفناک حالات، اثرات جادو کی وجہ سے ایسا ہوسکتا ہے۔ رات کو سوتے وقت ۷ مرتبہ آیت الکرسی اور سوۃ ملک کی تلاوت کر کے سویا کریں گلے میں نادعلیؑ کا نقش زعفران کے ساتھ لکھ کر گلے میں ڈالیں شفا ہوگی۔

۷۔ بواسیر (خونی وبادی): بواسیر کا علاج آیات قرآنی سے ۱۲ دن روزانہ سورۃ فاتحہ ۹ مرتبہ، ایک مرتبہ سورۃ اعلیٰ پارہ نمبر ۳۰ اول وآخر ۱۴ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ ۹ انجیروں پر دم کر کے صبح وشام کھائیں نیز سورۃ یٰسین کا نقش گلے میں ڈالیں شفاء ہوگی۔

محمد افضل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

تنتر، منتر، سحر، جنات، ہمزاد کی حقیقت

جادو میں تنتر، منتر سے کام لینا

جادو جس میں تنتر منتر سے کام لیا جائے اس کا تعلق صرف جنات ہی سے ہے۔ تنتر میں کچھ کام کئے جاتے ہیں اور منتر میں الفاظ پڑھے جاتے ہیں جس کے ہمراہ کچھ کام بھی کیا جاتا ہے۔ سب جانتے ہیں کہ الفاظ میں بڑی قوت ہے۔ منتر کے ذریعے جنات یا دیوتاؤں کی مدد مانگی جاتی ہے۔ اس کو وکیل و کارساز بنایا جاتا ہے اور مدد طلب کی جاتی ہے۔

جادو دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک نظر بندی دوسرا اصلیت بدل دینا۔ نظر بندی میں انسانی خیال دھوکہ کھاتا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام فرعون کے واقعہ میں ہے۔ سَحَرُوْٓا اَعْیُنَ النَّاسِ (پ۹، ع۲) یعنی لوگوں کی نظر بندی کردی۔ جادوگروں نے جب رسیاں پھینکیں تو معلوم ہوتا تھا سانپ چل رہے ہیں۔ جب رسول اللہ ﷺ پر جادو کیا گیا تو آپ ایک کام کر لیتے تھے لیکن خیال ہوتا تھا کہ نہیں کیا یا کام نہیں کرتے تھے تو خیال کرتے تھے کہ کرلیا ہے۔ جادو کی دوسری قسم میں اصلیت بدل جاتی ہے۔ مثلاً جادو کے زور سے کسی انسان کو جانور کی شکل میں بدل دینا یا جادوگر کا جادو کے ذریعہ ہوا میں اڑنا۔

جادو سیکھنے والی ایک عورت کا تذکرہ

حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے کہ جادو وہ ہے جو کسی حرام فعل یا قول کی وجہ سے جو قوت و قدرت، خارق عادت ہوتی ہے۔ تفسیر نیشاپوری میں ہے کہ بعض اقسام سحر میں وہ ہیں جن میں ارواح ارضیہ سے مدد چاہی جاتی ہے۔ بعض تسخیر جنات کے عمل بھی اس قسم کے ہوتے ہیں، ایک قسم جادو کی یہ ہے کہ جنات وغیرہ زمین والوں کی روحوں سے امداد و اعانت طلب کرتا ہے۔ ان روحوں سے تعلق قائم کرنا جادو کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ آسیب زدہ اور سحور میں فرق یہ ہے کہ آسیب زدہ پر جن خود مسلط ہوجاتا ہے اور سحور پر عامل یا جادوگر افعال و الفاظ کے ذریعہ یا کچھ کھلا کر مسلط کردیتا ہے۔ تفسیر ابن جریر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد علاقہ دومۃ الجندل کی ایک عورت حضرت محمد ﷺ کی تلاش میں آئی۔ اس نے حضرت عائشہؓ سے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میرا شوہر مجھ سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ میں نے ایک بڑھیا سے اس کا ذکر کیا، وہ بڑھیا دوسرے روز دو کتے لے کر میرے گھر آئی، ایک پر خود سوار ہوئی، دوسرے پر مجھے سوار کیا، پھر ہم دونوں بابل پہنچیں۔ یہاں پہنچ کر دیکھا کہ دو شخص زنجیروں سے جکڑے ہوئے لٹک رہے ہیں، وہ اصل میں دونوں جادوگر تھے۔ بڑھیا کے کہنے پر میں نے ان دونوں جادوگروں سے جادو سیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ انہوں نے منع کیا۔ جب میں نہ مانی تو انہوں نے کہا کہ جا تو پہلے اس تنور میں پیشاب کر آ۔ میں گئی تو مجھے ڈر لگا اور بغیر پیشاب کئے واپس آگئی اور کہہ کر آئی۔ انہوں نے پوچھا تو نے کیا دیکھا؟ میں نے کہا کچھ نہیں دیکھا۔ انہوں نے کہا تو نے پیشاب ہی نہیں کیا اور ابھی تیرا کچھ نہیں بگڑا۔ تیرا ایمان سلامت ہے۔ جادو نہ سیکھ لیکن میں نہ مانی، پھر پیشاب کرنے کو کہا گیا تو میں پھر جا کر بغیر پیشاب کئے واپس آگئی اور وہی کہا جو پہلے کہا تھا۔ اب میں تیسری بار گئی اور پیشاب کیا تو دیکھا کہ ایک گھوڑے پر سوار منہ پر نقاب ڈالے آسمان پر چڑھ گیا ہے۔ میں نے واپس آکر ان سے کہا تو انہوں نے کہا کہ یہ تیرا ایمان تھا جو چلا گیا۔ یعنی اب تو بے ایمان ہوگئی، اب جا تجھے جادو آگیا۔ میں نے گھر آکر تجربہ کیا یعنی ایک دانہ گیہوں زمین پر ڈال کر کہا اُگ جا۔ وہ فوراً اُگ گیا۔ میں نے کہا گندم کاشتہ پیدا ہوجائے۔ فوراً پیدا ہوگیا۔ میں نے کہا سوکھ جائے فوراً سوکھ گیا۔ میں نے کہا دانے الگ ہوجائیں تو فوراً دانے الگ ہوگئے۔ میں نے کہا آٹا بن جائے۔ آٹا بن گیا۔ میں نے کہا روٹی پک جائے روٹی پک گئی۔

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے زمانہ نبوت میں سحر و کہانت کی کتابیں اپنی کرسی کے نیچے دفن کرادی تھیں تاکہ کسی کے ہاتھ نہ لگ جائیں، پھر حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد جنات نے نکال کر ان کی شہرت کی۔ اسی وجہ سے یہود حضرت سلیمانؑ کی نبوت کے منکر تھے اور جادوگر کہتے تھے۔ انبیاء اللہ جو معجزات دکھاتے تھے تو کافی انہیں جادوگر سمجھتے تھے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کو بھی کہا گیا: ھٰذَا سٰحِرٌ کَذَّابٌ (پ۲۳، ع۱۰) یعنی یہ تو جادوگر اور جھوٹے ہیں (معاذ اللہ)

حضرت موسیٰ و ہارونؑ کے بارے میں کہا گیا "اِنْ ھٰذٰنِ لَسٰحِرٰنِ" (پ ۱۶، رکوع:۱۲) یعنی دونوں جادوگر ہیں (معاذ اللہ) جس شخص پر سحر ہوتا ہے اس پر ایک جن مسلط کر دیا جاتا ہے وہ انسان کو مجبور کر کے وہی کام کراتا ہے، جس کے لئے یہ جن مسلط کیا گیا تھا اور مسحور مثل ایک مخبوط الحواس کے ہوتا ہے، اسی وجہ سے کفار انبیاءؑ کو (معاذ اللہ) مسحور کہتے تھے۔

ہمزاد کیا اور کون ہے؟

ایک جن اور ہوتا ہے جسے عاملین ہمزاد کہتے ہیں۔ قرین بھی کہتے ہیں لیکن اس کی خاصیت واہلیت جنات کے طبقہ سے الگ ہوتی ہے، اس لئے کہ یہ انسان کے ہمراہ ہوتا ہے اور ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے۔ جو آدمی نیک ہوتا ہے اس کا ہمزاد بھی نیک ہوتا ہے، جو آدمی کفر و شرک میں مستغرق رہے اس کا ہمزاد بھی کافر و مشرک ہوتا ہے۔ مرد انسان کے ساتھ جن اور ورت کے ساتھ جنیہ پیدا ہوتی ہے، عاملین اس اپنے ہمزادی کو اعمال کے ذریعہ اپنا فرماں بردار اور مطیع بنا لیتے ہیں اور عندالضرورت اس سے کام بھی لیتے ہیں لیکن یہ جادو میں نہیں آتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تم میں سے کوئی آدمی نہیں جس کے ساتھ ایک جن اور ایک فرشتہ موکل نہ ہو اور عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ایک قرین موکل ہوتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا کیا آپ ﷺ کے ساتھ بھی؟ فرمایا میرے ساتھ بھی مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس پر غالب کر دیا ہے وہ اسلام لے آیا۔

قرآن میں ہے: "وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا" (پ ۵، رکوع ۳) یعنی اور جس کا ہم نشین اور ساتھی شیطان ہو۔ یہاں قرین کو شیطان کہا گیا ہے۔ ایک اور جگہ ہے فرمایا گیا ہم نے ان کے کچھ ہم نشین مقرر کر رکھے ہیں (پارہ ۱۵، رکوع ۱۰) میں ہے "حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ" آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب ہمارے (اللہ کے) پاس آئے گا کہے گا میرے اور تیرے (قرین یعنی شیطان کے ساتھی) کے درمیان مشرق و مغرب جتنی دوری ہوتی تو بڑا برا ساتھی ہے اور ایک جگہ پارہ ۲۵ (رکوع ۱۶) میں ہے "قَالَ قَرِيْنُهٗ" یعنی اس کا قرین کہے گا کہ اے ہمارے رب میں نے گمراہ نہیں کیا تھا بلکہ یہ خود ہی گمراہی میں تھا۔

ان آیات سے یہ مفہوم ثابت ہوا کہ قرین و شیطان ایک ہی سے ہے جو آدمی کے ساتھ ہے اس کو جن بھی کہا گیا ہے۔ احادیث سے بھی یہی ثابت ہے چوں کہ یہ ہمہ وقت انسان کے ساتھ اور پاس رہتا ہے، اس لئے ساتھی، قرین کہا گیا ہے اس کو ہمزاد یا ہم نام بھی کہتے ہیں۔ دیگر جنات سے الگ اسے ایک اہم مقام حاصل ہے۔

جنات کی بنیادی دو قسمیں

جنوں کی قسمیں تو بے شمار ہیں لیکن پیدائش کے لحاظ سے دو ہیں، ایک تو وہ طبقہ جن کی اولاد ماں باپ سے ہوتی ہے جیسے انسان کی۔ دوسری قسم وہ جو انسان کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں لڑکے کے ساتھ لڑکا۔ لڑکی کے ساتھ لڑکی اور جب یہ لڑکا یا لڑکی مرجاتی ہے تو وہ جن یا ہمزاد مرتا نہیں بلکہ آزاد ہو کر علیحدہ رہتا ہے۔

بڑے بھوت کی حیرت انگیز معلومات

عورتوں پر جو اثرات ہوتے ہیں ان میں سے ایک مقرون ہے۔ مقرون کا مطلب ہے جس پر قرین کا اثر ہو یہ عورتیں زمانہ حمل میں بیمار رہتی ہیں اور عموماً نو ماہ سے پہلے ہی اسقاط ہو جاتا ہے اور پیدا ہونے کے بعد مرجاتا ہے یا اگر کچھ زندہ رہا تو سوکھ کر یا رنگ بدل کر مرجاتا ہے، ایسے بچے عموماً چالیس دن کے اندر یا سال دو سال میں مرجاتے ہیں۔ ہندی میں اسے مسان کہتے ہیں۔ مسان کے معنی "بڑا بھوت" کے ہیں جو نابالغ بچے مرجاتے ہیں یہ ان کا قرین ہوتا ہے، اس وجہ سے نہ تو عامل کے بلانے سے بولتا ہے اور نہ نشان و مقام بتاتا ہے۔

عمل ہمزاد بگڑنے کے نقصانات

تجربہ ہے کہ جس شخص کا ہمزاد یا قرین بگڑ جائے گا وہ اس پر اپنا اثر ڈال دے گا۔ اگر یہ اثر جان لیوا نہ ہو تو مخبوط الحوس کر دیتا ہے۔ بڑے آدمی جو ہمزاد کو تابع کرنے کے عمل کرتے ہیں تو وہ جس مقصد کے لئے عمل کرتے ہیں ناکام عمل کی صورت میں اس مقصد کو ضبط کر لیتے ہیں مثلاً ایک شخص ہمزاد کا عمل اس لئے کرتا ہے کہ اس سے روپیہ حاصل کرے اگر عمل فیل ہوا تو ہمزاد اس کی آمدنی روک دے گا اور تنگ حال کر دے گا۔ اگر کسی شخص نے ہمزاد کا عمل اس نیت سے کیا کہ وہ فلاں لڑکی کو قابو کر کے شادی کرے گا تو عمل ناکام ہونے میں اس شخص کی شادی کہیں نہ کرنے دے گا۔ اس کے علاوہ ناکام ہونے کی صورت میں جا بجا نظر آتا رہتا ہے۔

تقویٰ بصر (نگاہ) کیا ملی........بصیرت مل گئی

حضرت ابوعمر دویشی رحمۃ اللہ علیہ کا نام یونس بن یوسف تھا بعض یوسف بن یونس نام بتاتے ہیں۔ آپ بہت عبادت گذار، خداترس، نیک دل انسان تھے۔ تمام رات یاد الٰہی میں بسر کرتے اور نوافل میں مشغول رہتے۔ عمر کی ابتدائی منازل تھیں۔ دل میں عورتوں کو گھورنے کا جذبہ بہت سر ابھارتا، یہاں تک کہ آپ بے قرار ہو جاتے اور بدنگاہی کے مرض میں گرفتار ہو جاتے۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی توصیف ان الفاظ میں کی "یونس بن یوسف (ابوعمر دیسی) بڑے عبادت گذار اور نیک انسان تھے۔

واقعہ :ایک روز شام کا وقت تھا، آپ نماز کے لئے مسجد کی طرف آرہے تھے کہ راستے میں ایک حسین وجمیل عورت پر نگاہ پڑ گئی، دل میں اس کا خیال ایسا جما کہ لاکھ ہٹانا چاہا مگر وہ نہ ہٹ پایا، دل بے چین ہوا، بے قراری بڑھی، اس لمحہ آپ کے لبوں پر یہ دعا تھی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ جَعَلْتَ لِیْ بَسَرِ یْ نِعْمَتِہٖ وَقَدْخَبِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ عَلٰی نِقْمَتَہٗ فَقْبِضْہُ اِلَیْکَ. اے اللہ آپ نے میری نگاہ کو میرے لئے نعمت بنایا ہے، لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مجھ پر عذاب بن رہی ہے، تو اسے آپ واپس لے لیجئے۔ دعا ابھی لبوں پر تھی کہ آسمان سے قبولیت کا فیصلہ ہوا اور آپ کی بینائی سلب ہوگئی۔ اب بدنگاہی کے امتحان سے تو بچ گئے لیکن دوسرے امتحان میں پڑ گئے کہ مسجد میں آنے جانے کے لئے دوسرں کے محتاج ہو گئے۔ آپ کا ایک کم سن بھتیجا تھا، وہ آپ کو مسجد لاتا اور لے جاتا تھا۔ گھر سے وہ آپ کو لیتا، ایک ستون نشانی کے طور پر مقرر کر رکھا تھا۔ اس کے پاس وہ آپ کو چھوڑ دیتا اور اپنی فطرت کے مطابق بچوں کے ساتھ کھیل کود میں مصروف ہو جاتا۔ اگر آپ کو کوئی ضرورت پیش آتی، اس بچے کو آواز دیتے، سعادت مند بچہ فوراً حاضر ہو جاتا اور اپنے محبوب چچا کی حاجت پوری کروادیتا۔ ایک دن چاشت کا وقت تھا۔ آپ مسجد میں تھے پیٹ میں شدید درد اٹھا اور اجابت کا فوری تقاضا ہوا آپ اٹھے، آواز دی۔ لیکن وہ بے چارا اپنے کھیل میں ایسا مگن تھا کہ توجہ نہ کرسکا۔ ادھر حضرت ابوعمر دویشی رحمۃ اللہ علیہ شدید تقاضے کے ہاتھوں مجبور تھے اور کپڑوں کے خراب ہونے کا شدید خطرہ پیدا ہو چکا تھا۔ بے ساختہ آپ کے لب ہلنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ یوں نیاز (التجاء) ہوئی۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ کُنْتُ جَعَلْتَ لِیْ بَصَرِیْ نِعْمَتَہٗ وَّقَدْ خَشِیْتُ اَنْ یَکُوْنَ عَلَیَّ نِعْمَتَہٗ فَسْئَا لَتَکَ فَقَبَضْتَہٗ اِلَیْکَ وَقَدْ خَشِیْتُ نَعفِیحَھَہٗ فَرَدَّ اِلَیَّ.

اے اللہ آپ نے میری نگاہ کو میرے لئے نعمت بنایا تھا، مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مجھ پر عذاب بن رہی ہے۔ تو میں نے آپ سے دعا کی اور آپ نے اسے سلب فرمالیا۔ اس وقت میرے سامنے رسوائی کا مسئلہ ہے تو آپ اسے واپس فرمادیجئے۔ دعا ابھی لبوں پر تھی کہ اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اوان کی بینائی لوٹ آئی۔ وہ اس نعمت کے شکر میں سجدہ ریز ہوگئے اور پھر کسی سے مدد لئے بغیر خود ہی چل کر گھر واپس آئے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "میں نے انہیں نابینا بھی دیکھا ہے اور بینا بھی۔" ایسا سبق حاصل ہوا کہ پھر وہ ہمیشہ سر جھکا کر چلتے تھے۔ جب کسی اجنبی عورت کے وجود کا احساس بھی ہوتا تو ہرگز اس پر نگاہ نہ ڈالتے۔ (ماخوذ از صفۃ الصفوۃ ۳۷۵،۱،۳۷۵۔ تہذیب التہذیب ۱۷۸/۱۲)

قدرت کی نشانی: ایک بزرگ نے کسی سے پوچھا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کو کیسے پہچانا فرمانے لگے کہ گائے اور بھینس کو دیکھ کر پہچانا لیا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:) وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَدَمٍ لَبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِلشَّارِبِیْنَ٥ (سوۃ نحل، آیت نمبر ۶۶)

تمہارے لئے. جانورں میں نصیحت ومعرفت کا سامان ہے کہ گائے بھینس کے اندر خون بھی ہوتا ہے۔ گوبر بھی ہے ان سب کے باوجود خود کے درمیان سفید دودھ کی نہر جاری کر رکھی ہے، نیچے چار ٹوٹیاں لگا رکھی ہیں، بالٹی رکھ کر تھنوں کو آہستہ سے دبائیں دودھ کی بالٹی بھر جائے

گی۔ کوئی لگا سکتا ہے ایسا پلانٹ؟ کوئی نہیں لگا سکتا۔

اللہ کا ڈر: ایک شخص نے وصیت کی کہ جب میں مرجاؤں تو میرے بدن کو آگ لگا دینا اور تیز ہوا کے چلنے کے وقت میری راکھ کو اڑا دینا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے اس کے سب اجزء کو جمع کرواکر پوچھا کہ ''تو نے ایسا کروایا تھا؟ تو اس نے جواب دیا کہ آپ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ نے فرمایا ''جاؤ! میں نے تمہیں معاف کردیا'' بے شک اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے۔

انعام کم اور سزا زیادہ: ایک مرتبہ بادشاہ کے دربار میں ایک ایک شخص آیا جس نے بادشاہ سے ایک دلچسپ کرتب دکھانے کی جازت چاہی۔ اجازت ملنے کے بعد اس نے اپنے تھیلے میں سے دو سوئیاں نکالیں ایک سوائی کافی دور فاصلہ پر قالین میں گاڑ دی اور پھر دور کھڑے ہوکر دوسری سوائی اتنی مہارت سے پھینکی کہ وہ پہلے سوئی کے ناکے سے پار ہوگئی۔ بادشاہ کے دربار میں واہ واہ! اور تحسین کے نعرے بلند ہونے لگے ظاہر ہے کہ یہ کرتب دلچسپ اور مہارت پر مبنی تھا۔ بادشاہ نے کہ کرتب دیکھنے کے بعد اس بازی گر سے پوچھا کہ یہ کمال تم نے کتنے عرصہ میں سیکھا۔ اس نے جواب دیا کہ بادشاہ سلامت! میں نے مسلسل کئی سال مشق اور محنت کی ہے، تب جا کر یہ کرتب و کمال آپ کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہوا ہوں۔

بادشاہ کی طرف سے انعام: بادشاہ نے اپنے وزیر کو حکم دیا کہ اس بازی گر کو دس درہم انعام میں دیئے جائیں اور ساتھ ہی دس جوتے بھی لگائے جائیں۔ یہ عجیب وغریب حکم سن کر تمام لوگ حیران ہوئے۔ بازی گر نے پوچھا کہ اے بادشاہ سلامت! انعام تو سمجھ میں آرہا ہے لیکن جوتوں کی سزا کس جرم میں مل رہی ہے؟۔

بادشاہ نے جواب دیا کہ انعام کی وجہ تو تم سمجھ ہی چکے ہو، سزا کی وجہ یہ ہے کہ تم نے اپنی زندگی کئی سال ایک ایسے بیکار کام میں لگا دیئے ہیں جس کا نہ آخرت میں کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی دنیا میں، آخرت میں اس لئے نہیں کہ یہ کوئی اجر وثواب کا کام نہیں اور دنیا میں اس لئے کہ اس کرتب سے نہ تو انسان کو صحت کا کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ ہی ذہنی سکون ملتا ہے۔

برائے تشخیص امراض

سب سے پہلے نقش لکھ کر مریض کو دکھایا جائے، اگر وہ رونا شروع کرے تو سمجھو آسیب ہے، ہنسنے لگے تو خبیث ہے، اور چپ رہے تو جسمانی مرض میں مبتلا ہے۔

دکھانے والا نقش



یہ نقش تمام آسیب وغیرہ کے لئے نایاب تحفہ ہے، یہ نقش مشک زعفران سے لکھ کر دائیں بازو میں باندھیں نقش وعمل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لاالہ الا انت سبحانک بینی وبین کل مکرہ ماکراہ لاالہ الا اللہ حجاب بینی وبین کل بلائو وآفتہ وفتنہ برحمتک باارحم الرحمین.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۱	۱۶۶۴	۱۶۶۱	۱۶۵۸
۱۶۶۲	۱۶۵۷	۱۶۵۲	۱۶۶۳
۱۶۵۶	۱۶۵۹	۱۶۶۶	۱۶۵۳
۱۶۶۵	۱۶۵۴	۱۶۵۵	۱۶۶۰

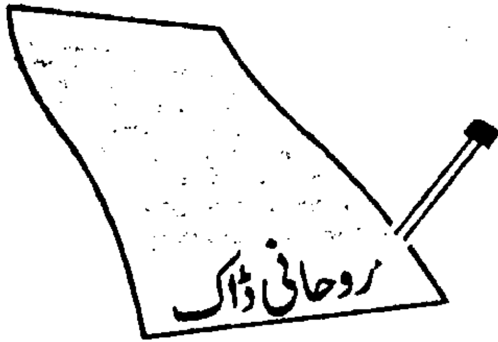
یاالٰہی ہر قسم آسیب دور جو فلاں بن فلاں دفعہ شود وشفایا شود

آخر میں تمام اکابرین عملیات اور مجھ ناچیز کو دعائے خیر میں یاد کریں۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اُف یہ ابتلائیں

سوال از: محمد فہد ــــــــــ لاہور (پاکستان)

میرا نام محمد فہد ہے۔ والدہ کا نام نرگس ہے، والد کا نام شبیر حسین ہے۔ تاریخ پیدائش میری ۱۰؍جنوری ۱۹۸۰ء ہے۔

مولانا صاحب میں پاکستان کے شہر لاہور میں رہتا ہوں، لاہور میں آپ کی کتابیں بہت کم آتی ہیں، آپ کا رسالہ دو ماہی بھی کبھی کبھی آتا ہے، جو بھی آپ کی کتب پڑھی ہیں بہت پسند آئی ہیں، اب میں اپنے مسئلے کی طرف آتا ہوں۔

میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے اپنے آپ کو زندگی کے ہر شعبے میں ناکام دیکھا ہے مجھے کوئی بھی مسئلہ درپیش ہو وہ کبھی بھی حل نہیں ہوا اور مجھے ہمیشہ نقصان ہی ہوا ہے۔ ۱۰ سال پہلے میرے والد صاحب روڈ ایکسیڈینٹ میں فوت ہو گئے تھے۔ ہماری اردو بازار لاہور میں توحید پیپر کے نام سے دوکان ہے جو اچھی چلتی تھی لیکن والد صاحب کی وفات کے بعد آہستہ آہستہ کام کم ہوگیا اور اب صورت یہ ہے کہ گھر کا خرچہ نکالنا بھی بہت مشکل ہوگیا ہے، میں نے بے شمار وظائف کئے کہ کام چل جائے نہیں چلا، بہت سے عاملوں کے پاس دھکے کھائے لیکن نتیجہ صفر ہی رہا ہے، آپ کی کتابوں سے بہت سے عمل کئے، شرف شمس شرف قمر وغیرہ کی لوحیں تیار کیں لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا، میری دوکان پر گراہک آتا نہیں اگر آتا ہے تو مال لیتا نہیں ساتھ والی دوکان سے مہنگا مال لے جاتا ہے اور مجھ سے سستا مال نہیں لیتا ہے۔ ہمارے بازار میں جتنا بے ایمان بندہ ہوتا ہے اس کا کام بہت زیادہ چلتا ہے، میں نے تسخیر خلائق کے بہت سے عمل کئے ہیں، بہت سے عاملوں سے نقش وغیرہ لئے ہیں، تسخیر کے لئے لیکن کچھ بھی نہیں ہوا میں جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہوں ناکامی ہوتی ہے، میرے ساتھ کون سی نحوست چل رہی ہے پتہ نہیں، گردش ایام ہے یا میری بڑوں کی غلطیاں تھیں جن کی مجھے سزا مل رہی ہے، میں اپنی زندگی سے تنگ آچکا ہوں، میرا دماغ ماؤف ہو چکا ہے اب آپ کو خط لکھ رہا ہوں، میں آپ سے وظیفہ نہیں لینا چاہتا، وظائف کر کر کے تھک چکا ہوں اور مزید وظائف اب مجھ سے نہیں ہوتے ہیں، آپ مجھے تسخیر خلائق کا کوئی نقش دیں جو فوری اثر کرے اور میری دوکان چلے، اس کا ہدیہ میں آپ کو دے دوں گا، یا ایک منہ والا رودراکش کا ہدیہ مجھ سے لے لیں اور عنایت کردیں یا جو آپ کو مناسب لگے میرے لئے وہ کام کردیں کہ میرا کام چلے، مجھے لوگ پسند نہیں کرتے ہیں، میں ایک بے حیثیت سا انسان ہوں جس کی کوئی اوقات نہیں، مجھے بات کرنا بھی نہیں آتا یعنی میں چرب زبان بھی نہیں کہ اونی زبان کے جادو سے اپنا کام کرلوں، بس آپ مہربانی فرمائیں۔

(۱) طلسماتی دنیا ایک لاجواب رسالہ ہے اس کی سالانہ فیس بتائیں میں منگوانا چاہتا ہوں۔

(۲) میرے نام کا مؤکل بتائیں جس کے ذکر سے میرے غائبانہ کام ہوتے رہیں۔

(۳) مجھے کونسا پتھر کونسا راس آئے گا۔

(۴) ایک منہ والا رودراکش کا ہدیہ بتائیں۔

(۵) تسخیر خلائق کے نقش یا لوح کا ہدیہ بتائیں۔

جواب

سب سے پہلے میں آپ کی یہ غلط فہمی دور کردوں کہ طلسماتی دنیا ماہانہ رسالہ ہے دوماہی نہیں ہے لیکن کبھی کبھی معروفیت اور مصلحت کی بناپر دوماہ کا مشترکہ رسالہ چھاپنا پڑجاتا ہے لیکن اس کی حیثیت قیمتاً وہی ہوتی ہے جو ایک ماہ کے رسالے کی ہوتی ہے۔

آپ تو طلسماتی دنیا پڑھ ہی رہے ہیں، آپ دیکھ رہے ہوں گے کہ یہ رسالہ بظاہر عملیات کا رسالہ ہے لیکن یہ رسالہ مکمل ایک تحریک ہے، اس رسالے کے اداریئے جمعہ کے دن منبر پر بھی پڑھے جاتے ہیں اور نہ جانے کتنے سیاسی رہنما اس کے اداریوں سے مدد لے کر اپنی تقریروں کی نوک پلک درست کرتے ہیں۔ یہ رسالہ مکمل ایک روحانی تحریک بھی ہے، اس رسالے میں روحانی عملیات کے چہرے پر پڑی ہوئی گرد وغبار کو بڑی ذمہ داری کے ساتھ صاف کیا ہے اور اس افراط وتفریط سے امت کو بچایا ہے جس میں وہ بری طرح ملوث تھی۔ تعویذ گنڈوں کو ہی سب کچھ سمجھ لینا غلط ہے اور تعویذوں کو کچھ بھی حیثیت نہ دینا اور تعویذ گنڈوں کو منجملہ شرک بتانا بھی غلط تر ہے۔ طلسماتی دنیا نے اس بارے میں اعتدال کا راستہ نکالا ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ضلالت وگمراہی سے نجات دلانے کی ہرممکن جدوجہد کی ہے۔

یہ رسالہ دنیا بھر میں پڑھا جاتا ہے اور اس رسالہ سے سبھی طرح کے لوگ استفادہ کررہے ہیں۔ طلسماتی دنیا عام لوگوں میں بھی مقبول ہے اور علماء کی ایک بڑی جماعت بھی اس سے استفادہ کررہی ہے، اس رسالہ کو خواتین بھی نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھتی ہیں، یہ رسالہ دینی مدارس میں بھی محبوب ہے اور اس رسالہ کا انتظار وہ اسٹوڈینٹس بھی کرتے ہیں جو کالجوں میں تعلیم حاصل کررہے ہیں، کم عمر بچے بھی اس رسالے کو کچھ مضامین کی وجہ سے پڑھتے ہیں اور اس کا شدت کے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔ ہم اپنے رب کا جس قدر بھی شکر کریں کم ہے کہ اس نے ہمارے رسالے کو قابل رشک مقبولیت عطا کی اور اس کی کرنوں کو تاحد نظر پھیلا کر ہمیں سرخرو کیا اور ہماری محنت کو ٹھکانہ لگایا۔

طلسماتی دنیا کا سالانہ زرتعاون انڈین دو ہزار روپے ہے، یہ رقم کسی بھی ذریعہ سے آپ دفتر کو بھجوادیں تو ایک سال کے لئے طلسماتی دنیا آپ کے نام جاری ہوجائے گا اور بذریعہ ڈاک آپ کے پاس پہنچتا رہے گا۔

آپ کی داستان غم پڑھ کر یہ اندازہ ہوا کہ آپ بہت تکلیف میں مبتلا ہیں، معاشی پریشانیوں کے ساتھ ساتھ آپ جسمانی اذیتوں کا بھی شکار ہیں اور آپ اپنوں کے بیچ زندگی گزارتے ہوئے اجنبیت محسوس کرتے ہیں اور آپ اپنوں کی مدد اور دستگیری سے محروم ہیں، اس لئے آپ دولت تسخیر کے خواہش مند ہیں، افسوسناک بات یہ ہے کہ اپنوں کی لاپرواہی اور غیروں کی نفسا نفسی کے تماشے دیکھ کر آپ کا اعتبار ہر لائن سے اور ہر رشتے سے اٹھ گیا ہے اور وظیفوں کی بے اثری نے آپ کو اس خطرناک موڑ پر لاکر کھڑا کردیا ہے کہ اب آپ کو وظائف اور دعاؤں پر بھی اعتبار نہیں رہا ہے۔ یہ ایک سنگین صورت حال ہے جو ایک صاحب ایمان کے حق میں سب سے زیادہ تباہ کن ہے، دعا کو مومن کا ہتھیار بتایا گیا ہے جب کسی مومن کا اس ہتھیار پر ہی سے اعتبار اٹھ جائے تو اس کو کسی بھی معاملہ میں سرخرو کیسے کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے جن مایوس کن جملوں کا اظہار کیا ہے وہ جملے تکلیف دہ ہیں اور کسی بھی مسلمان کے عقائد کو تہس نہس کرنے والے ہیں۔ ہم آپ سے یہ عرض کریں گے کہ وظائف میں ناکامی اس لئے نہیں ہوتی کہ وظائف میں کچھ کمی ہے بلکہ عموماً ناکامی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وظائف پڑھنے والے نے وظائف پڑھنے کی ذمہ داری پوری طرح نہیں نبھائی، ورنہ وظائف اکابرین کا چھوڑا ہوا وہ سرمایہ ہیں کہ جن پر شک کرنا بھی گناہ کبیرہ والا جرم ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ نے وظائف کو ایمان ویقین کے ساتھ نہیں پڑھا یا پھر ان قواعد وشرائط کو ملحوظ نہیں رکھا جو وظائف کا ایک جزو ہی ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ آپ نے صحیح تعداد کو پیش نظر نہ رکھا ہو یا پھر وقت کی پابندی کے ساتھ وظائف نہ پڑھے ہوں یا دوران وظائف پرہیز وغیرہ کی شرط کو نظر انداز کردیا ہو وغیرہ۔ بہر حال کسی نہ کسی کوتاہی کی بنا پر ہی آپ کو ناکامی ہوئی اور وظائف کے خاطر خواہ نتائج ظاہر نہیں ہوسکے اور اب آپ نے یہ عہد کرلیا ہے کہ آپ وظائف نہیں پڑھیں گے، پھر ہمیں خط لکھنے کا اور ہمارے در پر دستک دینے کا کوئی فائدہ ہی نہیں۔ آپ اپنی کامیابیوں کے لئے کسی کرامت یا معجزے کے منتظر ہیں جو اس دور میں کسی کے لئے ممکن نہیں ہے، آپ نبی نہیں ہیں کہ آپ کے لئے کوئی معجزہ رونما ہو اور آپ

ولی بھی نہیں ہیں کہ آپ کے لئے کسی کرامت کا ظہور ہوتو پھر آپ اپنی عمر طبعی کے تمام ہونے تک ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہئے، آپ مصائب ومسائل کی اس دلدل سے باہر نہیں نکل سکیں گے جس میں آپ گلے گلے تک دھنسے ہوئے ہیں۔

عزیزم! اس جاہلانہ قسم کے عہد سے توبہ کیجئے اور امید و یاس کا دامن تھام کر ایک بار پھر میدان میں آپ دعاؤں سے لیس ہوکر آئیں اور وظائف کا جنگی لباس زیب تن کر کے میدان کارزار میں اتریں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اللہ کی رحمتوں کے حق دار بنیں گے اور اگر آپ نے صحیح ڈھنگ سے وظائف کی پابندی کی تو خوشیاں آپ کے گھر میں موسلا دھار بارش کی طرح برسیں گی۔ مسلمان اسے نہیں کہتے جو اللہ کی رحمتوں سے مایوس ہوجائے، اللہ کی رحمتوں سے کفار اور مشرکین ہی مایوس ہوتے ہیں کیوں کہ انہیں اللہ وحدہ لاشریک پر بھروسہ نہیں ہوتا۔ آپ دعاؤں اور وظیفوں سے مایوس ہوکر اس صف میں کیوں کھڑے ہونا چاہتے ہیں جو کفار ومشرکین کی صف ہے وہاں کھڑے ہوکر آپ کو دائمی محرومی کے سوا اور کیا ہاتھ آسکتا ہے۔

چند مفید وظائف نوٹ کیجئے اور ایمان ویقین کے ساتھ ان کو شروع کیجئے۔ نماز فجر کے بعد۔ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ۱۲۸۷ مرتبہ پڑھیں۔

ظہر کی نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں۔ عصر کی نماز کے بعد نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ۸۴۷ مرتبہ پڑھیں۔ مغرب کی نماز کے بعد یَاوَاسِعُ ۱۳۷ مرتبہ پڑھیں۔

عشاء کی نماز کے بعد یَاحَاضِرُ یَانَاصِرُ یَا شَافِیُ یَا حَیُّ یَامَالِکُ ۱۰۱ مرتبہ پڑھیں۔ ہر وظیفے کے شروع وآخر ایک ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں، جمعہ کی نماز کے بعد ایک تسبیح درود شریف کی پڑھیں۔ اگر آپ سنجیدگی کے ساتھ غور وفکر کریں تو یہ وظائف بہت آسان ہیں اور ان کا اہتمام کرنے میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لگے گا، انشاء اللہ ان کی پابندی سے چالیس دن کے اندر اندر آپ اپنی زندگی میں راحتوں کا نزول محسوس کریں گے اور آپ کو آہستہ آہستہ ان تمام مصائب اور مسائل سے نجات مل جائے گی جن کا آپ بری طرح شکار ہیں اور جن کی وجہ سے آپ اللہ کی رحمتوں سے مایوس ہوتے جارہے ہیں۔

جمعہ کے دن درود شریف کی پابندی سے انشاء اللہ آپ کو دولت تسخیر حاصل ہوگی اور لوگوں کے دلوں میں آپ کی عزت وعظمت پیدا ہوگی۔

آپ کے نام کا موکل "اَخانِیْل" ہے۔ اگر آپ ایک سو اکیاسی مرتبہ اس کو پڑھتے رہیں تو اس کا بھی آپ فائدہ محسوس کریں گے۔ ایک بات بطور خاص پوری توجہ کے ساتھ سنیں کہ ہر حالت میں اور ہر صورت میں یہ یقین رکھیں کہ دینے والی ذات اللہ کی ہے وہ اگر کسی کو کچھ دینے کا ارادہ کرلے تو دنیا بھر کی تمام طاقتیں مل کر بھی اس شخص کو اللہ کی رحمتوں سے محروم نہیں کرسکتیں اور اگر وہ کسی کو نہ دینے کا ارادہ کرلے تو دنیا بھر کی تمام طاقتیں مل جل کر بھی اسے کچھ عطا نہیں کرسکتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ ہی خالق ہے، وہی مالک ہے، وہی رازق ہے اور وہی مستعان ہے۔ اس یقین کے ساتھ ہمیں وظائف کی پابندی کرنی چاہئے اور یہ یقین بھی رکھنا چاہئے کہ رجال الغیب اور موکلین بھی اللہ ہی کے حکم اور اس کی رضا ہی سے کسی کی مدد کرتے ہیں اور کسی کی راہوں میں پڑے ہوئے بد نصیبی کے روڑے ہٹاتے ہیں۔

ایک ضروری بات یہ ہے کہ آپ کا برج جدی اور ستارہ زحل ہے، زحل ایک اعتبار سے بہت مضبوط اور ایک اعتبار سے بہت کمزور ستارہ ہے، جو لوگ اس ستارے سے وابستہ ہوتے ہیں انہیں زندگی میں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، انہیں عہدے اور مرتبے میسر آتے ہیں لیکن انتھک جدوجہد کے بعد، ان حضرات کو بری کٹھنائیوں سے گزرنا پڑتا ہے، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کے اعداد بہت ہی مبارک اعداد ہیں لیکن آپ کا وقت پیدائش ٹھیک نہیں ہے، اس وقت میں پیدا ہونے والے لوگوں کو وہ سب کچھ جھیلنا پڑتا ہے جو آپ جھیل رہے ہیں۔

انگریزی مہینوں کی ۷، ۱۷، ۲۲، ۲۴ اور ۲۵ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ثابت ہوں گی، ان تاریخوں میں بھول کر بھی اپنے اہم کام کرنے کی غلطی نہ کریں ورنہ ناکامی سے دوچار ہوں گے۔

آپ کی مبارک تاریخیں آپ کے نام کے اعتبار سے ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ اپنے اہم کام ان ہی تاریخوں میں کیا کریں، انشاء اللہ کامیابیوں سے بہرہ ور رہیں گے، آپ کی راشی کے پتھر فیروزہ، اور پنا ہیں، یہ پتھر انشاء اللہ آپ کو راس آئیں گے اور ان پتھروں کی وجہ سے آپ کی زندگی میں اللہ کے فضل وکرم سے سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ کے

آسمان تقدیر پر بدنصیبی کے جو بادل چھائے ہوئے ہیں وہ باذن اللہ چھٹ جائیں گے اور آپ کے گھر میں خوشیاں دستک دیں گی۔

ایک منہ والا رودراکش کا ہدیہ انڈین کرنسی میں بہ مع مصارف ڈاک آٹھ ہزار روپے ہوگا، لیکن رقم ٹرانسفر کرنے کی ذمہ داری آپ کی ہوگی۔ لوح تسخیر کا ہدیہ انڈین کرنسی میں تین ہزار روپے ہے، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ لوح تسخیر کے چکر میں نہ پڑیں، آپ ہر جمعہ کو ایک تسبیح درود شریف کی پڑھتے رہیں اور چلتے پھرتے لاتعداد مرتبہ درود شریف کی کثرت رکھیں، اللہ کے سبھی بندوں سے وہ مسلمان ہوں یا کافر اپنے مسلک کے ہوں یا دوسرے مسلک کے آپ سبھی سے محبت کریں اور سبھی کے کام آنے کی کوشش کریں، تسخیر خلائق کی دولت ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو اللہ کے سبھی بندوں سے محبت کرتے ہوں اور بغض وعناد سے کوسوں دور ہوں، محبت سب سے بڑا ہتھیار اور محبت سب سے مؤثر تعویذ ہے، اگر ہم گلے میں لوح تسخیر لٹکا لیں اور کسی سے محبت نہ کریں تو تسخیر خلائق ہمارے حصہ میں ہرگز ہرگز نہیں آسکتی، منفی سوچ سے خود کو بچایئے، دشمن سے بھی بدگمانی مت رکھئے، دوستوں کو عزت دیجئے، رشتے داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کیجئے، حق داروں کی مدد کیجئے، زبان کی حفاظت کیجئے، نظر کی حفاظت کیجئے، نیت کی حفاظت کیجئے، انشاء اللہ دولت تسخیر آپ کو خود بخود حاصل ہو جائے گی۔

ہمیں امید ہے کہ آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا پابندی کے ساتھ مطالعہ جاری رکھیں گے اور اس کی روشنی کو گھر گھر پہنچانے میں ہماری مدد کریں گے۔ ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو وظائف پر دل سے یقین رکھنے کی توفیق عطا کرے اور ان وظائف کی برکت سے آپ کو دونوں جہاں کی راحتوں اور رحمتوں سے سرفراز کرے آمین۔

عملیات کا بچکانہ شوق

سوال از: پیر عبدالحمید ــــــــــــ سوپور

پہلے اس طرح سے عرض کروں کہ آپ دیوبند میں رہتے ہیں، دیوبند مجھے اس لئے پسند ہے کہ اس جگہ اسلام کی خدمت پورے جوش وخروش سے ہوتی ہے، دنیا میں پہلے درجہ پر جامعہ از ہر جو کہ مصر میں واقع ہے اور دوسرے نمبر پر ہندوستان میں علاقہ دیوبند ہے، اسلامی تحقیقات اور مطالعات کی یہاں بہت بڑی مکتب گاہ ہے۔

مزید آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا وقتاً فوقتاً خرید کر پڑھ لیتا ہوں، معلومات عامہ، علم ادب، ساجیات، اسلامیات، غرض ہر چیز وقت اور حالات کے مطابق اس رسالہ میں نظر آتے ہیں، حال ہی میں ماہنامہ طلسماتی دنیا جنوری، فروری ۲۰۱۹ء نظر سے گزرا۔ اس میں آپ نے مختلف عملیات کا طریقہ درج کیا ہے، پہلے بھی ایسا طریقہ کئی رسالوں میں نظر سے گزرا مگر آج غور کیا اور ایک عمل شروع کر بھی دیا، انشاء اللہ کامیابی ملے گی تو ضرور آپ کو اس کی اطلاع کروں گا۔

اسی رسالہ میں صفحہ ۱۹۰ پر ایک برات میں ہمزاد تابع کرنے کا عمل درج ہے۔ برائے کرم مجھے یہ بتا دیں کہ آپ نے جو سورۂ کوثر کی زکوٰۃ، حروف تہجی کی زکوٰۃ اور نقش مثلث کی زکوٰۃ کا ذکر کیا ہے، یہ زکوٰۃ کس طرح نکالی جائے گی اور اگر حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالی جائے تو کیا وہ پورے قرآن شریف کی زکوٰۃ نکالنے کے برابر ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ پوری جانکاری دے کر مجھے مشکور فرمائیں گے اور اگر آپ کی طرف سے مجھے اس عمل کی ادائیگی کرنے کے لئے کچھ مدد ملے گی تو ہم اس کا پورا ہدیہ آپ کو ادا کریں گے، انشاء اللہ میں یہ عمل شروع کروں گا۔ مگر آپ کی مدد کے بغیر صحیح فائدہ عمل نہ اٹھا سکوں گا۔ پوری امید ہے کہ آپ اس عمل کے شروع کرنے میں مجھے اپنے تجربہ سے ضرور مدد فرمائیں گے۔ آپ کا ہدیہ جو بھی ہوگا بذریعہ منی آرڈر آپ کو روانہ کیا جائے گا یا اکاؤنٹ کے ذریعہ ٹرانسفر کروں گا وہ بہت تیز ادا ہوگا۔

مزید اسی رسالہ جنوری، فروری ۲۰۱۹ء کے صفحہ ۱۸۹ پر تسخیر سندونی کا ذکر بھی ہوا ہے اور آخر میں آپ نے درج فرمایا ہے کہ اس عمل کی اجازت کسی قابل اعتبار عامل سے لے لیں، بغیر اجازت ہرگز عمل نہ کریں ورنہ رجعت کا شکار ہوں گے۔ اس کے لئے بھی مجھے جانکاری دیں کہ کس قابل اعتبار عامل سے اجازت لیں اور آپ اس میں میری کیا مدد فرمائیں گے۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ کو طلسماتی دنیا پڑھنے کا شوق پیدا ہوا اور طلسماتی دنیا پڑھ کر آپ کو روحانی عملیات سے دلچسپی پیدا ہوئی۔ روحانی عملیات کا فن ایک مقدس ترین فن ہے اور یہ فن انسانی ضروریات سے

تعلق رکھتا ہے لیکن جب اہل لوگ اس فن سے بدظن ہو کر اس فن سے اجتناب برتنے لگے تھے تو نااہل لوگوں نے اس فن کو سنبھال لیا اور اپنی نااہلی اور اپنی لاعلمی کی وجہ سے انہوں نے اس فن کی جی بھر کے آبرو ریزی کی اور اس فن کی اس درجہ تحقیر ہوئی کہ کم ظرف لوگوں کی انگلیاں اس فن کی طرف اٹھنے لگیں اور یہ فن اور یہ لائن اس قدر بدنام ہوگئی کہ خود کو عامل بتاتے ہوئے شریف لوگوں کو شرم آنے لگی۔ لیکن ہماری روحانی تحریک کے بعد اور ماہنامہ طلسماتی دنیا کی زبردست کاوشوں کے بعد اب رفتہ رفتہ لوگوں کا شعور بیدار ہوا اور ان میں اس فن سے روشناس ہونے کی لگن پیدا ہوئی، الحمدللہ اچھے عاملوں کی ایک کھیپ ہاشمی روحانی مرکز تیار کر چکا ہے اور ملک بھی میں روحانی علاج کا سلسلہ ایک ذمہ داری کے ساتھ چل رہا ہے اور اللہ کے بندے روحانی عملیات سے مستفیض ہو رہے ہیں۔

حروف تہجی ۲۸ حروف پر مشتمل ہیں اور ان ۲۸ حروف ہی سے پورا قرآن اور دنیا بھر کی تمام کتابیں مشتق ہیں، حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے کا باقاعدہ ایک طریقہ ہے جو ریاضت کی کتابوں میں درج ہے۔ اس طریقہ کو سمجھنے کے لئے آپ کو کسی معتبر عامل سے رجوع کرنا چاہئے مختصراً یہ سمجھئے کہ حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات اس وقت کرنی چاہئے جب چاند منزل شرطین میں ہو۔ چاند کی ۲۸ منزلیں ہیں، اور ان منزلوں کی شروعات منزل شرطین سے ہوتی ہے اور چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تو وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے۔ حروف تہجی کے ہر حرف کا تعلق چاند کی کسی نہ کسی منزل سے ہے، مثلاً حرف الف کا تعلق منزل شرطین سے ہے تو اس حرف کی زکوٰۃ اس وقت ادا کریں گے جب چاند منزل شرطین میں ہو۔ اسی طرح حرف با کی زکوٰۃ اس وقت ادا کریں گے جب چاند منزل بطین میں ہو کیوں کہ حرف با کا تعلق چاند کی دوسری منزل سے ہے جو بطین کہلاتی ہے۔ اسی طرح ۲۸ حروف کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے اور حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے قرآن حکیم کے تمام حروف جن کی تعداد ۲۲ لاکھ سے زیادہ ہے زکوٰۃ ادا کردی۔ اس کے بعد آپ کسی بھی آیت قرآنی کا عمل کرو گے تو وہ مؤثر ہوگا لیکن اکابرین عملیات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قرآنی آیات کی زکوٰۃ بھی ادا کردینی چاہئے تاکہ سونے پر سہاگہ ہو جائے اور تاثیرات دوگنی چوگنی ہو جائیں اور قرآنی آیات کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس آیت کی زکوٰۃ ادا کرنی ہو اس کو ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ ایک وقت مقرر کر کے لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں۔ چالیس دن میں کل تعداد سوا لاکھ ہو جائے گی اس کے بعد نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنا بھی ضروری ہے، عملیات میں دو طرح کے نقش زیادہ کام میں آتے ہیں، نقش مثلث اور نقش مربع، نقش مثلث اس نقش کو کہتے ہیں جو ۹ خانوں پر مشتمل ہو اور نقش مربع اس نقش کو کہتے ہیں جو سولہ خانوں پر مشتمل ہو۔ عنصر کے اعتبار سے ان نقوش کی ۴ قسمیں ہوتی ہیں، آتشی، خاکی، بادی، آبی، ان نقوش کی زکوٰۃ چاروں عناصر کے اعتبار سے ادا کرنی چاہئے۔ مثلث کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک نقش ۱۵ مرتبہ لکھا جائے اور لگاتار ۱۵ دن تک لکھا جائے، انشاء اللہ ۱۵ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، اس حساب سے نقش مثلث کی زکوٰۃ چاروں عناصر کے حساب سے ۶۰ دن میں ادا ہوگی۔

نقش مربع کی زکوٰۃ جو ۱۶ خانوں والا نقش ہوتا ہے اس کی زکوٰۃ اس طرح ادا ہوگی کہ ایک نقش کو روزانہ ۳۴ مرتبہ لکھا جائے اور لگاتار ۳۴ دن تک لکھا جائے گا، نقش مربع کی زکوٰۃ بھی چاروں عناصر کے حساب سے ادا کی جائے گی جو ۱۳۶ دن میں ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کو مؤثر بنانے کے لئے یہ بھی کرنا ضروری ہے کہ آتشی نقوش کو خواہ وہ مثلث ہوں یا مربع انہیں لکھنے کے بعد آگ میں ڈالا جائے، خاکی نقوش کو خواہ وہ مثلث ہوں یا مربع انہیں زمین میں دبایا جائے، بادی نقوش کو خواہ وہ مثلث ہوں یا مربع انہیں پھل دار درخت پر لٹکایا جائے اور آبی نقوش کو خواہ وہ مثلث ہوں یا مربع انہیں آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالا جائے، زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے نقوش کا روز کے روز ٹھکانہ سے لگانا ضروری نہیں ہے، دوسرے تیسرے دن یا ساتویں، آٹھویں دن یا اکٹھے بھی ٹھکانہ سے لگائے جاسکتے ہیں لیکن ماہرین عملیات نے فرمایا ہے کہ عظیم قوت کے حصول کے لئے اگر روز کے روز ہی نقوش کو ٹھکانہ لگادیں تو افضل ہے۔

ایک چھوٹی سی مثال سے اس تفصیل کو سمجھئے، قرآن حکیم کی ایک آیت ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيمٍ اس آیت میں کل حروف ۱۶ ہیں جو یہ ہیں۔

س، ل، ا، م، ق، و، ل، ا، م، ن، ر، ب، و، ح، ی، م۔

جس عامل نے حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کردی ہے تو اس نے ان

تمام حروف کی زکوٰۃ ادا کردی جو حروف قرآن حکیم میں موجود ہوں۔

اس کے بعد اگر عامل نے اس آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اس آیت کو روزانہ بہ نیت زکوٰۃ ۳۱۲۵ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھا ہو تو اس نے اس آیت کی زکوٰۃ کا حق بھی ادا کردیا اور اگر عامل نے نقش مربع کی زکوٰۃ بھی ادا کردی ہو، مثلاً نقش مربع کی آتشی چال سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اس نقش مربع کو طبعی چال سے پُر کرکے روزانہ ۳۴ نقش لکھ کر آگ میں ڈالا ہو اور اس عمل کو ۳۴ دن تک جاری رکھا ہو تو اس نے نقش مربع کی آتشی چال کی زکوٰۃ ادا کردی۔

مربع کی آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

مذکورہ آیت کا نقش اسی چال سے اس طرح بنے گا، یہ بات یاد رہے کہ مذکورہ آیت کے حروف ۱۶ ہیں اور ان حروف کے اعداد ۸۱۸ ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴	۸۱۸
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹	۸۱۸
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹	۸۱۸
۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶	۸۱۸
۸۱۸	۸۱۸	۸۱۸	۸۱۸	

آپ دیکھ لیجئے کہ اس نقش کی ہر سطر کا جوڑ ۸۱۸ ہے، جو نقش کے صحیح ہونے کی پہچان ہے، یہ بھی نوٹ کرلیجئے کہ اگر مذکورہ آیت کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل اس آیت کو روزانہ ۸۱۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے گا تو اس آیت کے ہر عمل میں زبردست تاثیر ظاہر ہوگی اور نتائج باذن اللہ بہت جلد برآمد ہوں گے۔ یہ آیت جادو کو ختم کرنے میں تیر بہدف ہے لیکن اس آیت سے استفادہ کرنے کا حق ان ہی عاملین کو ہے جنہوں نے مذکورہ انداز سے ہر چیز کی زکوٰۃ ادا کررکھی ہو جو عاملین تمام چیزوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد روحانی عملیات کے تمام قواعد وشرائط کو پیش نظر رکھتے ہوئے قلم اور کاغذ اٹھاتے ہیں وہی اہل ہوتے ہیں اور وہی اس لائن میں کام کرنے کے حق دار ہوتے ہیں کسی کتاب کو پڑھ کر نقوش نقل کرنے والے لوگ عامل نہیں ہوتے، انہیں اس لائن کی الف ب کی بھی خبر نہیں ہوتی لیکن دنیا ان کے پاس بھی آتی ہے اور دولت وہ بھی کما لیتے ہیں لیکن کوئی بھی صاحب نظر انسان ایسے لوگوں کو عامل معتبر سمجھنے کی غلطی نہیں کرتا اگر آپ اس لائن میں چلنے کا ذوق رکھتے ہیں تو آپ حسب قاعدہ اس لائن میں اپنا سفر شروع کریں۔ اس طرح آپ کو ہزاروں منزلوں سے گزرنا ہے تب کہیں جاکر کئی سالوں کے بعد آپ اس لائن کی آخری منزل تک پہنچیں گے اور تب ہی آپ قابل اعتبار قسم کے عامل بنیں گے۔ کوئی شخص اگر حکیم چند کتابیں پڑھ کر نہیں بنتا اگر چند کتابیں پڑھ کر کوئی ڈاکٹر نہیں بن جاتا اور اگر چند کتابوں کی ورق گردانی کرکے کوئی وکیل نہیں بن سکتا تو پھر ایک دو کتابیں یا ایک دو رسالے پڑھنے کے بعد کوئی عامل کیسے بن سکتا ہے؟

میں آپ سے ہدیہ وصول کرکے آپ کو کسی ایسے عمل کی اجازت دے بھی دوں تو آپ کامیاب نہیں ہوسکتے جب تک اس لائن کے تمام قواعد وشرائط کو ملحوظ رکھ کر آپ روحانی منزلیں تہہ کرتے ہوئے آخری منزل تک نہ پہنچیں۔

اس لائن کی ایک مشکل یہ ہے کہ اس لائن کا شوق رکھنے والے علماء ایک ہی جست میں ساتویں آسمان تک پہنچنے کی آرزو رکھتے ہیں جو امر محال ہے۔ میں آپ ہی سے پوچھتا ہوں کہ دنیاوی تعلیم میں اگر کسی طالب علم نے پرائمری اسکول میں نہ پڑھا ہو تو کیا وہ ہائی اسکول کا امتحان دینے کا اہل ہوگا اور جس طالب علم نے ہائی اسکول کا امتحان پاس نہ کیا ہو تو کیا وہ بی اے اور ایم اے کا امتحان پاس کرنے کے قابل ہوگا؟ ظاہر ہے کہ نہیں اور ہرگز نہیں پھر روحانی عملیات میں بنیادی ریاضتوں سے گزرے بغیر لوگ ہمزاد اور مؤکل تابع کرنے کی ناجائز تمنائیں کیوں کرتے ہیں؟ اور جو بات ممکن نہیں ہے اس بات کا شوق کیوں اپنے دلوں میں پالتے ہیں؟ یاد رکھئے کہ یہ تمام باتیں آخری مراحل کی ہیں اور پہلے مرحلے، دوسرے تیسرے مرحلے اور دسویں گیارہویں مرحلے سے گزرے بغیر

آخری مرحلے کی باتیں کرنا محض ایک خبط ہے، ایک دیوانگی ہے۔ اللہ ہم سب کو اس خبط اور دیوانگی سے محفوظ رکھے تاکہ روحانی عملیات کی لائن ایک مذاق بن کر نہ رہ جائے۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں سندونی کو قابو میں کرنے کی بات کی ہے، وہی بچکانہ بات اور کسی نابالغ بچے کی طرح وہی بچکانہ سوچ اور وہی بچکانہ ضد، گویا کہ سندونی، شمعلونی، شاہ جنات، ہمزاد اور موکل ربڑ کے کھلونے ہیں جنہیں اٹھا کر ہم آپ جیسے شائقین کو عطا کردیں۔

عزیزم! ان چکروں میں نہ پڑیں، روحانی عملیات کے مقدس فن اور اس فن کی گہرائیوں اور رفعتوں کے مقابلے میں یہ ہمزاد و موکل وغیرہ معمولی چیزیں ہیں، یہ چیزیں کسی کامیاب ڈاکٹر کے ہاتھ کا تھرمامیٹر ہیں اس سے زیادہ ان کی اوقات نہیں ہے۔ آپ اس لائن کی شروعات تمام تر گناہوں سے بچتے ہوئے پرہیزگاری کی راہ اختیار کرتے ہوئے سبقاً سبقاً کیجئے۔ اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط کیجئے، پھر آپ یہ دیکھیں گے کہ دنیا کی ہر چیز آپ کے سامنے سرنگوں ہوجائے گی اور موکل و ہمزاد آپ کے گھر کا پانی بھرتے نظر آئیں گے۔ اگر آپ سے بندوق چلانی نہیں آتی ہو اور آپ دونلی بندوق خرید لیں تو خدانخواستہ اپنا ہی نقصان کر بیٹھیں گے۔

میں آپ سے ہدیہ منگا کر یہ وعدہ کروں کہ میں آپ کو ایک موکل بھجواؤں گا یہ صرف ایک فریب ہوگا اور اس طرح کا فریب دینے والے دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں رکھتے، ہم نے پچاس سال تک اس لائن کی تمام سڑکیں کنگھال کر پھینک دی ہیں۔ ۲۰ ہزار سے زائد کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ہمیں توفیق نصیب ہوئی ہے، اس فن کے سمندر میں ڈبکیاں لگانے کا ہنر بھی ہمیں اللہ کی طرف سے عطا ہوا ہے لیکن تمام منزلوں سے اور تمام مرحلوں سے گزرنے کے بعد ہمیں آج صرف یہ اندازہ ہوا ہے کہ اس لائن کی آبیاری ان بزرگوں نے کی ہے جن کو یہ سرٹیفکٹ حاصل تھا۔ من کان لِلّٰہ کان اللہ لہ۔ جو اللہ کا ہوگیا، اللہ اس کا ہوگیا۔ یہ سرٹیفکٹ اس سند ہی کا ایک عکس تھا جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کہہ کر عطا کی گئی تھی۔

بزرگوں کی ایجاد کردہ یہ لائن ہمیں یہ بتاتی ہے کہ اس لائن کا اصل مقصد لوگوں کو فائدہ پہنچا کر ان کے دکھ اور ان کے رنج والم میں ان کو تسلی دے کر اور انہیں سکون کی دولت فراہم کرکے ہمیں اس حدیث کے مصداق بنتا ہے۔ خیر الناس من ینفع الناس۔ ایک اچھا عامل لوگوں کے دکھ اور درد کو بٹورتے ہوئے لوگوں کو خوشیاں اور راحتیں عطا کرتا ہے، لوگوں کے آنسو پونچھتا ہے اور لوگوں کو مایوسی کے گرداب سے نکال کر انہیں در رحمت تک لانے کا فریضہ انجام دیتا ہے۔ آپ ایک عامل بن کر پہلے خود خدا تک پہنچئے اس کے بعد اللہ کے بندوں کو اللہ تک پہنچانے کا فریضہ ادا کیجئے۔ آپ سنجیدگی کے ساتھ پوری ذمہ داری کے ساتھ جب اس لائن میں خدا ترسی کے ساتھ اپنے قدم اٹھائیں گے تو انشاء اللہ آپ کو کامیابی ملے گی، اس کے بعد سندونی، سدھو بدھو اور شمعلونی جیسی طاقتیں آپ کے قدموں میں خود بخود آجائیں گی یا بہت معمولی محنت سے آپ کو حاصل ہوں گی۔

ہم دعا کریں گے کہ رب کریم آپ کو عقل سلیم بھی عطا کرے اور وہ صلاحیتیں بھی کہ جن کو حاصل ہونے کے بعد آپ بڑی برق رفتاری کے ساتھ اس لائن کی رفعتوں تک پہنچ جائیں گے اور لوگوں کے کام آکر خدا کی نظروں میں محبوب بن جائیں گے۔

اس خط کا وہ حصہ جس میں آپ نے مکتبہ روحانی دنیا کی کتابوں کا ذکر کیا ہے وہ مکتبہ روحانی دنیا کو دیدیا گیا ہے، انشاء اللہ وہاں سے ممکنہ کارروائی عمل میں آجائے گی۔ آخر میں آپ کے لئے اور آپ جیسے تمام طلباء اور شائقین عملیات کے لئے یہ شعر نقل کرتے ہیں۔

مانئے نہ مانئے یہ اختیار ہے
ہم نیک وبد حضور کو سمجھائے جائیں گے

افضل الذکر؟

سوال از: عبدالرشید نوری ـــــــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور افضل الدعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہے۔ براہ کرم بتائیں کہ اس سے مراد پورا کلمہ طیبہ ہے یا صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہی ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ سے مراد پوری سورۃ فاتحہ ہے یا صرف اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہی ہے۔

جواب

افضل الذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ سے مراد صرف لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ ہی ہے، پورا کلمہ طیبہ مراد نہیں ہے، توحید کی بنیاد کلمہ طیبہ کا پہلا ہی جزو ہے،

تمام انبیاء کے لئے بھی توحید کی بنیاد یہی جزو تھا۔ دوسرا جزو مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ رسالت کی بنیاد ہے اور نبی کے ذریعہ اس کی امت کو توحید باری تعالیٰ کا پابند بنانے کے لئے ہر کلمہ کا جزو لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ ہی رہا اور نبی کی شریعت کا پابند کرنے کے لئے کلمہ کے دوسرے جزو کا پابند بنایا گیا۔ مثلاً لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ آدم خلیفۃ اللہ، لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ موسیٰ کلیم اللہ، لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ نوح نجی اللہ، لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ ابراہیم خلیل اللہ، لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ اسماعیل ذبیح اللہ اور اسی طرح لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ محمد رسول اللہ۔ اس تفصیل سے یہ بات مترشح ہوجاتی ہے کہ کلمہ کا پہلا جزو توحید باری تعالیٰ کی بنیاد ہے اور دوسرا جزو نبی کی شریعت کی طرف اشارہ کرتا ہے، جب کسی جگہ یہ فرمایا گیا ہو کہ افضل الذکر لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہ تو اس سے مراد کلمہ کا پہلا ہی جزو ہے جو توحید باری تعالیٰ کی اساس ہے۔ یعنی کوئی معبود نہیں ماسوا اللہ کے اور ذکر کے طور پر اسی جزو کا ورد کرنا چاہئے اور دل میں یہ یقین رکھنا چاہئے کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔ اگر کوئی شخص یہ یقین رکھے کہ قیامت سے پہلے کوئی ذیلی نبی آسکتا ہے تو اس کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں، محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین بھی ہیں اور ان پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور جہاں یہ ذکر ہو کہ افضل الدعا الحمدللہ تو وہاں ''الحمدللہ'' ہی مراد ہے۔ سورۂ فاتحہ مراد نہیں ہے، البتہ اگر کسی جگہ یہ بیان ہو کہ الحمد شریف پڑھیں تب پوری سورت مراد ہوگی۔ یہ بات یاد رکھیں کہ ہر دعا سے پہلے اللہ کی تعریف وثنا بیان کرنی چاہئے جو دعا اللہ کی ثنا کے بعد کی جاتی ہے وہ قبولیت کے شرف سے سرفراز ہوتی ہے اس لئے یہ فرمایا گیا ہے کہ افضل الدعا الحمدللہ۔

کشف اور روشن ضمیری

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ کشف اور روشن ضمیری کا عمل کیا ہے، کونسا ورد ہے، کیا مندرجہ ذیل اسم باری پڑھنے سے کشف اور روشن ضمیری حاصل ہوتی ہے۔

''یَالَطِیْفُ یَاعَلِیْمُ یَاخَبِیْرُ یَارَشِیْدُ یَا اللّٰہُ'' مکمل طریقہ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں کرم ہوگا۔

جواب

روشن ضمیری کی دولت حاصل کرنے کے لئے صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے احتراز بہت ضروری ہے، جب کوئی بندہ ہر طرح کے گناہوں سے دوری اختیار کرلیتا ہے تو اس کا ضمیر روشن ہوجاتا ہے۔ گناہوں سے دوری اختیار کرنے کے بعد پھر عبادت کی جائے تو وہ عبادت روح کے لئے ایک غذا بنتی ہے اور روحانی قوتوں کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اگر اسم الٰہی کا ورد بھی بندہ کرے تو زبردست روح کو تقویت ملتی ہے اور بندہ کشف والہام کا اہل ہوجاتا ہے۔ کشف والہام کا اہل بننے کے لئے ''یَا عَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَا رَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ'' کا ورد رکھنا چاہئے لیکن گناہوں کو بالکل ترک کردیں اور سوچ وفکر پیدا کریں تب ہی ضمیر روشن ہوگا اور تب ہی کشف والہام کی اہلیت پیدا ہوگی۔

یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابْ

سوال از: (ایضاً)

یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ سے اور یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابْ سَبِّبْ کیا اسم باری تعالیٰ ہیں، ان ناموں کے عدد کیا ہیں۔ ان ناموں کے ورد کا کیا فیض ہے۔ پڑھنے کا مکمل طریقہ کیا ہے، براہ کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب عطا ہو۔

جواب

یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ کا مطلب ہے کہ اے اسباب کے پیدا کرنے والے، ظاہر ہے کہ اس دنیا میں جتنے بھی اسباب ہیں ان کا خالق اللہ ہے تو اس حساب ''یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ'' اللہ تعالیٰ ہی کا خطاب ہوا۔ یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ پڑھنے کے بہت سے طریقے ہیں۔ لیکن بزرگوں نے فرمایا ہے کہ نصب شب کے بعد اگر کھلے آسمان کے نیچے ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑے ہوکر پانچ سو مرتبہ کوئی یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ پڑھے گا تو اس کی تمام مشکلات دفع ہوں گی اور اس کے لئے رحمتوں اور راحتوں کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔ ایک بار راقم الحروف نے اس وظیفے کو مذکورہ طریقہ سے پڑھا تھا اور اس کو مفید پایا تھا۔

دوسری قسط

رموزِ عملیات

مولانا حسن الہاشمی

دشمن پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی کا دشمن کم ظرف اور کمینہ ہو اور ہر وقت نقصان پہنچانے کے درپے رہتا ہو تو اس پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے ہر روز نماز ظہر کے بعد ۱۴ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اللہ سے دعا مانگے، انشاء اللہ ۱۴ دن کے روز دشمن مغلوب ہوگا اور نقصان پہنچانے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔

دشمن کو مغلوب کرنا

اگر کسی کو اس بات کا ڈر ہو کہ اس کا دشمن اس کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرے گا اور وہ نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائے گا تو اس کو چاہئے کہ ہر روز نماز عشاء کے بعد ایک سو پچیس مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر اللہ سے دعا کرے اور اس عمل کو کم سے کم گیارہ دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ دشمن مغلوب ہوگا اور سورۂ فاتحہ کی برکت سے ایسے اسباب پیدا ہوں گے کہ دشمن زیر ہو جائے گا یا صلح کی طرف مائل ہوگا۔

دشمن کے شر سے بچانے کے لے

اگر کسی کا دشمن نہایت شریر اور کمینہ ہو اور نقصان پہنچانے کا کوئی بھی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا ہو تو ایسے دشمن کے شر اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہنے کے لئے سورۂ فاتحہ کو مندرجہ ذیل انداز سے پڑھیں، انشاء اللہ دشمن کی تمام تدابیر ناکام ہوں گی اور دشمن کو منہ کی کھانی پڑے گی۔

ہر روز نماز فجر کے بعد سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ نماز ظہر کے بعد ۲۱ مرتبہ نماز عصر کے بعد ۱۱ مرتبہ نماز مغرب کے بعد ۷ مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد ۳ مرتبہ پڑھے اور ہمیشہ اول و آخر ۳ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کی برکت سے دشمن مقہور ہوگا اور اس کو اپنی کسی بھی چال میں کامیابی نہیں ملے گی۔

ظالم حاکم کے شر سے بچاؤ کے لئے

ایسا ظالم حاکم یا افسر کہ جس کے سامنے جانے سے لوگ ڈرتے ہوں اور اپنی جان کا خطرہ محسوس کرتے ہوں، ایسے ظالم کے پاس کسی غرض کے لئے اگر جانا ضروری ہو تو جانے سے پہلے ۱۱ مرتبہ فاتحہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لے اور راستہ میں لاتعداد مرتبہ یہ آیت پڑھے: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. انشاء اللہ حاکم کتنا بھی غصیارا یا متعصب ہو کمال مہربانی سے پیش آئے گا اور کسی بھی طرح کا ضرر پہنچانے کی جرأت نہیں کرے گا۔

بدمعاش شخص کو زیر کرنا

اگر کوئی بدمعاش شخص اہل محلہ کو تنگ کرتا ہو اور اہل محلہ اس کی شرارتوں اور خباثتوں سے حد درجہ پریشان ہوں تو اس کی شرارتوں اور خباثتوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اور اس کی تباہی و بربادی کے لئے ان آیات کو عصر کی نماز کے بعد ۳۲۱ مرتبہ پڑھیں:

وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰہَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ.

اس عمل کے بعد اللہ سے دعا مانگے۔ اس عمل کو ۷ دن تک پابندی کے ساتھ کرے اول و آخر درود شریف نہ پڑھے اور اس عمل کو زوال ماہ میں پڑھے یعنی چاند کی ۱۵ تاریخ کے بعد۔

اس آیت کا نقش مربع تیار کر یا کسی عامل سے بنوا کر اپنے پاس رکھے گا تو بڑے دشمن کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۹	۲۲۳	۲۲۰	۲۱۶
۲۲۱	۲۱۵	۲۱۰	۲۲۲
۲۱۴	۲۱۸	۲۲۵	۲۱۱
۲۲۴	۲۱۲	۲۱۳	۲۱۹

آیت شریفہ کے اعداد ۸۶۸ ہیں۔ اگر نقش لکھ کر ۸۶۸ مرتبہ

مذکورہ آیت کو پڑھ کر نقش کے اوپر دم کردیں پھر گلے میں ڈال لیں تو دشمن کی شرارتوں سے محفوظ رہیں اور اگر اس کے بعد دشمن وار کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ ذلیل وخوار ہوگا اور پوری طرح برباد بھی ہوجائے گا۔ یہ نقش آتشی چال سے لکھا گیا ہے لیکن اکابرین نے فرمایا کہ اگر اس دشمن کے عنصر کے اعتبار سے لکھیں تو جلدی اثرات ظاہر ہوں گے۔

اگر دشمن کا عنصر آتشی ہو تو نقش آتشی چال سے لکھیں، ۲ نقش لکھیں، ایک اپنے گلے میں ڈالیں اور ایک نقش کو لکھ کر جلادیں۔

اگر دشمن کا عنصر خاکی ہو تو ۲ نقش خاکی چال سے لکھیں، ایک نقش اپنے گلے میں ڈالیں اور دوسرے کو کسی ویران جگہ دبادیں۔

اگر دشمن کا عنصر بادی ہو تو ۲ نقش بادی چال سے تیار کریں، ایک نقش گلے میں ڈالیں اور ایک نقش کو کسی کانٹے دار درخت میں کسی ایسے درخت میں جس پر پھل نہ آتے ہوں لٹکادیں۔

اگر دشمن کا عنصر آبی ہو تو آبی چال سے ۲ نقش لکھیں، ایک نقش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں اور دوسرے نقش کو گلے میں ڈال لیں، جس آٹے میں گولی بنائیں اس میں نمک تیز کردیں، انشاء اللہ نقش باذن اللہ اپنا اثر دکھائے گا اور دشمن اپنی چالوں میں ناکام رہے گا اور اگر اس کے بعد بھی کوئی اقدام کرے گا تو بحکم خداوندی برباد ہوگا۔

عنصر معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ دشمن کے نام کے اعداد نکالیں، ان اعداد میں والدہ کے اعداد شامل نہ کریں، کل اعداد کو ۴ سے تقسیم کریں، تقسیم کے بعد اگر ایک بچے تو عنصر آتشی ہے۔ اگر ۲ بچیں تو عنصر بادی ہے، اگر ۳ بچیں تو عنصر آبی ہے اور اگر صفر بچے تو عنصر خاکی ہے۔

مثال زید کا عنصر معلوم کرنا ہے۔

زید کے اعداد ہیں ۲۱۔

ان کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴) ۲۱ (۵

۲۰

۱

ثابت ہوا کہ زید کا عنصر آتشی ہے، چال کے اعتبار سے نقوش کی تفصیل یہ ہے:

آتشی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بادی چال

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

آبی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

خاکی چال

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

دشمن کو دفع کرنے کے لئے

ایسا ظالم شخص جو نقصان پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتا ہو اور لوگ اس کے ظلم اور شرارتوں سے پریشان رہتے ہوں تو اس کی شرارتوں اور سازشوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس آیت کو زرد کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں:

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ. (سورۂ بقرہ، آیت: ۵۴)

اس آیت کو گلے میں ڈالنے کے بعد اگر روزانہ صبح شام دشمن کا نام مع والدہ پکارتا ہے تو دشمن ایسی مصیبت میں مبتلا ہوگا کہ اس کو کسی کو بھی نقصان پہنچانے کا ہوش نہیں رہے گا، لیکن یہ بات یاد رہے کہ اس طرح کے عمل ان ہی لوگوں کے خلاف کرنے چاہئیں جو حقیقتاً ظالم ہوں اور واضح طور پر فسق وفجور میں مبتلا ہوں، ناحق کسی کو پریشان کرنے سے اپنی عاقبت برباد ہوگی اور خود عمل کرنے والوں کو نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا۔

دشمن کی زبان بندی

اگر کسی کی زبان درازی سے لوگ پریشان ہوں اور ایک دنیا اس کی بکواس اور گالیوں سے تکلیف محسوس کرتی ہو تو اس کی زبان بند کرنے کے لئے عشاء کی نماز کے بعد اندھیرے میں بیٹھ کر سورۂ بقرہ کی یہ آیت ایک ہزار مرتبہ پڑھیں:

فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ.

اس آیت کو اس طرح پڑھیں کہ سو مرتبہ پڑھنے کے بعد دشمن کا تصور کرتے ہوئے اس کا نام مع والدہ لیں، اس عمل کو ۱۳ دن تک جاری رکھیں۔

یہ آیت جلالی ہے۔ اس آیت کا عمل کرتے وقت ۱۳ راتوں تک رزق حرام سے پرہیز کریں، جھوٹ اور غیبت سے دور رہیں اور غیر ضروری گفتگو سے پرہیز کریں۔ عمل کے بعد باذن اللہ دشمن زبان درازی پر قادر نہیں ہوسکے گا اور اس کی زبان مطلقاً بند ہوجائے گی۔

زبان بندی کا عمل

اگر کسی ظالم کی زبان درازی سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو اور اس کی زبان کو بند کرنا ضروری ہوگیا ہو تو سورہ بقرہ کی یہ آیت ۴۱ مرتبہ پڑھ کر اور ۳ بار العجل ۳ بار الوحا اور ۳ بار الساعہ کہہ کر لوہے کی بڑی کیل پر (گل میخ) پر دم کردیں اور ظالم کا تصور کرتے ہوئے اس کیل کو کسی ویران جگہ پر گاڑ دیں، انشاءاللہ ظالم کی زبان بند ہوجائے گی۔

آیت یہ ہے: صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ.

عمل بد کو ختم کرنے کے لئے

اگر کسی کے پیٹ میں کوئی دوا ڈال دی گئی ہو اور اس کے اثرات سے مریض پریشان ہو اور اس کا علاج ممکن نہ رہا ہو تو ایسے مریض کو اس دوا کے اثرات سے نجات دلانے کے لئے ایک مٹی کا گھڑا لیں اور اسمیں دریا کا پانی بھرلیں، اس پانی پر درود تنجینا ۴۱ بار ایک سو ایک مرتبہ معوذتین، سورۂ رحمٰن ۳ مرتبہ اور فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر دم کردیں، سات دن تک یہی پانی مریض کو پلائیں، انشاءاللہ ۷ دن میں درد کا اثر بالکل ختم ہوجائے گا۔

مکان یا دکان خالی کرانے کے لئے

اگر کوئی شخص اپنے کرائے داروں سے پریشان ہو، وہ نہ تو کرایہ دیتے ہوں اور نہ ہی مکان یا دکان خالی کرتے ہوں تو اس کے لئے یہ عمل موثر ثابت ہوتا ہے۔

عمل یہ ہے:

بعد نماز مغرب ننگے سر کھڑے ہوکر اور اپنا رخ قبلہ کی طرف کرکے سورۂ فاتحہ ۴۱ بار سورۂ اخلاص، ۴۱ بار آیت کریمہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں کو اپنے سے بلند کرکے اللہ سے دعا کریں کہ کرائے دار دوکان یا مکان خالی کردے، اس عمل کو گیارہ دن تک کریں، انشاءاللہ عمل موثر ثابت ہوگا اور کرائے دار دکان یا مکان چھوڑ دے گا، یہ عمل بارہا کا آزمودہ ہے۔

دشمن سے انتقام لینا

اگر کسی کو اپنے دشمن سے اپنی جان ومال کا خطرہ ہو اور خود اس سے مقابلہ کرنے کی سکت نہ ہو تو یہ عمل کرے، اماوس میں یہ نقش تیار کرے، پھر زوال ماہ میں عشاء کی نماز کے بعد آگ دہکائے اور برہنہ ہوکر آگ کے سامنے بیٹھ کر دشمن کا نام اور اعداد کے مطابق اس عمل کو پڑھے اور عمل کے بعد نقش آگ میں ڈال دے اور تصور کرے کہ دشمن جل رہا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۸۹۶	۶۵	۵۶	۶۷۲	۳۶۵
۵۰۴	۱۱۷۶	۱۵۷۳	۷۳۸	۱۲۸
۸۴۹	۴۱۴	نام دشمن مع والدہ	۷۵۴	۱۴۰۰
۵۸۰۸	۴۳۶	۱۲۸۸	۱۲۰۳	۳۹۲
۱۱۲۰	۹۶۱	۱۱۳۳	۱۰۱۲	۲۲۴

دعا یہ ہے: یاقادر ذالبطش الشدید. انت الذی لاَ یُطَاقُ انتقامُهٗ یا قاهرُ ذالبطشِ. یہ عمل دشمن کے نام میں جتنے حروف ہوں اتنے دن کرے ورنہ ۷ مرتبہ ساٹھ دن کرے۔ زوال ماہ میں اس عمل کو شروع کرے اور پہلے جس دن کرے تو ساتوں مرتبہ اسی دن کرے، مثلاً پہلے دن زوال ماہ میں منگل کو عمل کیا و سات مرتبہ ہر منگل کو کرے، انشاء اللہ دشمن تباہ و برباد ہوگا۔

دشمن کو برباد کرنے کا عمل

کسی ظالم و فاسق کو برباد کرنے کے لئے منگل کے دن مریخ کی ساعت میں یہ نقش لکھیں اور اس کو کسی پرانی قبر میں دبادیں، دشمن تباہ و برباد ہوجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۵۶	۱۴۵۹	۱۴۶۲	۱۴۴۹
۱۴۶۱	۱۴۵۰	۱۴۵۵	۱۴۶۰
۱۴۵۱	۱۴۶۴	۱۴۵۷	۱۴۵۴
۱۴۵۸	۱۴۵۳	۱۴۵۲	۱۴۶۳

برائے تباہی فلاں ابن فلاں

دشمن پر غلبہ پانے کے لئے

یہ عمل حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے منسوب ہے اور یہ عمل دشمن کو ذلیل وخوار کرنے کے لئے ہمیشہ تیر بہدف ثابت ہوا ہے۔ اس عمل کو زوال ماہ میں ۷ دن تک لگاتار پڑھے اور روزانہ ۱۱ مرتبہ پڑھے۔

عمل یہ ہے: اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِیْ اَعْدَاءِ كَمَا سَخَّرْتَ الرِّیْحَ لِسلیمان ابن داؤد علیه السلام و لَیِّنْهُمْ كَمَا لَیَّنْتَ الحدیدَ لداؤد علیه السلام وَ ذَلِّلْهُمْ كَمَا ذَلَّلْتَ فرعونَ لِمُوْسٰی علیه السلام وَ قَهِّرْهُمْ كَمَا قَهَّرْتَ اَبَا جَهل لِمحمد صلی الله علیه وسلم بحق كٓهٰیٰعٓصٓ و بحق حٰمٓ عٓسٓقٓ صمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُم لا یرجعون صمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُم لا یعقلون. صمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُم لا یُبْصِرون. اِیَّاكَ نعبدُ و اِیاك نستعینُ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ وهو السَّمِیْعُ العلیم. والحمدُللّٰه رب العلمین.

دعاءِ حیدری، دشمن کی ہلاکت کے لئے

یہ دعاءِ حیدری دشمن کی ہلاکت کے لئے ۱۱ دن پڑھتی ہے، افضل یہ ہے کہ زوال ماہ میں پڑھے، اس نقش کو لال کاغذ پر لکھ کر اپنے سامنے رکھ لے اور پڑھتے وقت اس پر شہادت کی انگلی خوب زور سے مارتا رہے۔ ۱۱ دن کے بعد اس عمل کو دشمن کے نام مع والدہ کے پرانی قبر میں دبادے، دشمن ہلاک ہوجائے گا۔

یہ بات واضح رہے کہ اس طرح کے عمل ظالم و فاسق دشمنوں کے لئے نہایت مجبوری میں کریں، ناحق کسی کو پریشان کر کے اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

دعاءِ حیدری یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ وَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْهِ مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیْ عَلَیْهِ عَلٰی مُحَمَّدٍ كَمَا یَنْبَغِیْ الصَّلٰوةُ عَلَیْهِ (اس جگہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کا تصور کرے) ۳ بار کہے حق حق حق. اَجِبْ یَا اِسْرَافِیْلَ بِحَقِّ مَعْرُوْضِیْ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَ یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ وَ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارُ یَادَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا مُفَرِّجُ الْمَحْزُوْنِیْنَ اَغِثْنِیْ تَوَكَّلْتُ عَلَیْكَ یَا رَبِّیْ فَضَّتْ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ یَا رَزَّاقُ یَابَاسِطُ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی

خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ ۳ بار یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ اکْشِفْ عَلَیَّ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ کَمَا هِیَ اَنْتَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِیْن. حق حق حق یااللّٰه المحمودُ فِیْ کُلِّ فَعَالِهٖ یَا اللّٰه یہاں تک ۳ بار پڑھنا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ الصلوٰۃ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ الصلوٰۃ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلوٰۃِ عَلَیْهِ بِسْمِ اللّٰه الرحمٰن الرحیم الجلیل الجبارُ الغفار اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاهِرِیْنَ عَلٰی اَعْدَاءِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یاحیدرُ یاحیدرُ یاحیدرُ یا ابا تراب یا علی یا اسد اللّٰه یا ولی اللّٰه یا رجال اللّٰه یا مقبول اللّٰه یا محبوب اللّٰه یاظهور اللّٰه یا مظهر العجائب بالقهر اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ یَاحَقُّ یَاحَقُّ یَاحَقُّ تَحَقَّقْتَ بِالْحَقِّ وَالْحَقُّ فِیْ حَقِّ حَقِّكَ یَا حَقُّ یَافَتَّاحُ یَافَتَّاحُ یَافَتَّاحُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَااَللّٰهُ یَااَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

پھر خود پر خوف الٰہی طاری کرتے ہوئے اور عظمت الٰہی کا تصور کرتے ہوئے یہ پڑھے: تَعَظَّمْتُ بِالْعَظَمَةِ وَالْعَظَمَةُ فِیْ عَظْمَتِ عَظَمَاتِكَ یَاعَظِیْمُ یَا ربُّ یَاقَدِیْرُ یَاقَدِیْرُ یَاقَدِیْرُ یَاخَالِقُ یَا کَرِیْمُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یا مُسخر السمٰوٰتِ والارض وَمَا بَیْنَهُمَا یَا حَلِیْمُ یَامُحْیِیُ یَامُمِیْتُ یامُتکبرُ یاحنانُ یاجلیلُ المتکبرُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ فَالْعَدْلُ اَمْرُهٗ وَالصِّدْقُ وَعْدَهٗ یَاجَلِیْلُ یَاجَلِیْلُ یَاجَلِیْلُ حسودی مقصور.

اس جگہ یہ تصور کرے کہ دشمن ذلیل وخوار ہورہا ہے۔ وَ عَدَدِیْ مَقْعولٌ بِقَصْرِكَ یَاقَاهِرُ تَقَهَّرْتَ بِالْقَهْرِ فِیْ قَهْرِكَ یَا قَهَّارُ یَا قَهَّارُ قَهْرَ اَعدائی یاجبارُ اوریالیلُ بحق عدمُولی یاخولائیل بحق اینود.ی یامذلُ کُلِّ جَبَّارٍ عند بقهرِ عزیزُ سلطانه یا مذلُ بما لقیا مَنْ کُلِّ جودٍ کم یرضهٗ وَ کَمْ یُخالِطهٗ کَعَالَهٗ بالتقی فقلتُ بسیف اللّٰه (اس جگہ دشمن کو گمراہ تصور کرے) لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّیْفِ. وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ رَمٰی. اس جگہ عزرائیل کو حاضر جان کر دشمن کو گمراہ تصور کرے یا قولُ یَاقَاهِرُ یَاذَالْبَطْشِ الشَّدِیْدِ اَنْتَ الذیْ لَا یُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ یَاقَاهِرُ اقْهرُوْا وَادْفَعْ اَعْدَائِیْ مِنْ قَهْرِكَ وَ اَنْتَ اَشَدُّ الْقَاهِرِیْنَ حق حق حق اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ کَمْ یُصَلِّیْ عَلَیْهِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِیْ عَلَیْهِ یا تنکفیل بحق حُجْرَاةٍ یا حَمِیْدُ الفعالُ ذَالْمَنِّ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِهٖ بِلُطْفِهٖ یَاحَمِیْدُ یَاتَنْکَفِیْلُ یَاحَمِیْدُ تک ۳ بار پڑھے۔ یَاخَولائیل بحق وحبش کلیخ یاغیاثی عِنْدَ کُلِّ کُرْبَةٍ وَ مُجِیْبِیْ عِنْدَ کُلِّ دَعْوَةٍ وَ مُعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّةٍ وَ مُوْنِسِیْ عِنْدَ کُلِّ وِحْشَةٍ وَ رِجَائِیْ حِیْنَ یَنْقَطِعُ رِجْلَتِیْ یا غیاثی نادِ عَلِیًّا مظهر العجائب تجِدْهُ عونا لك فِی النوائب کُلِّ هَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِنُبُوَّتِكَ یَارسول اللّٰه و بولایتك یا علی یااللّٰه یاسمیع اجب دعوتی یابدیع العجائب یاجبرئیل بحق یامظهر العجائب یاظاهرُ یاباطنُ یااوّل یاآخر انت اجب دعوتی یا مجیب الشان یاقوتائیل تجِدْهُ عونًا لك فی الندائب کُلِّ هَمٍّ وَ غَمٍّ سینجلی بولایتك یا علی.

یہ دعا دشمنوں پر غلبہ پانے کے لئے اور شری قسم کے افسروں کو مغلوب کرنے کے لئے اور ان کو ناکارہ بنانے کے لئے تیر بہدف ہے۔ جائز جگہوں میں اس سے استفادہ کریں اور رب العالمین کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

اعمال سورۂ الم ترکیف

(۱) اگر کوئی شخص سخت مشکلات میں مبتلا ہو تو اسی عمل کو روزانہ ۲۰ مرتبہ پڑھے اور عمل کو ۷ روز تک جاری رکھے، انشاءاللہ غیب سے مدد ہوگی اور مشکلات سے نجات ملے گی۔

(۲) اگر ناجائز تعلقات ختم کرنا مقصود ہو تو کسی پرانی قبر کے پاس کھڑے ہو کر گیارہ مرتبہ پڑھے اور ہر بار دونوں کا نام مع والدہ لے۔ عمل کے ختم پر قبر کی مٹی اٹھالے اور دونوں میں سے کسی ایک کے گھر میں

ڈال دے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو دوسرے قبرستان میں کسی قبر پر ڈال دے دونوں میں نفرت پیدا ہوگی۔

(۳) مخلوقات کو مسخر کرنے کے لئے ایک ہزار مرتبہ ۷ دن تک پڑھے۔ ۷ دن میں عمل قابو میں آجائے گا۔ اس کے بعد ہمیشہ روزانہ ۱۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔

(۴) اگر کسی کو اپنی محبت میں دیوانہ بنانا مقصود ہو تو کچی زمین پر ننگے سر کھڑے ہو کر ۱۰۷ مرتبہ پڑھے، پھر اپنے پاؤں کی مٹی اٹھالے اور اس مٹی پر عطر چھڑک کر رکھ لے اور کسی طرح مطلوب کو سنگھادے۔ مطلوب محبت میں بے قرار ہوگا۔

(۵) اگر کسی کی زبان بند کرنی ہو تو ریشم کے سات تار لے کر سات بار یہ عمل پڑھے، ہر بار ریشم کے ڈوروں پر گرہ لگاتا رہے، پھر ان ڈوروں کو اپنے بائیں بازو پر باندھ لے۔ گرہ لگاتے وقت اس کا نام لیں مع والدہ جس کی زبان بند کرنی ہو۔

(۶) اگر کسی دشمن کو ہلاک کرنا ہو تو اس کا پتلا بنائیں اور تصور کریں کہ یہ دشمن کا وجود ہے، پھر ببول کے کانٹے لیں، ہر کانٹے پر سات مرتبہ یہ عمل پڑھیں، پھر ایک کانٹے کو آنکھ میں، ایک منہ میں، ایک سینے میں ایک سر پر، ایک شکم میں، ایک پشت پر چبھودے، اس پتلے کو آگ میں ڈالتے ہوئے یہ کہے: راہلاک گرداں تیرہ ہلاش شد" عمل یہ ہے:

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ یَاجبرائیل فَعَلَ رَبُّكَ یاشمشائیل بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ یاکتائیل اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَهُمْ یا لومائیل فِیْ تَضْلِیْلٍ یا میکائیل وَاَرْسَلَ عَلَیْهِمْ یا اسرافیل طَیْرًا اَبَابِیْلَ یاسُرمائیل تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ یابدُّوح مِنْ سِجِّیْلٍ یاکفقائیل فَجَعَلَهُمْ کَعَصْفٍ مَّاْکُوْلٍ یاتنکائیل.

ناحق کسی کو ستانے اور رلانے سے پرہیز کریں، بہت ہی ناگزیر حالات میں علماءِ حق سے مشورہ کر کے ظالموں اور فاسقوں کے خلاف ایسے اعمال کرنے چاہئیں اور کسی بھی معاملے میں اپنی عاقبت کو داؤ پر نہیں لگانا چاہئے۔ ہم نے روحانیت عملیات کا ایک حصہ سمجھ کر ان اعمال کو نقل کر دیا ہے ورنہ اکابرین نے ان کو پوشیدہ رکھنے کی روش اپنائی ہے۔

انتباہ: اس طرح کے اعمال کو طشت از بام کرتے ہوئے ہم بار بار عاملین سے یہ تاکید کریں گے کہ وہ جائز امور میں ان کا استعمال کیا جائے۔

دشمن پر غالب آنے اور ہر طرح کی حفاظت کے لئے عمل

اگر کوئی شخص ان آیات کو لکھ کر ایک تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھے گا، اپنے گلے میں ڈالے گا یا اپنے دائیں بازو پر باندھے گا تو اس کی مکمل حفاظت رہے گی، اگر اب دشمن کے علاقہ سے بھی گذرے گا تو اس کی حفاظت رہے گی۔ اگر دشمن اس کے سامنے بھی آگیا تو دشمن اس کی طرف نظریں اٹھانے کی بھی جسارت نہیں کر سکے گا اور کسی بھی طرح کا خوف اور ڈر اس کے قریب بھی نہیں پھٹکے گا۔ اس کے علاوہ اس نقش کی برکت سے ہر مجلس میں اس کو عزت ملے گی، لوگ اس کی تعظیم کریں گے اور ہر ہر مقصد میں اس نقش کی برکت سے اس کو کامیابی اور سرخروئی حاصل ہوگی۔

وہ مبارک اور موثر ترین آیات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ. (سورۂ حج، آیت ۱۷) اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ (سورہ طارق، آیت:۴) بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (سورہ بروج، آیت:۲۱) وَ یُرْسِلُ عَلَیْکُمْ حَفَظَةً (سورہ انعام، آیت:۶۱) اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ (سورۂ ہود، آیت:۵۷) لَهٗ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ. (سورہ رعد، آیت:۱۱) نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ. (سورۂ حجر، آیت:۹) وَ کُنَّا لَهُمْ حٰفِظِیْنَ (سورہ انبیاء، آیت:۸۲) وَ رَبُّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ (سورہ سبا، آیت:۲۱) اَللّٰهُ حَفِیْظٌ عَلَیْهِمْ وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَکِیْلٍ (سورہ شوریٰ، آیت:۶) وَ عِنْدَنَا کِتٰبٌ حَفِیْظٌ (سورۂ ق، آیت:۴) وَ اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ. (سورہ انفطار، آیت:۱۰)

ان آیات کو نقل کرتے وقت اور تعویذ بناتے وقت سورتوں کا حوالہ دینے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر اعراب بھی نہ لگائے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

ان آیات کی برکت سے طاعون، مروجہ بیماریوں سے اور ناگہانی ہلاکتوں سے، حادثات سے، ہر طرح کے خطرات سے حفاظت ہوتی ہے! خاص طور پر دشمنوں پر غلبہ اور اپنا رعب قائم رہتا ہے۔

☆☆☆

قسط نمبر: ۶۷

اسلام الف سے ی تک

(ص)

مختار بدری

یہ فرمانِ الٰہی نماز پنج گانہ ہے، توحید و رسالت کے اقرار کے بعد اسلام میں نماز فرض اولین ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے کا ہی فاصلہ ہے۔ (مسلم)

ایک اور حدیث میں ہے کہ اسلام میں اس کا کچھ بھی حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھتا ہو (درِ منثور) نماز با جماعت ادا کرنا نماز کی اصل فضیلت ہے۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب تنہا نماز پڑھنے سے ۲۷ گنا زیادہ ہے۔ نماز میں انسان اللہ جل جلالہٗ کی عظمت و کبریائی اور اپنی بے چارگی کا اعتراف کرتا ہے۔ اللہ کی پاکی و تقدیس اور اس کی حمد و ثنا کرتا ہے، پاک جسم، پاک لباس یعنی پوری طہارت کے ساتھ سراپا عجز بن کر، ٹھہر ٹھہر کر آہستہ آہستہ اس تصور کے ساتھ ہم اللہ کے حضور میں ہیں، نماز ادا کی جاتی ہے، نماز کی وجہ سے مسلمانوں میں یگانگت و محبت اور ہمدردی کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، امیر و غریب آقا اور غلام کا فرق مٹ جاتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز

نماز کی وجہ سے صفائی اور نفاست کی عادت پڑ جاتی ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس پر میل باقی رہ جائے گا۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ کچھ بھی میل باقی نہیں رہے گا تو فرمایا یہی پانچ نمازوں کی مثال ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سبب گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ (بخاری)

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ.

بے شک نماز فحش اور ناپسندیدہ کاموں سے روکتی ہے۔ (۲۹:۴۵)

عمران بن حصینؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اس کی نماز نے فحش اور برے کاموں سے نہ روکا اس کی نماز نماز نہیں ہے۔ (ابن ابی حاتم) حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ اس شخص کی کوئی نماز نہیں ہے جس نے نماز کی اطاعت نہ کی اور نماز کی اطاعت یہ ہے کہ آدمی فحشاء و منکر سے رک جائے (ابن جریر) امام جعفر صادقؒ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ معلوم کرنے کی آرزو ہو کہ اس کی نماز قبول ہوتی ہے یا نہیں، اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ نماز نے اسے فحشا اور منکر سے کہاں تک باز رکھا۔ اگر نماز کے روکنے سے وہ ان برائیوں سے رک گیا ہے تو اس کی نماز قبول ہوئی ہے۔ (روح المعانی)

نماز اسلام کا وہ رکن ہے جو ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت پر فرض ہے، اگر کھڑے ہو کر پڑھ نہیں سکتا تو بیٹھ کر، بیٹھ کر پڑھ نہیں سکتا تو لیٹ کر، لیٹ کر نہیں پڑھ سکتا تو اشاروں سے پڑھنا ضروری ہے۔ بنو ثقیف کا ایک وفد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور ان لوگوں نے اسلام قبول کرنے سے پہلے یہ چاہا کہ انہیں ترک نماز کی اجازت دی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دین میں کوئی بھلائی نہیں جس میں نماز نہیں۔ ائمہ فقہ میں امام احمد بن حنبلؒ نے نماز چھوڑنے والوں کو کافر قرار دیا۔ امام شافعیؒ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا اور امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا اس وقت تک بلا خانہ زنداں میں رکھا جائے جب تک وہ توبہ نہ کرے۔

اوقات نماز: فجر کی نماز صبح کو یعنی صبح تڑکے ہے، جب آفتاب کا ذرا سا کنارہ نکل آئے تو فجر کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ (۲) دوپہر ڈھل جانے پر ظہر کا وقت شروع ہوتا ہے اور اس وقت تک ظہر کی نماز پڑھی جاتی ہے جب سایہ دوپہر کے وقت کے سائے اور اصل چیز کی لمبائی کا دوگنا نہ ہو جائے، اس کے بعد عصر کا وقت شروع ہوتا ہے جب تک سورج ڈوبے اس وقت تک رہتا ہے مگر جب سورج کا رنگ بدل جائے اور دھوپ زرد پڑ جائے اس وقت عصر کی نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ آفتاب کے غروب کے ساتھ مغرب کا وقت شروع ہوتا ہے اور جب تک پچھم کی طرف آسمان کے کنارے پر سرخی باقی ہو اس وقت تک مغرب کا وقت رہتا ہے۔ عشاء

کے معنی ہیں شب کی سیاہی، غروب آفتاب کے بعد جب مغربی افق پر سرخی ختم ہوجائے تو عشاء کا وقت شروع ہوتا ہے اور صبح ہونے تک باقی رہتا ہے لیکن آدھی رات کے بعد عشاء کا وقت مکروہ ہوجاتا ہے۔

نماز میں تیرہ چیزیں فرض ہیں، یعنی شرائط نماز سات اور ارکین نماز چھ، ان میں سے کوئی چیز چھوٹ جائے تو نماز نہیں ہوگی۔ شرائط نماز یہ ہیں۔ (ا) مقررہ اوقات میں نماز کی ادائیگی (۲) بدن کا نجاست سے پاک ہونا، نمازی باوضو ہو اور غسل کی حاجت ہو تو غسل کرے (۳) لباس پاک ہو (۴) نماز کی جگہ پاک ہو (۵) نمازی مرد کا لباس ایسا ہو کہ کم از کم گھٹنے سے لے کر ناف تک کا حصہ چھپا ہو اور عورت کا دونوں ہاتھ کے پنجوں، دو پیروں اور چہرے کے علاوہ پورا بدن چھپا ہوا ہونا چاہئے (۶) قبلہ رو ہوجائے (۷) نماز کی نیت کرے۔

ارکان نماز یہ ہیں۔ (۱) تکبیر تحریمہ یعنی نیت باندھتے وقت اللہ اکبر کہے (۲) کوئی عذر نہ ہو تو سیدھا کھڑا رہے (۳) قرآن کریم کی تین چھوٹی چھوٹی یا ایک ہی آیت پڑھے (۴) رکوع کرے (۵) دونوں سجدے کرے (۶) قعدہ آخرہ میں جتنی دیر تشہد پڑھنے میں لگتی ہے اتنی دیر بیٹھے۔

نماز کی واجبات کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھنا (۲) ایک یا دو یا تین آیتیں فرض کی پہلی رکعت میں پڑھنا اور وتر اور نفل کی سب رکعتوں میں پڑھنا (۳) فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا (۴) ہر رکن کو اچھی طرح سے ادا کرنا (۵) پہلا قعدہ بیٹھنا (۶) پہلے قعدہ میں تشہد پڑھنا (۷) تشہد پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے فوراً اٹھ کھڑے ہونا (۸) لفظ السلام کہنا (۹) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۰) دونوں عیدوں کی واجب نمازوں میں زائد تکبیریں کہنا (۱۱) عید کی نماز میں دوسری رکعت کے رکوع کی تکبیر کہنا (۱۲) امام کا نماز فجر، نماز جمعہ، نماز عیدین اور نماز مغرب اور عشاء کی پہلی رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کرنا، اسی طرح تراویح اور رمضان شریف کے وتر میں بہ آواز بلند قرأت کرنا (۱۳) ظہر، عصر کی نماز میں آہستہ سے پڑھنا۔

نماز کی سنن کی تفصیل یہ ہے۔ (۱) تکبیر تحریمہ کے لئے مردوں کا دونوں کانوں کی لویں تک اور عورتوں کا مونڈھوں تک ہاتھ اٹھانا (۲) تکبیر کے وقت انگلیوں کا کھلا رکھنا (۳) مقتدی کا امام کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہنا (۴) مرد کا داہنا ہاتھ ناف کے نیچے حلقہ بنا کر رکھنا (۵) عورت کا دونوں ہاتھ سینے پر پہلا حلقہ کے رکھنا (۶) سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ پڑھنا

مفسدات نماز یہ ہیں۔ نماز میں بات چیت کرنا، سلام کرنا یا جواب دینا، اپنے امام کے سوائے کسی دوسرے کو نماز میں لقمہ دینا، کھانا پینا، قبلہ کی جانب سے بلا عذر سینہ پھیر لینا، بلند آواز سے ہنسنا، ناپاک جگہ سجدہ کرنا، ان چیزوں سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

رات دن کی نمازوں میں سترہ رکعتیں فرض ہیں۔ دو فجر کی، چار ظہر کی، چار عصر کی تین مغرب کی اور چار عشاء کی۔ بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں۔ دو فجر کی، چھ ظہر کی، چار فرضوں سے پہلے اور دو فرضوں کے بعد، دو مغرب کے فرضوں کے بعد اور دو عشاء کے فرضوں کے بعد، نفل عام طور پر ظہر کے بعد، عصر سے پہلے دو یا چار، مغرب کے بعد دو، عشاء کے فرضوں سے پہلے دو یا چار رکعت، عشاء کے فرضوں کے بعد دو سنت مؤکدہ پڑھ کر دو نفل اور پھر تین وتر پڑھ کر دو نفل پڑھے جاتے ہیں۔ وتر کی نماز نہ فرض ہے نہ سنت بلکہ واجب ہے۔

نماز تراویح۔ رمضان کے مہینے میں عشاء کے فرض اور سنت نماز کے بعد اور وتر سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے اس کو نماز تراویح کہتے ہیں اور یہ سنت مؤکدہ ہے۔ نماز تراویح میں ایک بار پورا قرآن کریم ختم کرنا بھی سنت ہے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مسجد نبویؐ میں بیس رکعت باجماعت نماز تراویح پڑھنے کا اہتمام فرمایا تھا، اسی بنا پر امام اعظمؒ امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ بیس رکعت کے قائل ہیں مگر امام مالک مسلک ۳۲ رکعت کا ہے، اہل حدیث حضرات کے پاس آٹھ رکعت پڑھنا سنت ہے۔

نماز قصر۔ گھر سے ۴۸ میل کی دوری پر جو جائے وہ مسافر ہے اس کے لئے یہ اجازت ہے کہ ظہر، عصر اور عشاء کی نمازوں میں چار رکعتوں کے بجائے دو رکعت فرض پڑھ لے، سنتوں پر کوئی پابندی نہیں موقع ملے تو پڑھے ورنہ چھوڑ دے۔ البتہ وتر اور فجر کی سنت پڑھنے کی تاکید ہے، نماز قصر کا یہ حکم چار ہجری میں نازل ہوا، کسی جگہ پندرہ دن سے کم ٹھہرنے پر قصر کی اجازت ہے۔

نماز جمعہ۔ قرآن مجید اور احادیث میں نماز جمعہ کی سخت تاکید آئی ہے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○

مومنو جب جمعہ کے دن اذان دی جائے تو خدا کی یاد (یعنی نماز) کے لئے جلدی کرو اور (خرید و) فروخت بند کردو، اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ (۹:۶۲)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں دعا کی جائے تو اسے قبولیت حاصل ہوتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلامؓ نے پوچھا وہ کونسی ساعت ہے تو فرمایا کہ یہ وقت عصر کے بعد غروب آفتاب تک ہے (مشکوٰۃ) یہ حدیث میں ہے کہ تمام دنوں سے بہتر جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق ہوئی، اسی دن جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن قیامت آئے گی (مسلم)

نماز جمعہ میں نماز سے قبل دو خطبے اور خطبہ کے بعد دو رکعت نماز پڑھی جاتی ہے، اس نماز کے لئے ظہر کے وقت کی شرط ہے، ظہر کا وقت نکل جائے تو پھر نماز جمعہ جائز نہیں ہے۔ جمعہ کے دن غسل کرکے صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگانا سنت ہے۔

نماز عیدین، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں ہر مسلمان پر دو رکعت نماز واجب ہے اور یہ نماز چھ زائد تکبیروں کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔ اس نماز کے لئے اذاں اور اقامت نہیں ہے۔ عیدالفطر میں نماز سے پہلے کھجور یا کوئی اور میٹھی چیز کھانا سنت ہے، صدقہ فطر ادا کرکے نماز کے لئے جائیں اور عیدگاہ کے راستے میں آہستہ آہستہ تکبیر کہتے ہوئے جائیں۔ عیدالاضحیٰ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا اور نماز کے بعد اپنی قربانی کے گوشت سے کھانا بہتر ہے، جو قربانی نہ دے اسے چاہئے نماز کے فوراً بعد کچھ کھا پی لے۔ جس پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے۔

☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

اس اسم کا ذاکر روحانی درجات میں بلندی پاتاھے

یا مقدم

''یامقدم'' اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں میں سے ایک نام ہے جس کے معنوں کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔

امام علی احمد بونی اپنی کتاب شمس المعارف میں اس کی تشریح فرماتے ہوے کہتے ہیں کہ حاکم اعلیٰ جب کسی کو اپنے قرب میں مقام عطا فرماتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ حاکم اعلیٰ نے فلاں شخص کو مقدم کیا ہے اور تقدیم کبھی مکانی ہوتی اور کبھی درجات میں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں پر مقدم کیا ہے۔ ایک اور ولی اللہ اس کی صفت یوں بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مقدم ہے وہ اپنی مخلوق میں بعض پر فضیلت دے دیتا ہے اور ان کو اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ یعنی مقام اور قرب آگے کر دینے والا مقدم کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ مقدم ہے۔ چونکہ وہ بعض کو بعض پر مقدم کر دیتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اس کا ذکر ہے کہ باپ کو بیٹے پر یا انبیاء کو انسانوں پر مقدم کیا یا استاد کو شاگرد پر لیکن ان تمام وضاحتوں سے اللہ تعالیٰ کی صفت مقدم کی کھل کر تشریح نہیں ہوتی۔ میرے نانا پیر فضل شاہ قادری فرماتے ہیں مقدم وہ ہوتا ہے جس کو سب پر فضیلت حاصل ہو، کائنات کی تمام مخلوق اس کے سامنے ہیچ ہوں۔ وہ ذات صرف اور صرف اللہ ہی کی ذات ہو سکتی ہے کہ وہ مقدم بھی ہے اور دوسروں کو بھی مقدم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں قوتوں اور صفتوں کے سبب تمام انبیاء سے مقدم ہے لیکن اس کو مقدم کرنے والا کوئی نہیں، وہ خود ہی اپنی ذات میں مقدم ہے جبکہ دنیا کے تمام انسانوں کو مقدم کرنے کے لئے کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کوئی حاکم کی وجہ سے مقدم ہوتا ہے اور کسی درجہ سے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی ہی وجہ سے مقدم ہے۔ تمام تر تشریحات اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ مقدم وہ ہستی ہوتی ہے جس کو کسی پر فوقیت دی جائے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو تمام کائنات میں فوقیت حاصل ہے اس لئے وہ مقدم ہے۔ جب کوئی شخص کسی اللہ کے نام کے بارے میں تشریح کرتا ہے اور وہ شخص ولایت کے درجے پر فائز ہوتا ہے تو وہ تشریح کرتا ہے۔

اس لئے یہ کہنا کہ فلاں کی تشریح غلط ہے اور فلاں کی ٹھیک، درست بات نہیں ہے۔ سب نے اپنی اپنی جگہ پر اس کی تشریح کرنے میں اپنا پورا پورا حق ادا کیا ہے۔ تاثیر کے لحاظ سے یہ اسم جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۸۴ رہیں اور اس کے مقرب فرشتے کا نام اقرائیل ہے جس کے ماتحت چالیس افسر فرشتے ہیں ہر فرشتے کے پاس ۱۸۴ رصفیں ہیں اور ہر صف میں ۱۸۴ رفرشتے ہیں۔ اس کے فوائد وعملیات مندرجہ ذیل ہیں۔

روحانی درجات میں بلندی کے لئے

اہل طریقت لوگ جو اپنی منزلیں عبور کر رہے ہیں، انہیں اگر کسی جگہ پر رکاوٹ کا سامنا ہو تو وہ اسم پاک یا مقدم کو اول وآخر ۷ رمرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۷۷ رمرتبہ ۷۷ ردن پڑھیں۔ نہ صرف ان کے درجات میں بلندی ہوگی بلکہ مقام سے نکل وہ پرواز میں چلے جائیں گے یعنی اپنی اگلی منزل کی طرف تیزی سے گامزن ہوں گے۔ ایسے لوگ جب اپنی منازل طے کر رہے ہوتے ہیں اور خالصتاً ان کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتا ہے تو اس وقت اگر وہ کسی کے لئے دعا کر دے تو دعا بہت جلد شرف پاتی ہے اور لوگوں کی نگاہ میں ان کی عزت اور بڑھ جاتی ہے۔

ہنگامی حالات میں حفاظت

بعض اوقات ملک میں اجتماعی طور پر آفات آنے لگتی ہیں۔ یہ آفات سیلاب کی صورت ہوتی ہیں یا اجتماعی طور پر ہنگامے ہو سکتے ہیں۔ فتنے فساد پھیلتا ہے، بلوے ہوتے ہیں غنڈہ گردی عام ہونے لگتی ہے، ایسے حالت میں اپنی جان ومال اور عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے اسم پاک ''یامقدم'' کا پڑھنا بہت ہی مؤثر ہے۔ تمام لوگوں کو انفرادی طور پر اول وآخر ۱۱ رمرتبہ درود پاک کے ساتھ اسم پاک ''یامقدم'' کو ۱۱۱ رمرتبہ پڑھنا چاہئے اور جب تک خطرہ ٹل نہیں جاتا اسے پڑھنا چاہئے۔ یہ عمل مسلسل تین دن تک کر لیا جائے تو انشاء اللہ تکلیف شر کا خطرہ ٹل جائے گا۔

ملازمت میں ترقی کے لئے

اسم ''یا مقدم'' ذاکر کو ملازمت میں بہت جلد کامیابی حاصل ہوتی ہے، کسی افسر یا ملازم کی ترقی رکی ہوئی ہو اور اس کی ترقی کا کوئی امکان نظر نہ آتا ہو تو اس صورت میں اسم پاک ''یامقدم'' کو اول و آخر ۳/مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۳۱۳/مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے جب ۲۱/دن پورے ہو جائیں تو اللہ کے حضور شکرانے کیک ۲/نوافل ادا کر کے غرباء میں کھانا تقسیم کریں۔ انشاءاللہ کچھ ہی دنوں میں ترقی ہو جائے گی۔

ملازمت پر بحالی کے لئے

اگر کسی شخص کو ناجائز طور پر ملازمت سے نکال دیا ہو اور اس کی داد فریاد کوئی نہ سنتا ہو تو وہ اسم پاک ''یـامـقـدم'' کو اول و آخر ۲۱/مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۰۷ مرتبہ پڑھے۔ عمل کی میعاد ۴۱/دن ہے ۴۱/دن بعد شکرانے کے نوافل ادا کرے نوافل کی تعداد مقرر نہیں ہے۔ انشاء اللہ انہیں ۲۱/دنوں میں ملازمت کی بحالی کے آثار پیدا ہو جائیں گئے۔

نافرمان کو تابع کرنا

اگر کوئی شخص اپنے بزرگوں کی نافرمانی کرتا ہو اور سمجھانے سے اس پر اثر نہ ہوتا ہو تو چاہئے کہ بچے کے والدین اسم پاک ''یـامـقدم'' کو ۹۲/مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے ۲۱/دن بچے کو کھلائیں۔ اول و آخر ۱۱/مرتبہ درود پاک لازم ہے۔ اس عمل کی میعاد ۲۱/دن ہے۔ اس دوران نافرمان بچہ یا بڑا فرمانبردار اور تابعدار ہو جائے گا۔

بچوں کو نماز پڑھانے کے لئے

جس شخص کے بچے نماز نہ پڑھتے ہوں نصیحت پر کان نہ دھرتے ہوں تو وہ اسم پاک ''یامقدم'' کو اول و آخر ۱۱/مرتبہ دورد پاک کے ساتھ ۱۱۱/مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے ان بچوں کو کھلائے۔ یہ عمل ۱۱/دن کرنے سے بچوں دل خود بخود نماز کی طرف راغب ہوگا۔ اور وہ پکے نمازی بن جائیں گے۔ اگر بچے کسی اور ملک میں ہوں تو ان کی تصوری پر اسم مبارک ''یامقدم'' پڑھ کر دم کر دیا جائے تو بھی یہی نتائج حاصل ہوں گے۔

امتحان میں کامیابی

امتحان میں کامیابی کے لئے انسان کی اپنی محنت بے حد ضروری ہے۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ امتحان دینے والا بالکل نہ پڑھے اور اسم پاک ''یـامـقـدم'' کی مداومت کرے کہ پاس ہو جائے تو وہ ناکام ہوگا۔ امتحانات میں کامیابی کے لئے خود پڑھنا انتہائی ضروری ہے۔ لہٰذا جو بچے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ بے حد اچھی طرح سے اور بہت اچھی طرح سے تیاری کر کے امتحان دیں۔ امتحان شروع ہونے سے قبل اسم پاک ''یامقدم'' کا ورد شروع کر دینا چاہئے اور اس اسم پاک کی ایک تسبیح روزانہ اول و آخر درود پاک کے ساتھ اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک امتحان ختم نہ ہو جائیں۔ انشاءاللہ جو بچہ اس پر عمل کرے گا کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

ملازمت میں ترقی کے لئے

کوئی شخص ملازم ہو اور اس کی ترقی نہ ہوتی ہو جبکہ وہ ترقی کا حقدار بھی ہو۔ سفارش کرنے کے باوجود بھی ترقی نہ ملتی ہو تو وہ اسم پاک ''یـامـقـدم'' سات دن ۷۰۷/مرتبہ اول و آخر ۷/مرتبہ درود پاک پڑھے۔ یہ عمل بعد نماز عشاء کیا جائے اور وتر بعد میں ادا کرے، انشاء اللہ اس کی حق تلفی کرنے والا اس کا مالک یا افسر اسے ترقی دینے پر مجبور ہو جائے گا۔ حق حاصل کرنے لئے یہ انتہائی مفید پایا گیا ہے۔ عمل کی میعاد جب ختم ہو جائے تو ۲/نفل شکرانے کے اللہ تعالیٰ کے حضور ادا کرے کہ اس نے اس شخص کو یہ توفیق بخشی کہ وہ اس کے پاک نام کو لے سکتے۔ انشاءاللہ مقررہ وقت میں اس کی ترقی ہو جائے گی۔ ترقی نہ ہو تو اس کے آثار ضرور پیدا ہو جائیں گے۔

کسی مشکل مہم کو سر کرنے کے لئے

کسی شخص کوئی مشکل درپیش ہو اور مشکل ختم ہونے میں نہ آتی ہو اس کی تمام کوششیں بیکار جارہی ہوں تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ اسم پاک ''یـامـقـدم'' کو ۷/دن مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۵۸۰/مرتبہ روزانہ ۴۱/دن تک پڑھے انشاءاللہ ۴۱/یوم پورے نہ ہوں گے کہ اس کی مشکل آسان ہو جائے گی۔ اور مہم سر ہو جائے گی۔

نقش مثلث برائے تسخیر خلق

اس دنیا جہاں کے لوگ تسخیر خلق کے عمل یا لوح کی تلاش میں سرگرداں ہیں آج میں آپ کو تسخیر خلق کے عمل اور لوح کی ترکیب تبرک کرتا ہوں، دعا دیں زندگی کچھ اعتبار نہیں، ناچیز ۶۴ برس کا ہو چکا ہے، پتہ نہیں کب بلاوا آجائے۔ سندھ کے ایک عامل کامل بزرگ روحانی نے ایک خفیہ عمل ناچیز کو عطا کیا تھا جسے آج تک سینے کا راز بنائے رکھا۔ اب برائے مفاد عامہ عیاں کرتا ہوں۔ یہ عمل نقش مثلث کا ہے۔ جس کی زکوٰۃ با پرہیز جمالی با حصار مکمل کر لی جائے تو بعد تکمیل زکوٰۃ یہ نقش ہر کام کے لئے اس قدر موثر ہو جاتا ہے کہ عقل انسانی ششدرہ جاتی ہے۔ فوائد و تاثیرات بیان سے بالا ہیں۔ صاحب زکوٰۃ کی روحانی قوت دوبالا ہو جاتی ہے۔ میں نے خود بعد تکمیل زکوٰۃ اس نقش مثلث کو لاکھوں کاموں میں آزمایا تو بہ تائید ربانی ناممکن، ممکن بن گیا۔ بفضل ربانی بصدقہ محمد ﷺ و آل محمد ﷺ متعدد کاموں میں کامیابی ہوئی۔ اس عمل کی شرط اول یہ ہے کہ عامل ہر حرام کام و غذا سے محفوظ رہے توبہ کا پابند ہو سچ بولے حلال کھائے۔

اس نقش مثلث کا قاعدہ آسان ہے۔ شرائط کی پابندی لازمی ہے۔ محرم و صفر کے ۲ ماہ کے علاوہ چاند کی یکم کو یہ عمل شروع کیا جائے۔ عمل سے قبل نیا قلم خریدا جائے۔ خالص زعفران، عرق گلاب کا محلول شیشے کی سیاہی دانی میں بنائے۔ عزیمت یکم چاند کی رات روزانہ بعد نماز عشاء پڑھنی ہے۔ دن کو معمول کے مطابق غسل کریں، کھانا پرہیزی لیں، نماز پڑھیں، شب کو معمول کے مطابق آرام کریں، غیر ضروری بات نہ کریں، فواحشات سے دور رہیں، طلوع آفتاب سے قبل زعفران سے کاغذ سفید پر یہ نقش (منہ بطرف قبلہ بیٹھ فرش یا پکی زمین پر مصلیٰ یا جائے نماز پر) نقش کو یوں پر کریں۔ پہلے ہندسہ ۶ پھر ۸ پھر ۷ لکھ ۷۸۶ مکمل کریں۔ پھر نقش کے خانے بنا کر ان میں ترتیب وار ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱ لکھیں۔ ہنسوں یا خانوں کو خشک ہونے دیں۔ پاکیزہ بالٹی میں دو لیٹر تازہ پانی ڈال کر اپنے پاس رکھیں۔ نقش لکھنے اور خشک ہونے کے بعد اس کو بالٹی میں ڈالیں اور یہ پانی نزدیکی نہر یا دریا، کنویں میں ڈالیں۔ یکم چاند کو ایک نقش لکھیں۔ دو چاند کو دو نقش اسی طرح بڑھتے بڑھتے ۱۵ چاند کو ۱۵ نقش لکھ کر ایک نقش یومیہ کم کرتے جائیں۔ چاند کی ۲۹ تاریخ کو آخری نقش چاندی کی لوح پر لکھیں یا ہرن کی جھلی پر لکھیں، جھلی پنساری سے بآسانی مل جاتی ہے۔ اس نقش کو اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ آپ کی زکوٰۃ نقش مثلث مکمل ہوئی۔ صاحب زکوٰۃ اس نقش مثلث کا عامل بن کر اس کی برکت سے سیف زبان ہو جائے گا۔ جو کچھ خدا سے چاہے گا جائز پورا ہوگا۔ انتہائی درجہ کی تسخیر خلق ہوگی۔ روپے پیسے کی فراوانی ہوگی۔ مگر اس رزق سے حقوق العباد ادا کرتا رہے۔ ہر شخص تہہ دل سے عامل کا احترام کرے گا۔ اس احترام سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے دنیا میں عجیب و غریب مشاہدات ہونا شروع ہوں گے۔ مگر ان کا ذکر صرف اپنے استاد یا مرشد سے کرے عمل کو مخفی رکھے عام ذکر نہ کرے۔

دوران زکوٰۃ جو نقش بنانا ہے وہ یہ ہے۔

قولہ ۷۸۶ الحق

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

ولہ الملک

دوران تکمیل زکوٰۃ نقش مثلث چاند کی یکم تا ۲۹ ہر شب کو عزیمت با حصار یومیہ ۲۰۰۴ بار ورد کریں۔ اس عمل میں کسی طرح رجعت نہ ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ يَاجِبْرَائِيلُ يَا تَرْكَ اِيْلِ

یَاذَلْقَمَاثِیْلُ یَا تَنْکَفِیْلُ. یَاجْھِزُ بِحَقِّ یَاوَدُوْدُO

بعد تکمیل زکوٰۃ یومیہ ورد بالا کا (گیارہ) بار تکرار کرتا رہے۔

ہر سائل کو یہ نقش بنا کر عزیمت ۱۱ بار ورد کر کے دیں۔ انشاء اللہ ۲۹ یوم میں کامیابی ہوگی۔ نقش کی چال آتشی ہے۔ سائل کا نام بن والدہ اور مقصد کے اعداد قمری بنا کر ۲۰۰۴ کا اضافہ کر کے اصولی نقش شلث پر کر کے دیں۔ ہر نقش محلول زعفران سے لکھے۔ مولا کریم سرفرز فرمائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO

ولایت کے دس منازل

۱	خط	ھو الذی فی الباطن
۲	وقت	غلبة الاحوال علی العبد
۳	صفا	دل کا ہر کدورت سے پاک ہونا
۴	سرور	روئے محبوب دیکھ کر خوش ہونا (محبوب بمعنی محمد ﷺ)
۵	سر	ھو شھود کل شئی من الحق
۶	نفس	القیوم بالروح
۷	غربت	طلب مقصود میں وطن چھوڑنا (تبلیغ حق کیلئے
۸	غرق	دریائے قلب میں ڈوبنا (قلب مرکز حب ہے۔)
۹	غَیْبَت	عدم الشھود مایجری من الاقوال
۱۰	تمکین	جملہ بالا مقامات میں بہت ٹھہرنا

منازل فقر

چار فقراء پر............................ایک ابدال مقرر ہوتا ہے۔

ہر فقر کے ۶۰ خلفاء ہوتے ہیں جن میں سے اول تین چہیتے ہوتے ہیں۔ چالسطوں پر ایک قلندر مقرر ہوتا ہے۔

کائنات میں دو قلندر ہیں۔ تیسرا قلندر عبادت میں ہے۔

۱۔ بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ (انڈیا)

۲۔ لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ (سہون شریف)

۳۔ ہر قلندر صر قبیلہ رحمۃ اللہ علیہ (سہون شریف)

مرشد کامل مولا علیؓ اور امام الآخر امام محمد مہدیؑ ہیں (جنکے ظہور کا انتظار ہے۔)

ابدال اللہ کا وہ گروہ جن کے سپرد انتظام دنیا ہے۔ اولیاء کے ۱۰ طبقات میں سے پانچواں رغوث فریاد کو پہنچنے والا ولایت الٰہی کا ایک درجہ قطب بستی یا علاقہ کا روحانی مہتمم۔

قلندر: اصطلاح فقراء میں دنیا سے آزاد عبد، قلندر اسرار الٰہی کی جو خبر دیتا ہے، آنکھوں دیکھی دیتا ہے۔ الاحقر العباد طالب دعائے فقراء مولیان حیدر کرار محبان حسین۔

قائین یہ نقش تمام لاعلاج امراض کے لئے مفید ہے۔ اور تمام بندشوں، تمام بداثرات اور جو لوگ جالی عمل یا حروف صوامت کی زکوٰۃ دینے کے بعد راحت کا شکار ہو جاتے ہیں ان کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ ایک نقش لکھ کر روزانہ صبح سویرے پی لے اور سارے دن پیتے رہیں۔ دوسرا نقش لکھ کر پینا ہوگا۔ اسی طرح چالیس دن تک روزانہ نیا نقش پیتے رہیں انشاء اللہ تمام کے تمام امراض ختم ہو جائیں گے اور یہی عمل روزانہ پانچ سو مرتبہ پانی پر اور اپنے بند پر بھی دم کریں۔

یہ ہے یَاسَلَامُ یشفیی عَبدُ بلُطفہٖ "عمل کا نقش یہ ہے"

۷۸۶

یاسلام یاسلام یاسلام

یَاسَلَامُ	اَللّٰہُ یشفی	عبدہٗ	بلطفہ
بلطفہ	عبدہٗ	اَللّٰہُ یشفی	یاسلام
اَللّٰہُ یشفی	یَاسَلَامُ	بلطفہ	عبدہٗ
عبدہٗ	بلطفہ	یَاسَلَامُ	اَللّٰہُ یشفی

یاسلام یاسلام یاسلام

یاسلام یاشافی الامراض فلاں بن فلاں کامل شفایاب ہو بحرمة یاسلام اللہ یشفی عبدلة بلطفہ

اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو فرزند آدم کسی کے سامنے سر تسلیم خم نہ کرتا فقر واحتیاج، بیماری، موت۔ (امام حسینؓ)

مجھے (امام حسینؓ) جیسا اس (یزید) جیسے کی بیعت نہیں کریگا۔ (امام حسینؓ)

سلام کرنا ستر نیکیاں ہیں، انہتر سلام کرنے والے اور ایک جواب دینے والے کے لئے ہیں۔ (امام حسینؓ)

اگر میرے قتل سے دین محمد بچ جائے تو تلوار لے آؤ مجھے قتل کر دو۔ (امام حسینؓ)

اللہ مجھے سو بیٹے بھی عطا کرتا تو میں ہر ایک کا نام علی رکھتا۔ (امام حسینؓ)

قسط نمبر: ۹

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

ویداس کے کچے پھل کو قابض مانتے ہیں، کہتے ہیں کہ کچے پھل کے کھلانے سے دست بند ہوجاتے ہیں، اس کی جڑ کی چھال بھی قابض ہے، بچوں کے دست بند کرنے کے لئے اس کی سوا تولہ جڑ کی چھال کو پندرہ تولہ پانی میں جوش دیں، جب آدھا پانی رہ جائے تو چھ چھ ماشہ کی مقدار میں دن میں دو تین بار پلانا چاہئے کیسے ہی پرانے دست آرہے ہوں بند ہوجاتے ہیں اس کے پتے جڑ اور پھل سے کچھ کم قابض ہوتے ہیں، اس کے پتوں کو جوش کرکے اس سے غرارہ کرنے سے منہ کا ورم دفع ہوجاتا ہے، مسوڑھے اور ہلتے دانت مضبوط ہوجاتے ہیں، دانتوں کے درد کو تسکین ہوتی ہے، ہیضے والے کو اس کے پتوں کو جوش کرکے پلانے سے پرانے دست بند ہوجاتے ہیں اس کا پکا پھل ملین ہے، اس کی جڑ کی چھال یا کچے پتوں کو جوش کرکے پلانے سے پرانے دست بند ہوجاتے ہیں جس کو کانچ نکلنے کا عارضہ ہو اس کی کانچ پر اس کی جڑ کی چھال کا یا تمام جڑ کا گاڑھا کیا ہوا جوشاندہ لیپ کرنا چاہئے۔

حکیم شریف خاں کہتے ہیں کہ اس کی بو طبیعت کے منافر ہے مگر یہ درست نہیں اس لئے کہ امرود بہت خوشبودار پھل ہے، بعض آدمی سونگھنے کے لئے اکثر ہاتھ میں رکھتے ہیں، غرض کہ حاصل کلام یہ امرود ایک بہترین غذائے دوائی ملتی ہے اور قریب قریب ہر ملک میں مستعمل ہے۔

املی

شناخت:

ہندوستان کے ایک مشہور درخت کا پھل ہے، اس کے پیڑ کی اونچائی اکثر ۸۰ فٹ تک ہوتی ہے اور گولائی ۲۵ فٹ کی ہوتی ہے اس کے پتے ایک انچ لمبے چوتھائی انچ چوڑے ان کی لمبائی کے دونوں طرف کے کنارے گول ہوتے ہیں اور پت جھڑ میں نہیں گرتے ہیں اس کے پیلے رنگ کے لال لال چھینٹے دار پھول لگتے ہیں اس کا پھل چپٹا اور آٹھ انچ تک لمبا ہوتا ہے، برسات کے موسم میں پکتے ہیں۔ اس درخت میں بھورے رنگ کا گوند لگتا ہے اس کے پتوں میں سے لال رنگ نکالا جاتا ہے اس کے ۱۰۰ تولہ بیجوں میں سے بیس تولہ تیل نکلتا ہے، وہ گاڑھا اور کھویا کے رنگ کا ہوتا ہے اس میں بو اور مزہ نہیں ہوتا ہے، اس کے پھل کا گودا دوا مستعمل ہے، ذائقہ شیریں چاشنی دار اور بعض درخت کا پھل بالکل ترش جس کو شکر میں رکھتے ہیں تا کہ بگڑنے نہ پائے، پکے ہوئے پھل میں رطوبت چپکتی ہوئی ہوتی ہے۔ یہی جمی رطوبت اس کا گودا ہے، خامی میں رطوبت کا رنگ سفید ہوتا ہے اور پتلی ہوتی ہے، مزہ کھٹا اور بکسا ہوتا ہے، اس کے گودے کے اندر سفید اور باریک پوست ہوتا ہے جس کے اندر بیج موجود رہتے ہیں جن کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے اور سخت اور چمکدار اور چکنے ہوتے ہیں، گول اور چپٹے ہوتے ہیں، اگر اوپر کا چھلکا اتار دیا جائے تو بیجوں کے اندر سے سفید مینگ نکلتی ہے جس کی دو پھانکیں ہوتی ہیں، ہر بیج علیحدہ علیحدہ گرہ میں ہوتا ہے۔ املی کے درخت کے پتے اور پھول بھی ترش ہی ہوتے ہیں، اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔

(۱) سرخ رنگ خاص کر کچی املی نہایت ہی سرخ ہوتی ہے، یہ قسم کم ہے اور لطیف زیادہ ہے اس کا مربہ تیار کرتے ہیں یہ گجرات میں ہوتی ہے اور دوسرے ممالک میں کم ہوتی ہے۔

سرخ کم رنگ تیرگی یہ خامی میں سفید ہوتی ہے، اس کے بیج بڑے ہوتے ہیں، بعض نے کہا ہے کہ ملک شام کی املی اچھی ہوتی ہے جس میں خوشبو اور شیرینی ہوتی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ سب سے عمدہ املی جو تازہ ہو اور ترش ہو، دکن کے آدمی اسے زیادہ فائدہ مند مانتے ہیں اور بہت کھاتے ہیں، سیلو کی املی نہایت خوش وضع آلوچے کی شکل کی ہوتی ہے۔

مزاج: پہلے درجہ میں سرد اور دوسرے درجہ میں خشک۔

فوائد :

آلو بخارا سے زیادہ لطیف ہے، آنتوں اور معدے پر اس کا بوجھ آلو بخارا سے کم ہوتا ہے اور آلو بخارے سے اس کی رطوبت بھی کم ہے، دل اور معدے کو قوت دیتی ہے، صفرا کو اور جلی ہوئی خلطوں کو دستوں کی راہ نکالتی ہے، ملائم جاب ہے، حموضات میں سوائے اس کے اور کوئی مسہل نہیں ہے، جن کی مالش اور صفراوی اور پیاس اور تپ گرم اور بے چینی اور غشی کو دفع کرتی ہے، جوش خون کو نافع ہے، خفقان گرم کو مٹاتی ہے، دوران سر کو مفید ہے، اس کا غرغرہ خناق کے لئے اور کلیاں گرمی سے منہ آنے کو نافع ہے۔ املی کو پانی میں بہت نہ ملنا چاہئے کیوں کہ زیادہ ملنے سے سرہ اور قے اور متلی اور طبیعت کو نفرت پیدا کرتی ہے بلکہ آپ ڈال لیں اگر دل پر گرمی ہو تو اس کے پینے سے زائل ہوجاتی ہے۔ اگر قے کی کثرت سے معدہ ڈھیلا ہوجائے تو اس کو قوت دیتی ہے، بھوک بڑھاتی ہے، املی کا بیج قابض ہے، اس کی مینگ کا کھانا امساک کے لئے نافع ہے، اس کی کونپل کو پانی میں پیس کر پینا گرمی کو رفع کرتا ہے، تپ صفراوی اور سوزاک کے لئے بھی کونپل نافع ہے اس کے پھول قابض اور مسکن ہیں، بواسیر خونی کو فائدہ دیتے ہیں۔ املی کے بیجوں کے چھلکے کوٹ چھان کر چنے کے برابر گولیاں بنا کر ایک ایک گولی تین چار روز تک کھانے سے خونی بواسیر بند ہوجاتا ہے، مولی کھالینے کے بعد املی کی کونپل کھانے سے بدبودار ڈکاریں نہیں آتیں مگر تحقیق نہیں ہے۔

وید کہتے ہیں کہ اس کے درخت کا سایہ مضر ہے، بیماریاں پیدا کرتا ہے، اس کے درخت کے نیچے بہت عرصہ تک کپڑا پڑا رہنے سے گل جاتا ہے، برسات میں اس کے سائے میں رہنا بہت مضر ہے، اس کے پھول پکا کر کھانے سے بلغم دفع ہوجاتا ہے، املی بھوک پیدا کرتی ہے، مگر صفرا بڑھاتی ہے، پکی املی ملین ہے، معدے کی گرانی دور کرتی ہے، خشک مقوی دل ہے، حرارت دور کرتی ہے، صفرا کی تیزی کو دور کرتی ہے۔ لو کی سمیت کو دور کرتی ہے، پھولوں کی پلٹس سے آنکھ کی سوجن جاتی رہتی ہے۔

امڑہ

شناخت:

اس کے درخت ہندوستان میں اکثر سب جگہ بوئے جاتے ہیں اور اپنے آپ بھی اُگتے ہیں، یہ درخت پچیس فٹ اونچا ہوتا ہے، اس کے تنے کی گولائی چار فٹ تک ہوتی ہے اس کے پتے شاخ کے دونوں طرف برابر لگتے ہیں، پکنے پر ہرے اور چمک دار ہوجاتے ہیں اور ان کو ملنے سے ایک خاص طرح کی بو آتی ہے، یہ پتے چھوٹے چھوٹے نرم اور باریک ہوتے ہیں، پہلے اس میں پھول پھل لگتے ہیں، اس میں آم کے بور کی طرح بور آتا ہے اور پھل کندوری کی طرح چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں، ان کے چھلکے پر پیلے اور کالے داغ ہوتے ہیں، چھلکوں کے پاس کا گودا بہت کھٹا ہوتا ہے اور گٹھلی کے پاس کا گودا بہت میٹھا ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ پھل جب تک کچا ہوتا ہے، سبزہ ترش اور تھوڑا تلخ ہوتا ہے اور جتنا پکتا جاتا ہے زرد اور قدرے کھٹا میٹھا ہوتا جاتا ہے، اخروٹ سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے، چیت میں اس کے پھول لگتے ہیں اور جاڑوں کے شروع میں اس کے پھل پکتے ہیں، اس کے درخت میں ایک قسم کا گوند لگتا ہے، پتوں کا مزہ ترش اور نہایت ہلکا ہوتا ہے، پھول بھی ترش مزہ ہوتے ہیں، کونپلوں اور پھولوں کو پکا کر کھاتے ہیں، مچھلی میں ڈالنے سے نہایت خوش ذائقہ معلوم ہوتے ہیں۔ امڑے کا درخت بنگال میں کثرت سے ہوتا ہے۔

مزاج : سرد دوسرے درجہ میں خشک پہلے درجہ میں۔

فوائد:

امڑہ صفراوی دستوں کو نافع ہے اور صفراوی بیماریوں کو کھوتا ہے۔ گرم مزاج والوں کے موافق ہے، اس کے پھل کی مینگ کھلانے سے وہ ضعف ہاضمہ دفع ہوجاتا ہے جو صفرا کی وجہ سے ہوتا ہے، پتوں کا سفوف اور چھال کا جوشاندہ دستوں میں اگر آؤں آتی ہے تو اسے دینے سے فائدہ ہوتا ہے، اس کا گوند دوا کی تیزی کو کم کرنے کے لئے اس میں ملایا جاتا ہے۔ اگر کان میں بادی کی وجہ سے درد ہو تو اس کے پتوں کا رس باہر کی طرف لگانا چاہئے اور اندر بھی ڈالنا چاہئے، اس کے پھل کو پیس کر زہر میں بجھے ہوئے تیر کے زخم پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے، اس کے زہر کو اتارنے کے لئے سکھایا جاتا ہے، تر و تازہ پھل کھلاتے ہیں اگر اس کا پھل نہ ملے تو اس کی جگہ پھٹکری کام میں لاتے ہیں اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ بدن پر کے ایسے زخموں کو کسیلی چیزیں فائدہ پہنچاتی ہیں، مسوڑھوں کا درد دور کرنے کے لئے اس کے پھل کو جوش دے کر مل کر چھان کر یا سرد پانی میں بھگو کر مل کر چھان کر یا گرم پانی میں بھگو کر مل کر چھان کر اس سے کلیاں کرانا چاہئے، اس کے پھل کی چٹنی بنائی جاتی ہے، اس کا کچا پھل

کھانے کے کام آتا ہے، اس کی گٹھلی کی مینگ خون حیض بند کرتی ہے، اس پھل کے زیادہ کھانے سے بدن میں خراش پیدا ہوتی ہے۔

بعض وید کہتے ہیں کہ دودھ بڑھاتا ہے، معدے کو قوت دیتا ہے، بھوک زیادہ کرتا ہے، بعض ویدوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ امڑے کا پھل صفرا پیدا کرتا ہے۔

اس کے درخت کی دو تولہ چھال پیس کر بکری کے دودھ کے ساتھ کھانا تین روز تک مرض اہوہ کو مٹاتا ہے اور ایسے مریض کے سر اور ہتھیلی اور تلوؤں پر بھی ملتے ہیں، اہوہ ایک مرض ہے جو بنگال میں پیدا ہوتا ہے، ناک میں پھنسی پیدا ہو کر بہت درد اور تیز تپ ہوتی ہے۔

انار

ایک درخت کا پھل ہے اس کے درخت ہندوستان میں اکثر سب جگہ بوئے جاتے ہیں، بعض درخت بیس فٹ اونچا ہوتا ہے، اس کا تنا چھوٹا ہوتا ہے، اس کی گولائی تین چار فٹ کی ہوتی ہے، اس کی اچھال کچھ پیلی یا گہرے بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔ ماگھ اور پھاگن میں اس کے نئے پتے نکلتے ہیں اس کے پتے ٹہنیوں کے آمنے سامنے لگتے ہیں، کچھ لمبے نوکدار اور کچھ زردی مائل لال ہوتے ہیں، اس کے پھول ایک ایک جگہ دو دو لگتے ہیں، انار کی درمیانی لکیر دو سے ساڑھے تین انچ لمبی ہوتی ہے، اس کے دانے لال نوکدار اور کسی کسی کے سفید ہوتے ہیں، کسی کسی کے دانوں میں گٹھلی ہوتی ہے اور کسی کسی میں بالکل نہیں ہوتی عمدہ وہ ہے جس میں گٹھلی نہ ہو اسے بیدانہ کہتے ہیں، کابلی انار سب ملکوں کے اناروں سے بہتر ہوتا ہے اور اس سے اترا ہوا انار پٹنہ کا ہے، یہ انار بھی اچھوں میں گنا جاتا ہے، اگر چہ اس کے سب موسموں میں پھول لگتے ہیں مگر چیت بیساکھ میں بہت لگتے ہیں، اساڑھ سے بھادوں تک پھل پکتے ہیں مگر یہ قاعدہ ہر ملک کے لئے عام نہیں ہے سب سے بہتر وہ ہے جس کا دانہ بڑا ہو۔

مزاج : اعتدال کے ساتھ سرد تر پہلے درجہ میں۔

فوائد:

بسبب حرارت لطیف یا رطوبت سے ملین شکم ہے اور بسبب کی ارضیت کے لطیف ہے اس کا شربت اور آب شراب کے خمار کو اتارتا ہے، خفقان گرم کو مٹاتا ہے، گرم مزاج والے آدمی کے فم معدہ کی جلا کرتا ہے پس بخارات جو خفقان پیدا ہونے کا موجب ہوتے ہیں، زائل ہو جاتے ہیں جس کو شراب نوشی کی وجہ سے تپ آنے لگے اس کے لئے اس سے بہتر کوئی چیز نہیں، دل اور جگر کو قوت دیتا ہے، استسقا، یرقان اور تلی اور درد سینہ اور گرم کھانسی کو مفید ہے، صالح خون پیدا کرتا ہے، صالح الکیموس قلیل الغذا ہے، نفاخ بھی ہے اسی لئے گرم مزاج والوں میں اس کے کھانے سے نعوظ بڑھاتا ہے آواز کو صاف کرتا ہے، بدن کو فربہ کرتا ہے، پیشاب زیادہ لاتا ہے اور پیاس لگاتا ہے، سینے اور حلق کی خشونت دفع کر کے نرمی پیدا کرتا ہے، انار زیادہ استعمال کرنے سے غذا میں فساد پیدا ہوتا ہے، معدہ ڈھیلا ہو جاتا ہے مگر بیدانہ انار معدے کے موافق ہے، کیوں کہ اس میں تھوڑا سا قبض ہے اس کو ہمیشہ کھانے سے رنگ کی سفیدی اور زردی جاتی رہتی ہے، معدے کے ضعف اور سردی کی وجہ سے جو ہونٹ سفید ہوتے ہیں تو ان کی سفیدی بھی اس کے ہمیشہ استعمال میں رکھنے سے مٹ جاتی ہے، جگر کی ریاح کو تحلیل کرتا ہے، اگر انار کے دانوں کا پانی ایک بوتل میں بھر کر دھوپ میں یہاں تک رکھیں کہ گاڑھا ہو جائے پھر آنکھ میں لگائیں تو روشنی بڑھ جاتی ہے، بینائی کو قوت دیتا ہے اور یہ جتنا پرانا ہو بہتر ہے، انار کے دانوں کے پانے کو کسی تانبے کے برتن میں اتنا جوش دیں کہ گاڑھا ہو جائے پھر آنکھ میں لگائیں تو خارش اور سلاق کو نفع پہنچائے، بینائی بڑھ جائے۔ انار شیریں کو شریب میں جوش دیں پھر سب کو پیس کر کان پر ضماد کریں تو ورم کو بے حد نفع پہنچے، انار اگر غذا سے پہلے کھایا جائے تو بہتر ہے، مگر جب دست آرہے ہوں تو پہلے نہ کھائیں یا متلی اور قے معلوم ہوتی ہو اور گرم مزاج والا غذا کے بعد انار کھائے تو معدے سے غذا جلد نیچے اتر جاتی ہے اس کے ستو صفراوی دست بند کرتے ہیں، اس کے دانوں کا پانی منہ میں رکھنے سے اور اس کے غرغرہ کرنے سے لنوودان اور حلق کا ورم جاتا رہتا ہے، نہار منہ اس کا پانی پینے سے معدے کی حرارت مٹ جاتی ہے، اس کے دانوں کو پیس کر شہد میں ملا کر لگانے سے خراب زخموں کو نفع پہنچاتا ہے اور داخس کے لئے یہ پیپ بہت مفید ہے۔

وید کہتے ہیں کہ انار شیریں کا پانی صفرا کی اصلاح کرتا ہے، دل وجگر کو قوت دیتا ہے، بلغم وباہ کو دفع کرتا ہے، بھوک بڑھاتا ہے، باہ کو قوی کرتا ہے، منی پیدا کرتا ہے اس کا تازہ رس ٹھنڈا اور تسکین دینے والا

ہوتا ہے۔

انجیر

شناخت:

ایک درخت کا میوہ ہے، ولایتی اور ہندی بستانی اور جنگلی اور پہاڑی اور ہر ایک نر و مادہ اور رنگ سفید و سرخ و سیاہ و شیریں ہوتا ہے، شاخوں سے ملا ہوا ہوتا ہے۔ درخت اس کا پھلتا ہے مگر پھولتا نہیں، برخلاف اور درختوں کے جب مطلق انجیر ہوتے ہیں تو پھل مراد ہوتی ہے، یہیں پر بستانی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ملک شام کا انجیر سیاہ اور بہت بڑا ہوتا ہے جس انجیر میں گودا زیادہ ہوا سے شاہ انجیر بولتے ہیں۔ عمدہ وہ ہے جس کا دانہ بڑا ہو اور بہت شیریں ہو۔ شیخ کے نزدیک بہتر وہ ہے جس کا چھلکا سفید ہو اور پھٹ گیا ہو، پھر سرخ پھر سیاہ اور بہت پکا ہوا ہو بالاتفاق افضل ہے، عمدہ شیریں و شاداب ہے، سفید و سرخ کھانے کے واسطے اور سیاہ دوا کے واسطے مناسب ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ سفید سب سے زیادہ ضعیف ہے۔ انجیر کا بونے سے پھل چوتھے برس میں پھلتا ہے اس کے دو پھل آتے ہیں، پھل پہلا اساڑھ اور ساون میں دوراپوس اور ماگھ میں آتا ہے۔ یہ بیس برس تک پھلتا ہے اور بعد اس کے سوکھ جاتا ہے۔

مزاج: گرمی و سردی میں معتدل ہے۔

فوائد:

تازہ لطافت پیدا کرتا ہے، ریاح کو تحلیل کرتا ہے، جلا کرتا ہے، نفخ اور تلیین پیدا کرتا ہے، دست آور ہے، جگر کو قوت دیتا ہے، تلی کے ورم کو دور کرتا ہے، سینے کے درد کو نافع ہے، بدن کو فربہ کرتا ہے، بلغمی کھانسی اور بخار کو دور کرتا ہے، مرگی، فالج، خفقان، دمہ اور اکثر امراض بلغمی کو نفع پہنچاتا ہے، تازہ انجیر میں مائیت زیادہ ہوتی ہے اور دوائیت کم اور خون اس سے زیادہ پیدا ہوتا ہے اتنا کسی دوسرے پھل سے پیدا نہیں ہوتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اس میں باوجود مائیت کے ارضیت کثرت سے ہے اور اس کا جوہر اعضاء جوہر کے مناسب ہے لیکن نفخ اور صفرا پیدا کرتا ہے۔ اگر امراض کی وجہ سے رنگ فاسد ہو جائے تو اس کے کھانے سے درست ہو جاتا ہے سریع الغذا ہے، معدے اور بدن میں جلد نفوذ کر جاتا ہے، بدن کو قوی کرتا ہے، انجیر تر و خشک مرگی کو مفید ہے، سینے کے موافق ہے، سینے کی تنگی مٹاتا ہے اور حلق کی خشونت کو بھی دفع کرتا ہے، گردے اور مثانے کو نافع ہے، پیشاب اگر قطرہ قطرہ آتا ہو یا تنگی سے آتا ہو تو دونوں کو نفع دیتا ہے۔ تر انجیر سے پاخانہ کھل کر ہوتا ہے بلکہ کسی قدر قوت اسہال رکھتا ہے، رحم کی سختی اور ورم کو دور کرتا ہے، مرگی اور جنون کے مریضوں کے موافق ہے، زہروں کو دفع کرتا ہے، حرارت اور پیاس کو تسکین دیتا ہے، بالخاصیت قوت غضبی کو توڑتا ہے، دل میں سردی پیدا کرتا ہے، خفقان کو نافع ہے اور ربو کو بھی مفید ہے۔ اورام میں نفع پیدا کرتا ہے اس کو نہار منہ کھانا بہت مفید ہے، غذا کے راستے کھول دیتا ہے، خاص کر جب کہ اخروٹ اور بادام کے ساتھ کھایا جائے اخروٹ کے ساتھ زیادہ نافع ہے، قوت باہ پیدا کرتا ہے، صفرا دور کرتا ہے۔ اطبا نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ خون جو انجیر سے بنتا ہے وہ اچھا ہے یا خراب، بعض کہتے ہیں کہ خراب ہوتا ہے اس لئے کہ جوئیں پیدا کرتا ہے، مگر اس دلیل پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ جوؤں کا پیدا ہونا خون کی خرابی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے ہے کہ خراب فضلہ کو بدن کے چمڑے کی طرف خارج کرتا ہے اسی لئے پسینہ بھی لاتا ہے اور پسینہ لانے کے بعد کرب پیدا کرنے والی حرارت کو تسکین دیتا ہے، پس جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اس سے عمدہ خون پیدا ہوتا ہے وہ اس دلیل کو باطل کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خراب فضلہ کے جلد کی طرف آجانے سے جوئیں پیدا ہوتی ہیں، نہ انجیر کے پیدا کئے ہوئے خون کی وجہ سے۔

وید کہتے ہیں کہ انجیر سے بدن اور چہرے کا رنگ نکھرتا ہے، تپ اور سوزش کو دفع کرتا ہے، بدن میں گوشت زیادہ کرتا ہے، حواس خمسہ کو روشن کرتا ہے، صفرا و خون اور باد کا فساد مٹاتا ہے، تازہ پھل کھانے سے خون بنتا ہے۔

☆☆

میر کاروانِ الفت

مولانا جلال الدین رومی رحمہ اللہ

شادباش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علتہائے ما

امیر کاروانِ الفت شاہِ دیارِ محبت حضرت مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے ان چند اہل علم میں سے ایک ہیں جنہوں نے عقل وعشق کے درمیان امتزاج پیدا کیا اور جنہیں دینا کے سبھی مکاتب فکر یکساں طور پر احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ان کے عملی مرتبے کے سامنے جس طرح مشرق سرِ تسلیم خم کرتا ہے اسی طرح مغرب سرِ عقیدت جھکاتا ہے۔ افغانستان، ایران اور ترکی انھیں اپنا شاعر مانتے ہیں مگر آج رومی رحمۃ اللہ علیہ کی بازیافت کی کوشش ایشیا ہی نہیں پوری دنیا میں ہو رہی ہے۔ مشرق انھیں پڑھتا ہے اور سر دھنتا ہے۔ مغرب انھیں پڑھتا ہے اور کسب زر کے راستے تلاش کرتا ہے۔ رومی علیہ الرحمہ ایسے شاعر ہیں جنھوں نے ایک عالم کو متاثر کیا ہے اور مرور زمانہ کے ساتھ ان کی معنویت بڑھتی جارہی ہے۔ ان کے فلسفے کو سمجھنا جتنا آسان ہے اتنا ہی مشکل ہے۔ وہ ایک عظیم شاعر، خطیب، فقیہ، صوفی اور فلسفی تھے۔ مگر عشق سے آشنائی نے ان کے اندازِ فکر میں انقلاب پیدا کردیا اور اسی کی بدولت وہ آج تک زندہ ہیں اور صبح قیامت تک بہ صورتِ عشق زندہ رہیں۔

ہر گز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق

ولادت اور خاندان

رومی علیہ الرحمہ کی پیدائش ۶۰۴ھ میں ہوئی۔ قیاس ہے کہ تاریخ ۳۰ ستمبر ۱۲۰۷ء تھی۔ حالانکہ آپ کی تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے۔ بلخ کے خطہ کو آپ کے وطن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ یہ ایک مردم خیز علاقہ ہے جہاں بڑے بڑے اہل علم اور صوفی پیدا ہوئے۔ فی الوقت یہ افغانستان کا حصہ ہے مگر عہد رومی علیہ الرحمہ میں یہ ملک خراسان کا دارالسلطنت تھا اور شاہ علاء الدین محمد بن کا کیش تخت نشین تھا۔ والد ماجد کا اسم گرامی بہاء الدین ولد تھا جو بلند پایہ عالم دین فقیہ اور خطیب تھے۔ سلطان العلماء کے لقب سے پکارے جاتے تھے۔ والدہ محترمہ کا نام مومنہ خاتون تھا۔ رومی علیہ الرحمہ نسبی اعتبار سے خلیفہ اول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھے۔ آپ کے والد نے جلال الدین محمد رکھا تھا مگر جلال الدین رومی علیہ الرحمہ کے نام سے حافظ وھیب طیب مولانا روم علیہ الرحمہ بھی کہا جاتا ہے۔ شاعری میں خموشی تخلص کرتے تھے۔

ہجرت

رومی علیہ الرحمہ کے بچپن کے ایام، سفر میں بیتے۔ بلخ کے سیاسی حالت اچھے نہیں تھے۔ دوسری طرف چنگیز خاں ایک طوفانِ بلاخیز بن کر اٹھا تھا۔ اس کی تاراجی سے کوئی علاقہ محفوظ نہیں تھا۔ ایسے میں بہاؤ الدین ولد کے لئے بلخ میں قیام دشوار تھا۔ لہٰذا آپ اپنے خاندان کے ساتھ شہر سے نکل پڑے۔ اس خاندان کا پہلا پڑاؤ وخش تھا۔ یہ علاقہ تاجکستان میں ہے اور دوشنبے سے ۶۵ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ وخش کے بعد نیشاپور اور بغداد میں یہ خاندان مقیم رہا۔ نیشاپور میں معروف شاعر فرید الدین عطار علیہ الرحمہ سے رومی علیہ الرحمہ کی ملاقات ہوئی۔ عطار نے آپ کو اپنی کتاب ''اسرارنامہ'' کا ایک نسخہ تحفے کے طور پر دیا اور آپ کی قابلیت سے متاثر ہو کر شاندار مستقبل کی پیشین گوئی کی۔ تب آپ کی عمر تقریباً دس سال تھی۔ رومی علیہ الرحمہ کا خاندان بغداد سے حج بیت اللہ کے لئے روانہ ہوا اور ۱۲۱۷ء میں حج سے فارغ ہو کر دمشق ہوتے ہوئے ملاطیہ آیا۔ یہاں تقریباً چار سال تک اس خاندان کا قیام رہا۔ بعض روایات کے مطابق اکشہر میں اقامت رہی۔ یہاں فخر الدین بہرام کی ملکہ عصمتی خاتون نے اس غریب الوطن خاندان کی کفالت کی۔ یہاں سے رخصت کے بعد لارندے میں قیام رہا اور پھر قونیہ میں مستقل سکونت اختیار کرلی۔ قونیہ تب روم کا حصہ تھا مگر اب ترکی میں واقع ہے۔ لارندے میں رومی علیہ الرحمہ کا خاندان تقریباً سات سال تک ٹھہرا تھا۔ یہاں آپ کے والد بہاء الدین ولد شاہی مدرسے میں درس دیا کرتے تھے۔ یہیں رومی علیہ سن بلوغ کو پہنچے اور یہیں آپ کی والدہ کا انتقال ہوا۔ قبر اسی شہر میں ہے لیکن اب اس کا نیا نام کرامان ہے۔

قونیہ میں

بہاالدین ولد، سلطان علاء الدین کی دعوت پر قونیہ آئے۔ جب

سلطان نے انھیں یہاں آنے کی دعوت دی تو انھوں نے یہ کہتے ہوئے سلطان کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ میں ایسے شخص کا مہمان نہیں ہوسکتا جو شرابی ہو اور اس کے دربار میں رقاصائیں رقص کرتی ہوں۔ چنانچہ سلطان نے ان دونوں باتوں سے توبہ کی اور بہاء الدین ولد اپنے خاندان کے ساتھ قونیہ آگئے۔ سلطان خود خیر مقدم کے لئے شہر پناہ تک آیا۔ دیگر عمائدین سلطنت اور علماء ہمراہ تھے۔ پورا شہر نگاہیں فرشِ راہ کئے ہوئے تھا۔ ہر زبان پر خیر مقدمی کلمات تھے۔ بادشاہ نے بطور احترام سلطان العلماء کے گھٹنوں کو بوسہ دیا اور محل میں قیام کی پیشکش کی مگر مدرسے و خانقاہ میں اقامت کو پسند کرتے ہوئے اس پیشکش کو ٹھکرا دیا۔ مدرسہ آلتونیہ میں مقیم ہو کر درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ ۱۲۲۹ء کی بات ہے۔ تب مولانا رومی علیہ الرحمہ کی عمر تقریباً ۲۲ رسال تھی اور آپ کے بڑے بھائی علاء الدین ۲۴ رسال کے تھے۔ قونیہ میں پہلے بڑے بھائی کا انتقال ہوا پھر ۱۲۳۱ء میں والد محترم حضرت بہاالدین ولد نے بھی داعی اجل کو لبیک کہا۔ مرحوم کی عمر ۸۰ رسال تھی۔ شاہی باغیچے میں دفن کئے گئے اور قبر کے کتبے پر سلطان العلماء، مفتی شرق و غرب کے خطابات تحریر کئے گئے۔

شادی واولاد

لارندے یا کرامان مولانا رومی علیہ الرحمہ کی زندگی میں اہم پڑاؤ ہے۔ یہاں قیام کے دوران ۱۷ رسال کی عمر میں آپ کی شادی گوہر خاتون سے ہوگئی۔ یہ ایک اعلیٰ خاندان سے تعلق رکھتی تھیں۔ یہ خاندان حضرت بہاء الدین ولد کا معتقد تھا۔ آپ کی شادی ۱۲۲۴ء میں ہوئی۔ شادی کے دو سال کے اندر دو بچے تولد ہوئے۔ بڑے کا نام علاء الدین اور چھوٹے کا سلطان ولد رکھا گیا۔ ۵ ر برس کی ازدواجی زندگی کے بعد گوہر خاتون کا انتقال ہوگیا تو آپ نے دوسرا نکاح کیا۔ اہلیہ کا نام کرہ خاتون تھا۔ ان کے بطن سے مظفر الدین چلیبی پیدا ہوئے۔ یہ مولانا کے انتقال کے بعد ۱۹ سال تک زندہ رہیں۔ کرہ خاتون خود صوفیہ تھیں اور علمی اعتبار سے بلند مرتبہ رکھتی تھیں۔ مولانا ان سے بے حد محبت کرتے تھے۔

تعلیم وتربیت

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ بچپن سے ہی اپنے خاندان کے ساتھ سفر میں رہے مگر آپ کے والد نے آپ کی تعلیم پر خصوصی توجہ رکھی۔ آپ فطری طور پر ذہین اور صاحب فہم و فراست تھے۔ لہٰذا آپ کے فطری جواہر بچپن سے ہی ظاہر ہونے لگے تھے۔ جب جوانی کی عمر کو پہنچے تو مروجہ علوم معقولات و منقولات میں مہارت پیدا کر چکے تھے اور قونیہ میں اپنے والد کے نائب کے طور پر درس و تدریس کی خدمات انجام دینے لگے تھے۔ والد کے انتقال کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ قونیہ کے مدرسے میں جہاں رومی علیہ الرحمہ اپنے والد کے ساتھ رہتے تھے وہاں ان سے آپ درس بھی لیتے تھے۔ والد کے انتقال کے بعد ان کے خاص شاگرد حضرت برہان الدین نے آپکو اپنی سرپرستی میں لے کر روحانی نگہداشت شروع کردی۔ تعلیم کے اس سلسلے کو مزید آگے بڑھانے کی غرض سے انھوں نے علیپو اور دمشق وغیرہ کے سفر پر بھیج دیا۔ ایک مدت گزار کر آپ قونیہ آئے تو برہان الدین علیہ الرحمہ نے آپ کا امتحان لیا۔ ہر سوال کے آپ نے تسلی بخش جواب دیئے تو وہ خوش ہوگئے اور پاؤں کے تلوؤں کو بوسہ دے کر فرمایا واللہ تم علم میں اپنے والد سے سو گنا آگے نکل چکے ہو۔

مشاغل

قونیہ کا مدرسہ حضرت بہاء الدین اور ان کی اولاد کے لئے وقف تھا۔ لہٰذا رومی علیہ الرحمہ نے یہیں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا۔ تفسیر، حدیث، علم فقہ کے ساتھ ساتھ علم الکلام، ریاضی، منطق، فلسفہ اور علم نجوم میں آپ کو مہارت حاصل تھی۔ اچھے خطیب تھے اور مسلک امام ابوحنیفہ پر کاربند تھے۔ اسی کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ مگر اس دور کے رواج کے مطابق تصوف کی کتابیں بھی آپ نے پڑھیں تھیں۔ آپ کے والد صوفی تھے اور آپ کا بھی صوفیوں سے تعلق تھا مگر شخصیت پر صوفیانہ رنگ کے بجائے عالمانہ رنگ چھایا ہوا تھا۔ علمی شہرہ دور دور تک پھیلا ہوا تھا اور مشکل مسائل بھی آسانی سے حل فرمادیتے تھے۔ مگر آپ پر عارفانہ اور عاشقانہ رنگ تب چھایا جب شمس تبریزی علیہ الرحمہ نے آپ کی زندگی میں قدم رکھا۔

طلوعِ شمس

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریز نہ شد

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمہ کی زندگی میں شمس تبریزی علیہ الرحمہ کی آمد کسی طوفان کی طرح ہوئی۔ اس طوفان نے سب کچھ زیر وزبر کردیا۔ حیات کا نقشہ بدل گیا۔ فکر کا زاویہ بدگیا، عقل پر عشق حاوی ہوگیا۔ دل سوز دروں سے آگاہ ہوگیا اور خرد نے سرمستی کی قبا پہن لی۔ شمس کون تھے؟ یہ پردۂ خفا میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ خانہ بدشی صوفیہ کے گروہ سے تھے۔ ایران کے علاقہ تبریز کے رہنے والے تھے۔ زبردست عالم اور شافعی مسلک کے مقلد تھے۔ فقہ کا گہرا مطالعہ تھا۔ دنیا کے بڑے خطے کی سیر کر چکے تھے۔ مزاج میں لاابالی کیفیت تھی۔ ایک جگہ ٹھہرنا مزاج کے خلاف تھا۔ شمس علیہ الرحمہ نے ۶۰ رسال کی عمر میں ۲۶ جمادی الثانی ۶۴۲ھ بمطابق ۲۹ نومبر ۱۲۴۴ء کو قونیہ میں قدم رکھا۔ بہ ظاہر یہ ایک معمولی واقعہ تھا مگر اس نے ایک بڑے طوفان کو جنم دیا۔ رومی علیہ الرحمہ وشمس علیہ الرحمہ کی پہلی ملاقات کے متعلق بہت سی روایتیں ہیں۔ یہ سمجھنا مشکل ہے کہ ان میں کون سی روایت درست ہے، لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ملاقات نے ایک صاحب حال بنا دیا تھا۔ رومی علیہ الرحمہ کی جلالت شان اب جمال رحمان میں گم ہونے لگی تھی۔

زجام عشق سرمستم، دو عالم رفت از دستم
بجز رندی وقلاشی نباشد ہیچ سامانم

دل کا رشتہ

دل نے دل کو پہچانا، روح نے روح سے شناسائی کی۔ غیریت کے تمام پردے درمیان سے اٹھ گئے اور دونوں کے بیچ ایک مضبوط رشتہ قائم ہوگیا۔ رومی علیہ الرحمہ کی عمر ۳۷ رسال تھی اور شمس علیہ الرحمہ کی ۶۰ رسال۔ وہ شمس علیہ الرحمہ کے مرید ہوسکتے تھے مگر وہ جلالت علم میں شمس علیہ الرحمہ سے آگے تھے۔ ادھر شمس علیہ الرحمہ کے روحانی تجربات کی عمر رومی علیہ الرحمہ کی مجموعی عمر سے زیادہ تھی۔ وہ کہا کرتے تھے اب تک کوئی ایسا فرد پیدا نہیں ہوا کہ مولانا کا شیخ کہلانے کا دعویٰ کرسکے۔ نہ ہی میں ان کا مرید ہوں۔ دونوں کے درمیان جو رشتہ استوار ہوگیا تھا اسے کوئی نام دینا مشکل ہے، لیکن شمس علیہ الرحمہ کہا کرتے تھے، صرف ایک دوستی کی خاطر آیا ہوں۔ رومی علیہ الرحمہ کو شمس علیہ الرحمہ کے بغیر ایک لمحہ کے لئے سکون نہ تھا۔ درس وتدریس، وعظ ونصیحت، پند وخطابت سب کچھ ترک کرکے بس شمس شمس کیا کرتے تھے۔ ان کے حواس پر شمس علیہ الرحمہ کا قبضہ ہو چکا تھا۔ ہر طرف وہی تھے۔ دونوں ایک مکان میں بند ہوجاتے اور بغیر کھائے پیئے کئی کئی روز تک بند رہتے تھے۔ کسی کو اندر جانے کی اجازت نہ تھی۔ یہ سلسلہ چل پڑا تھا اور مہینوں تک چلتا رہا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ سماع ورقص سے دور رہنے والے رومی علیہ الرحمہ کو سماع میں لطف آنے لگا۔ وہ بے خودی میں رقص کرنے لگتے اور اسی سرمستی میں کسی چیز کا خیال نہ رہتا۔

ان دونوں کے درمیان سے دوری حجاب اٹھ چکا تھا۔ اب وہ ''میں'' اور ''تو'' نہیں، ''ہم'' ہوچکے تھے۔ وہ من تو شدم تو من شدی کی عملی تفسیر بن چکے تھے۔ لمحہ بھر کی جدائی ان کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ وہ ایک دوسرے کے بغیر خود کو نامکمل سمجھنے لگے تھے۔

معتقدین کا ردعمل اور شمس کی گمشدگی

شمس تبریزی علیہ الرحمہ کی آمد نے مولانا جلال الدین رومی علیہ کی زندگی میں انقلاب برپا کردیا تھا۔ اسی کے ساتھ ان کے معمولات میں تبدیلی آچکی تھی۔

متعلقین اور معتقدین جو آپ سے علمی فیوض حاصل کرتے تھے، اب وہ اس سے محروم ہوگئے تھے، تدریس کا سلسلہ بند ہونے کی وجہ سے طلباء اب تعلیم حاصل نہیں کرپارہے تھے۔ مولانا عوام کی نظر میں ایک پابند شرع عالم دین تھے جن سے سنن ومستحبات بھی نہیں چھوٹتے تھے مگر اب فرائض وواجبات کی ادائیگی کے وقت بھی خلوت سے باہر نہیں آتے تھے۔ سماع اور رقص بے خودی کی تمام حدیں پار کرنے لگے، ایسے میں ان کی کے معتقدین کا ناراض ہونا لازم تھا۔ وہ اس کے لئے شمس علیہ الرحمہ کو ذمہ دار گردانتے تھے۔ شمس علیہ الرحمہ بھی حالات سے واقف تھے اور جب لوگوں کی ناراضگی حد سے بڑھی تو ایک دن اچانک وہ غائب ہوگے۔ ان کے غائب ہونے کی خبر مولانا کے لئے روح فرسا تھی۔ بے قراری نے تمام حدوں کو پار کردی۔ جذبات سے مغلوب آہیں اشعار کی شکل میں زباں پر آنے لگیں۔ ایک ایک لفظ میں خلش کا احساس ہوتا مگر اب کچھ کرپانا آسان نہیں تھا کیونکہ وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ شمس علیہ الرحمہ کہاں ہیں۔ جو لوگ شمس علیہ کے خلاف سازشیں کرتے تھے ان سے نارضگی آپ کے دل میں بیٹھ گئی تھی۔ لہٰذا سب لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرکے خلوت نشین ہوگئے۔ ملنا جلنا بالکل چھوڑ دیا۔ جب دل کی خلش بڑھتی تو حزنیہ اشعار پڑھتے۔ آنکھیں

اشکبار ہوجاتیں اور رقص کرنے لگتے۔

شانِ کرم تھی یہ بھی مگر وہ جدا ہوا
کیا محنت طلب میں نہ حاصل مزا ہوا

غرب شمس

مولانا رومی علیہ الرحمہ کی حالت ان کے اہل خانہ، احباب اور معتقدین کے لئے باعث تشویش تھی۔ حالانکہ یہ سبھی لوگ پہلے شمس علیہ الرحمہ سے ناراض تھے کیونکہ مولانا کی حالت میں تبدیلی کے لئے وہ اسی شخص کو ذمہ دار سمجھتے تھے۔ آپ کے صاحبزادے سلطان ولد ایک نظم میں اپنی ناپسندیدگی کا اظہار یوں کرتے ہیں کہ پتہ نہیں یہ شخص کب یہاں سے رخصت ہوگا یا اس کا خاتمہ ہوجائے گا، مگر اب مولانا کی یہ حالت کسی سے بھی دیکھی نہیں جارہی تھی۔ اسی دوران شمس علیہ الرحمہ نے دمشق سے ایک خط لکھا جس کے جواب میں مولانا نے ایک درد انگیز غزل لکھی اور اپنے بیٹے سلطان ولد کو روانہ کیا کہ وہ شمس علیہ الرحمہ کو واپس لائیں۔ وہ ایک وفد کے ساتھ گئے اور انھیں واپس لائے۔ اب دوبارہ دونوں کی محفلیں گرم ہونے لگیں۔ مولانا نے انھیں قونیہ کا پابند بنانے کے لئے کیمیا خاتون نامی ایک عورت سے ان کی شادی کردی جو زیادہ دن زندہ نہیں رہ پائیں۔ ایک صبح جب مولانا شمس علیہ الرحمہ کے کمرے میں داخل ہوئے تو انھیں غائب پایا۔ یہ دیکھ کر ان کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی اپنے صاحبزادے سلطان ولد کو ڈھونڈنے کا حکم دیا مگر وہ کامیاب نہیں ہو پائے۔ بعد میں دمشق میں ان کی تلاش ہوئی مگر وہ نہیں مل پائے۔

شمس علیہ الرحمہ جس طرح آئے تھے اسی طرح غائب بھی ہو گئے۔ پہلی بار ان کا قونیہ میں ۴۶۸ روز قیام رہا تھا اور دوسری بار محض چند مہینے ہی یہاں ٹھہرے۔ شمس علیہ الرحمہ کی جدائی مولانا علیہ الرحمہ کے لئے سوہان روح تھی۔ وہ اسے برداشت نہیں کرپا رہے تھے اور درد میں ڈوبی غزلیں کہا کرتے تھے۔ اس واقعے کے بعد وہ سب سے کنارہ کش ہوکر خلوت میں بیٹھ گئے تھے اور شمس علیہ الرحمہ کی غیر موجودگی کو بادلِ ناخواستہ قبول کرلیا تھا۔

وہ میرے دل میں تھا میرا نہیں تھا
کبھی بھی فاصلہ ایسا نہیں تھا

افواہ گرم تھی کہ آپ کے معتقدین نے انھیں قتل کردیا ہے جن کے شریک جرم آپ کے صاحبزادگان بھی تھے، مگر یہ بات کبھی بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچ پائی۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ تبریز کے راستے میں خوئی کے مقام پر ان کی فطری موت ہوئی۔ یہاں ایک قبر ان کے نام سے منسوب ہے۔

غروب شمس کے بعد

اب شمس علیہ الرحمہ نہیں تھے مولانا علیہ الرحمہ کی زندگی میں اندھیرا چھا چکا تھا۔ کوئی نہیں جانتا تھا کہ وہ کہاں ہیں۔ مولانا علیہ الرحمہ بھی صبر کرکے خلوت نشین ہو چکے تھے۔ مگر ان کی یادیں تھیں جو غزلوں کی صورت میں آج بھی دیوان شمس تبریزی علیہ الرحمہ میں جمع ہیں۔ حضرت شمس علیہ الرحمہ نے رومی علیہ الرحمہ کے دل کو سوز نہاں سے آشنا کیا تھا اور دلِ بے قرار کی خلش شاعری کی شکل میں باہر آئی۔ مولانا کو ایک عالم کی حیثیت سے دنیا جانتی تھی۔ مگر ایک عاشق کے طور پر ان کی پہچان شمس علیہ الرحمہ نے کرائی۔ اسی طرح شمس علیہ الرحمہ کی شاعری کے سبب۔ یعنی دونوں ہی ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزوم ہیں۔ مولانا نے دنیا کو جو کچھ دیا اس میں شمس علیہ الرحمہ کا بھی بڑا حصہ ہے۔

میرا مجھ میں کچھ نہیں
جو کچھ ہے سب تور

شمس علیہ الرحمہ کی گمشدگی کے بعد صلاح الدین زرکوب، مولانا کے محرم راز بنے۔ یہ خاص شاگرد تھے اور پیشے سے زرکوب تھے۔ یعنی سونا کوٹنا ان کا کام تھا۔ ان کی دوکان پر سونا کوٹنے کی آواز سن کر مولانا وجد میں آجاتے اور رقص کرنے لگتے۔ جس میں صلاح الدین زرکوب بھی شامل ہوجاتے۔ مگر ان کی وفات ۱۲۵۸ء میں ہوگئی اور پھر مولانا کے مرکز نگاہ حسام الدین چلپی ہوگئے۔ انھوں نے مثنوی لکھنے کی جانب آپ کو متوجہ کیا اور مثنوی کا املا انھیں نے ہی کیا۔ مولانا نے اپنی مثنوی میں ان کی تعریف غیر معمولی الفاظ میں کی ہے۔

کہیں کہیں سے ہر چہرہ تم جیسا لگتا ہے
تم کو بھول نہ پائیں گے ہم ایسا لگتا ہے

تصنیفات

مولانا روم علیہ الرحمہ غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ آپ بلند پائی عالم کے ساتھ ساتھ زبردست شاعر بھی تھے اور آپ نے کئی

منظوم شاہکار چھوڑے ہیں۔

مکتوبات اور ملفوظات کے مجموعے بھی آپ کے موجود ہیں جن سے آج دنیا استفادہ کررہی ہے۔آپ کی تخلیقات فارسی اور عربی میں ہیں۔

(۱) ''دیوان شمس تبریزی'' رومی علیہ الرحمہ کی غزلیات ورباعیات کا مجموعہ ہے۔اس میں ۸۱۰،۱۰اشعار ہیں۔اس سے اس کی ضخامت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔اس میں بڑی تعداد میں عاشقانہ اور عارفانہ غزلیں ہیں۔وہ غزلیں بھی شامل ہیں جو انھوں نے شمس علیہ الرحمہ کے فراق میں کہیں۔ان کے ایک ایک شعر میں دردوغم اور فراق وجدائی کا بیان ہے۔

(۲) ''مثنوی معنوی'' ایک لازوال تصنیف ہے۔یہ ۶ رجلدوں پر مشتمل ہے اور ۲۵،۵۷۷راشعار ہیں۔ساتویں جلد مشکوک ہے۔اس میں قرآن وحدیث اور پندونصائح کے مضامین بیان کیے گئے ہیں۔مثنوی میں بڑی مقدار میں تمثیلی واقعات اور فرضی حکایات ہیں جو اس دور کے مزاج کے مطابق سبق آموز ہیں۔پوری مثنوی بحررمل میں کہی گئی ہے۔اس کے محرک حسام الدین چلپی تھے اور وہی اس کا املا کرنے والے ہیں لہٰذا اس کا انتساب بھی مولانا نے انھیں کی طرف کیا ہے۔اس کی تکمیل ۱۲رسال میں ہوئی۔مثنوی کی ابتدا یوں ہوتی ہے:

بشنو　از　نے　حکایت　می　کند
وز　جدائیہا　شکایت　می　کند
کز نیستان　تا مرا　ببریدہ　اند
از　نفیرم　مرد　وزن　نالیدہ　اند

یعنی سنو بانسری بیان کرتی ہے اور اپنے اصل سے جدائی کی شکایت کرتی ہے۔

جب مجھے میری زمین سے کاٹا گیا ہے تب مجھے یہ درد عطا ہوا کہ میری آہ وزاری نے لوگوں کو رلایا ہے۔یہاں بانسری ایک علامت کے طور پر پیش کی گئی ہے۔

(۳) ''فیہ مافیہ'' مولانا رومی علیہ الرحمہ کے ملفوظات کا مجموعہ ہے۔اس میں شرعی، اخلاقی اور روحانی مسائل پر آپ نے اظہار خیال فرمایا ہے۔یہ کتاب عربی میں تھی اور اس کے جامع آپ کے چھوٹے صاحبزدے سلطان ولد ہیں۔۱۹۰۰ء میں پہلی مرتبہ اس کا فارسی ترجمہ مگر اب اردو انگلش کے علاوہ بھی کئی زبانوں میں اس کے ترجمے دستیاب ہیں اس کتاب سے مولانا کے افکار کا پتہ چلتا ہے۔اس میں معین الدین پروانہ سے خطاب ہے۔

(۴) ''مجالس سبع'' میں مولانا کے سات خطبات ہیں۔یہ خطبات وعظ کے طور پر سات مجالس میں بیان ہوئے۔ان میں دینی واخلاقی مضامین ہیں جو مولانا کے علمی جلالت شان کا پتہ دیتے ہیں۔

(۵) ''مکتوبات جلال الدین رومی علیہ الرحمہ کا مجموعہ ہے، لیکن ان خطوط میں علمی اور اخلاقی مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے اور بہت سے مشکل سوالوں کو بہت آسانی سے حل کیا گیا ہے۔خطوط فارسی میں ہیں اس کی تہران واستنبول سے اشاعت ہوچکی ہے۔

آخری خزاں

موسم خزاں شاعروں اور ادیبوں کی نظر میں ہمیشہ ناپسندیدہ رہا ہے۔اگر ایک طرف وہ موسم بہار کی تعریف کرتے نہیں تھکتے تو دوسری طرف خزاں کی ناپسندیدگی بھی شعروادب کا موضوع رہی ہے۔اسے ہجروفراق کا موسم بھی کہتے ہیں۔خزاں کا یہی موسم تھا جب آفاقی شاعروصوفی رومی علیہ الرحمہ کے مرض میں اضافہ ہورہا تھا۔طبیبوں کی تشخیص ناکام ثابت ہورہی تھی۔سوز نہاں جو برسوں سے دبا ہوا تھا اچانک آہ کی صورت باہر آنے لگا تھا۔چالیس دن سے قونیہ میں زلزلے کے جھٹکے محسوس ہورہے تھے اور ایسا لگتا تھا کہ زمین بھی اپنے کسی عزیز کو اپنی آغوش میں لینے کو بیتاب ہے۔آخرکار ۵ جمادی الآخر ۶۷۲ھ مطابق ۱۷رسمبر ۱۲۷۳ء کی غمگین شام کو عشق ومحبت کا آفتاب تاباں ہمیشہ کے لئے غروب ہوگیا۔کائنات الفت میں اندھیرا چھا گیا۔چالیس دن سے ہورہے زلزلے بھی بند ہوگئے گویا قلب عرفانی اور جسم نورانی کو اپنے آغوش میں لے کر زمین کو بھی قرار آگیا تھا۔

ترکی کے شہر قونیہ کی سرزمین بجا طور پر فخر کرسکتی ہے کہ اس کے سینہ میں ''رازعشق'' دفن ہے جس کی یادگار ہر سال ۵رجمادی الثانی کو منائی جاتی ہے اور ''شب عروس'' کے عنوان سے شمع محبت کے پروانوں کا ہجوم ہوتا ہے۔

اے محبت توزندہ بار

نوٹ: یہ مضمون غوث سیوانی کی کتاب ''اللہ کے ولی'' سے اخذ کیا گیا ہے۔

تسخیر ہمزاد

آج زیادہ تر عوام پریشانیوں کی وجہ سے ہر جائز وناجائز حیلہ استعمال کرتے ہیں۔ بہت سے احباب دن رات مخفی مخلوقات کو اپنے طابع کرنے کے لئے محو عمل اور بے چین رہتے ہیں لیکن ہر چیز محنت سے ملتی ہے ہمزاد کا نام آپ کے لئے بھی کوئی اجنبی نہیں ہے اکثر افسانوی طرز کے ناولوں میں بھی اس کا استعمال ہونے لگا ہے۔ عاملین کاملین نے اس کو تابع اور تسخیر کرنے کے لئے بہت سے طریقے اور عمل وضع کئے ہیں۔ ہر مذہب نے اس کے لئے علیحدہ طریقہ کار اپنایا ہے۔ دراصل ہمزاد کو تسخیر کرنا اپنے آپ کو تسخیر کرنا ہے۔ بزرگوں کا قول ہے کہ اگر تم دنیا کی طاقتوں کو تسخیر کرنا چاہتے ہو تو سب سے پہلے اپنے آپ یعنی اپنی نفس کو تابع کرو۔ تسخیر ہمزاد روحانی تسخیرات کا پہلا زینہ ہے جو بندہ اسے عبور نہیں کراسکتا اسے چاہئے کہ جنات ومؤکلات کی تسخیر کا خیال چھوڑ کر کسی اور میدان میں طبع آزمائی کرے ورنہ سوائے پچھتاوے اور وقت کے ضیاع کے کچھ حاصل ہونا بعید از قیاس ہے۔ تسخیر ہمزاد کے جملہ اصول وضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل اعمال میں سے کوئی ایک عمل کریں۔ عمل سے قبل کسی روحانی عامل سے اجازت ضرور لیں۔

تسخیر ہمزد نمبرا: نو چندی جمعرات بعد نماز عشاء غسل کریں اور احرام باندھیں۔ علیحدہ مکان جو بالکل خالی ہو اور عمدہ سفیدی کیا ہوا ہو اس میں اگربتی لگائیں اور ایک چراغ میں روغن چنبیلی بھر کر موٹی بتی روئی کی بنا کر جلائیں شمال کی طرف منہ کرکے اس طرح بیٹھیں کہ چراغ آپ کی پشت پر ہو اور آپ کا سایہ شمالی دوار پر پڑے۔ اول آخر ۱۱-۱۱ بار درود شریف پڑھ کر درمیان میں یہ عزیمت ایک گھنٹہ تک بے تعداد پڑھیں روزانہ وقت مقررہ پر عمل شروع کریں۔ عزیمت پڑھتے وقت نظر اپنے سایہ پر جمائیں روزانہ وقت مقرر پر عمل شروع کریں۔ اس طرح کے اعمال میں عام طور پر زیادہ خطرہ نہیں ہوتا صرف فریب نظر کی وجہ سے چند خوفناک شکلیں نظر آتی ہیں لیکن پھر بھی اگر عمل کرنے والا بندہ زیادہ بہادر نہ ہو یا زیادہ ڈر محسوس ہو تو روزانہ قبل از عمل ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اردگرد حصار کریں۔ اس عمل کا اثر نویں دن شروع ہو جاتا ہے آہستہ آہستہ ہمزاد کی شبیہ نظر آئے گی پھر اس کی شکل اور جسامت واضح ہو جائیگی خود آپ اس سے بات نہ کریں جب وہ پوچھے کہ مجھے کیوں بلایا ہے تو صرف اتنا کہیں کہ آج سے تم میرے تابع ہو جو میں کہوں تمہیں کرنا ہوگا۔ پھر ہمزاد اپنی شرائط پیش کرے گا۔ شرائط نہایت سوچ سمجھ کر طے کریں اس کے بعد روزانہ عبارت عمل کو ایک مرتبہ ورد کریں۔ ہمزاد سے دوبارہ حاضری کا طریقہ اور کام کرنے کا دائرہ کار دریافت کرلیں۔

عبارت عمل: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ . یَا وَاسِعُ یَاسَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ اَللّٰھُمَّ سَخِّرْلِیْ ھَمْزَادُ بِحَقِّ سَمَائِیلَ وَسَخِّرْلِیْ ھَمْزَادُ اُحْضُرْ وَاھٰذَالْوَقْتِ وَحُحُرُ مِنَ الْوَقْتِ الْحَاضِتِ بِحَقِّ سُلَیْمَانِ بِنْ دائود علیہ السلام۔

تسخیر ہمزاد نمبر۲: جس دن نیا چاند دیکھیں اس دن سے یہ عمل شروع کریں۔ پہلے ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں سے چاند بالکل صاف نظر آئے اور آپ کے عمل کے دوران کوئی مداخلت نہ کرسکے یعنی مکمل تنہائی ہو اس عمل میں کسی قسم کا کوئی جلالی وجمالی پرہیز نہیں ہے۔ ایک شیشے کی بوتل میں ایک پاؤ سرسوں کا تیل بھر کر ڈھکن لگا دیں اب یہ بوتل روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں عمل پڑھ کر تیل پر پھونک مار دیا کریں اس عمل کی معاد ۲۱ یوم ہے۔ روزانہ عمل پڑھ کر تیل پر دم کرکے۔ ۲۱ دن کے اندر اندر ہمزاد حاضر ہوگا کسی قسم کا خوف نہ کریں اور حاضر ہونے پر تیل والی بوتل اسے پیش کریں وہ سارا تیل پی جائے گا۔ تیل پیتے ہی ہمزاد تسخیر ہو جائے گا۔ آپ اس سے حاضری کا طریقہ وغیرہ پوچھ لیں۔ خلاف شرع کوئی کام نہ لیں اگر خلاف شرع کام پر مجبور کریں گے تو ہمزاد دشمن ہو جائے گا اور عامل کو موقع ملتے ہی ہلاک کر ڈالے گا۔ اگر خدانہ خواستہ ۲۱ دن میں ہمزاد حاضر نہ ہو تو عمل چھوڑ کر صاحب اجازت یا اپنے استاد سے رابطہ کریں۔

عمل یہ ہے: وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمَانَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّهٖ یَاھَمْزَادُ حاضر شود اَلْعَجَلْ . ۱۰۱ مرتبہ روزانہ۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: حیدرآباد

نام: محمد ریاض الدین عرف خضر

نام والدین: محمد تمیز الدین، نفیسہ خانم

تاریخ پیدائش: ۱۹؍جولائی ۱۹۸۴ء

قابلیت: ایم، بی، اے(اوسی، یم)

آپ کا نام ۱۳ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۱۰ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۴ حروف آتشی، ۴ حروف بادی اور ۵ حروف خاکی ہیں، بہ اعتبار حروف آپ کے نام میں خاکی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ایک مرکب عدد ۱۰ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۱۹۸ ہیں۔

ایک کا عدد ستارہ شمس سے منسوب مانا گیا ہے۔ جس شخص کا عدد ایک ہوگا، وہ فنون لطیفہ کا شائق ہوگا، اس کے مزاج میں شگفتگی ہوگی، طبیعت میں استحکام ہوگا اس کا ہر ذوق معیاری ہوگا، اس کے رجحانات صاف ستھرے ہوں گے، اس میں غور وفکر کرنے کی اعلیٰ صلاحیتیں ہوں گی ایک عدد کا حامل اپنے خیالات کو بہتر سے بہتر انداز میں دوسروں کے سامنے پیش کرسکتا ہے۔

ایک عدد والے شخص کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ مال ودولت کے بغیر بھی خود کو لوگوں کی نظر میں محبوب اور مقتدر بنا سکتا ہے اور بہ حسن وخوبی اپنی حیثیت تسلیم کرا سکتا ہے، ایک عدد کا شخص بالعموم تخریبی امور سے متنفر ہوتا ہے اور اس کی سوچ مثبت ہوتی ہے۔ ایک عدد کا شخص تخریب کاری کو پسند نہیں کرتا، یہ شخص جری ہوتا ہے اور اپنا ہر قدم جرأت مندی کے ساتھ اٹھاتا ہے، یہ دوسروں کا مرہون منت ہو کر زندگی گزارنا پسند نہیں کرتا، یہ فطرتاً بہادر ہوتا ہے، اس کے مخالف بھی اس کے روبرو اس کی مخالفت کرنے کی جسارت نہیں کرتے اور یہ اپنی بات اپنے مخالفین کے سامنے بھی کہنے کی جرأت رکھتا ہے اور بڑے بڑے افسروں کے سامنے بھی یہ جرأت مندانہ اقدامات کرنے سے گریز نہیں کرتا۔

ایک عدد کے لوگ جذباتی ہوتے ہیں اور بسا اوقات اپنے جذبات پر قابو نہیں پاتے اور برسرمحفل امنڈ پڑتے ہیں۔ ان لوگوں سے جھوٹ برداشت نہیں ہوتا، یہ خود صادق القول ہوتے ہیں اور جھوٹ سے دور رہتے ہیں، یہ ہر حال میں سچ بولنے اور سچ سننے کو پسند کرتے ہیں، اپنے علم، عقل اور فہم وفراست، ذہانت اور مستقل مزاج کی وجہ سے ان میں اچھا افسر اور ناظم بننے کی صلاحیت ہوتی ہے، خود اعتمادی اور قوت ارادی کی وجہ سے ان میں آگے بڑھنے اور نمایاں ہونے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے ان میں ایک خوبی یا خرابی یہ ہوتی ہے کہ یہ مروجہ قوانین سے بالا ہو کر زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں۔

ایک عدد والے شخص سے کسی کی غلامی برداشت نہیں ہوتی، یہ دب کر بات کرنے کو کبھی پسند نہیں کرتے، یہ جب بولنے پر آتے ہیں تو بس بولتے ہی رہتے ہیں ان میں اچھی اور متاثر کن گفتگو کرنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے اور یہ سامعین کو متاثر کرنے کے فن سے پوری طرح واقف ہوتے ہیں۔ ایک عدد کے لوگ مشکلات سے کبھی نہیں گھبراتے، مشکلات کا مقابلہ کرنے اور برے حالات میں سینہ تان کر کھڑے ہوجانا ان کی فطرت ہوتی ہے۔

ایک عدد کے حاملین چونکہ خود اعتباری کی دولت سے پوری طرح مالا مال ہوتے ہیں اس لئے یہ اپنے خیالات پر کبھی نظر ثانی نہیں کرتے، یہ کوئی بھی فیصلہ بڑی جرأت کے ساتھ کرتے ہیں اور پھر اس فیصلے پر جمے رہتے ہیں، یہ لوگ اپنی ناکامیوں کو اپنی ذلت سمجھتے ہیں اس لئے ہر حالت میں اور ہر صورت میں یہ کامیابیوں سے ہمکنار ہونا ہی پسند کرتے ہیں اور

جرأت واستقلال کی وجہ سے یہ اکثر و بیشتر مختلف امور میں یہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوہی جاتے ہیں۔ ہر مجلس میں ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ یہ نمایاں رہیں اوران کی بے شمار خوبیوں کی بناپر لوگ انہیں اہمیت بھی دیتے ہیں اوران کو نمایاں مقام پر بٹھاتے ہیں۔

ایک عدد والے لوگ وفاشعار بھی ہوتے ہیں، یہ سوچ سمجھ کر محبت کرتے ہیں لیکن جب کسی سے محبت کرتے ہیں تو دل سے کرتے ہیں اور دیر تک اور دور تک ساتھ نبھاتے ہیں۔ ایک عدد کے لوگ سنجیدہ مزاج بھی ہوتے ہیں انہیں تمسخر اور بھونڈے مذاق سے وحشت ہوتی ہے، کسی کو ستانا اور کسی کا مذاق اڑانا ان کی فطرت میں شامل نہیں ہوتا، یہ لوگ حفظِ مراتب کا خیال رکھتے ہیں، خود بھی عزت کے خواہش مند ہوتے ہیں اور دوسروں کی عزت کرنا بھی ان کا مزاج ہوتا ہے۔ ایک عدد کے حاملین نفع حاصل کرنے کے حریص ہوتے ہیں لیکن اگر انہیں کسی کام میں نقصان ہوجائے تو یہ اس کی پرواہ نہیں کرتے اور افسوس پر آنسو بہانا ان کی فطرت نہیں ہوتا۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ایک ہے اس لئے یہ تمام خصوصیات کم وبیش آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ خود بھی قابل بھروسہ ہیں اور آپ دوسروں پر بھی بھروسہ کرتے ہیں اور خواہ مخواہ کسی سے بدگمانی نہیں کرتے، آپ کے اندر اقتدار حاصل کرنے کی صلاحیت ہے، آپ دیانت دار ہیں اور دیانت داروں کو اہمیت دیتے ہیں۔ آپ حسن پسند بھی ہیں اور وفاشعار بھی، آپ کے اندر خود نمائی کا عیب ہے، آپ ہر محفل میں خود کو نمایاں کرنے کا ذوق رکھتے ہیں لیکن سنجیدگی اور متانت کو آپ کبھی نظر انداز نہیں کرتے، آپ شاہ خرچ بھی ہیں اور شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر قرض کی لعنت میں مبتلا رہتے ہیں اور تنگ دستی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ آپ اپنوں سے محبت کرتے ہیں، ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آپ اپنوں سے جدا جدا سے نظر آتے ہیں۔ دراصل آپ کو ہر وقت کا ملنا جلنا پسند نہیں ہے، آپ الگ تھلگ رہ کر زندگی گزارنے کو فوقیت دیتے ہیں لیکن اگر غرور وتکبر سے کوسوں دور رہتے ہیں، آپ کسی کی شکایت اور تنقید کی کبھی پرواہ نہیں کرتے، حالات کچھ بھی ہوں لوگ کتنے بھی شاکی ہوں آپ اپنے مزاج پر کبھی نظر ثانی نہیں کرتے۔ مجموعی اعتبار سے آپ کامیاب زندگی گزارتے ہیں، آپ اکثر غموں اور مشکلوں سے دوچار رہتے ہیں لیکن آپ کو ہر حال میں ایک طرح کا اطمینان حاصل رہتا ہے اور آپ اپنی زندگی اور اپنی روش سے کبھی بددل نہیں ہوتے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ایک، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے۔

آپ کا لکی عدد ۹ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۴ اور ۹ عدد والے لوگوں سے خوب جمے گی۔ ۲، ۳، ۵ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے یہ حالات کے ساتھ آپ سے تعلقات نبھائیں گے۔ ۶ اور ۷ عدد آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزوں اور شخصیتوں سے آپ جتنے دور رہیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۹ ہے، یہ ایک مکمل عدد ہے، یہ عدد خوش حال اور خوش نصیبی کا ضامن مانا گیا ہے، منصف، فنکار، حکومت سے وابستہ افراد اور کسی بھی طرح عروج پانے والے لوگ عموماً اس عدد سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس عدد سے پوری طرح بہرہ ور ہونے کے لئے اور اس کی وجہ سے مکمل عروج پانے کے لئے آپ کو مطلب پرستی، خود غرضی، ضد اور ہٹ دھرمی سے احتراز کرنا چاہئے۔

آپ کی تاریخ پیدائش بھی ۱۹ ہے۔ جو آپ کی خوش بختی میں اضافہ کرتی ہے، لیکن آپ جولائی کے مہینے میں پیدا ہوئے ہیں، جولائی کا مہینہ عیسوی سال کا ساتواں مہینہ ہے اور سات آپ کا مخالف ہے، اس لئے آپ کی کامیابیوں سے وابستہ ہوتے وقت کچھ مزاحمتوں اور رکاوٹوں کا شکار ہوسکتے ہیں۔

آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہے، یہ آپ کے لئے عام سا عدد ہے، جو آپ پر خاص اثر انداز نہیں ہوگا، اس میں آپ کے لئے نفع اور نقصان پہنچانے کی کوئی خاص صلاحیت نہیں ہے۔

اگر آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ۱۹ ہوتا یا مفرد عدد ایک ہوتا تو آپ اپنی زندگی میں اس قدر ترقیاں کرتے کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑجاتے اور آپ پر رشک کرتے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے پرہیز رکھیں ورنہ ناکامی کا خطرہ رہے گا۔

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، پیر کا دن آپ کے لئے اہم ہے، آپ اپنے اہم کاموں میں پیر کو فوقیت دے سکتے ہیں۔

یمنی عقیق اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے کسی بھی پتھر کو بشرطیکہ اس کا وزن ۴ کیرٹ سے کم نہ ہو ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں، انشاء اللہ زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور یہ فضل رب راحتیں نصیب ہوں گی۔

جنوری، اکتوبر، دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کے علاج میں ٹال مٹول سے کام نہ لیں، عمر کے کسی بھی حصہ میں نظام ہضم، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابی خون کی آپ کو شکایت ہوسکتی ہے، آپ کے لئے لیموں، کھجور، سنگترہ، شہد اور زیتون مفید ثابت ہوں گے، اپنی صحت میں بہتری لانے کے لئے ان اشیاء کا استعمال کرتے رہیں۔

آپ کے نام میں دس حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۳۷۸ ہوئے۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کرلئے جائیں تو مجموعی اعداد ۴۴۴ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۳	۱۷۷	۱۱۴	۱۱۰
۱۱۵	۱۰۹	۱۰۴	۱۱۶
۱۰۸	۱۱۲	۱۱۹	۱۰۵
۱۱۸	۱۰۶	۱۰۷	۱۱۳

آپ کے مبارک حروف: ح، ہ، ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کو انشاء اللہ راس آئیں گی۔

آپ فطری طور پر ایک اچھے انسان ہیں، آپ کا مزاج شاہانہ ہے، آپ ہر جگہ اپنی بالا دستی قائم رکھنا چاہتے ہیں، آپ لوگوں کی بے لوث خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ لوگوں کا دل جیتنے کے لئے تن من دھن قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں، آپ کو مقبولیت کی دولت حاصل ہے لیکن پھر بھی آپ کے بدخواہوں اور حاسدوں کی تعداد بہت زیادہ ہے لیکن آپ کے بدخواہ اور آپ کے حاسدین کبھی آپ پر غالب نہیں ہوسکتے اور آپ کو آپ کے معیار سے گرانے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خود اعتمادی، یقین محکم فہم وفراست، زبردست حوصلہ، آزاد خیالی، قوت اختیار، غیرت وخودداری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: خودنمائی، مقدامت پرستی، شاہ خرچی، لغو باتیں، خوشامد پسندی، معمولی درجہ کی اترا ہٹ وغیرہ۔

یہ کالم بطور خاص آپ کے لئے لکھا گیا ہے، اس کو پڑھنے کے بعد اگر آپ نے اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی اور اپنی خامیوں کو گھٹانے کی کوشش کی تو ہماری محنت ٹھکانہ لگے گی اور آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر کر لوگوں کے سامنے آئے گی۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹		
۸		
۷	۴	۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر گفتگو کرنے کی زبردست صلاحیت ہے، آپ باتیں خوب کرتے ہیں اور اپنی باتوں سے سامعین کو متاثر بھی کرلیتے ہیں، آپ کے اندر اپنے اندر مانی الضمیر کو بیان کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے اس لئے کہ آپ کسی درجہ میں ہٹ دھری کا مظاہرہ بھی کرگزرتے ہیں اور اپنی بات کے سامنے کسی کی بات چلنے نہیں دیتے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے جذبات واحساسات کے بارے میں حساس اور فکرمند ہونا چاہئے اور دوسروں کے جذبوں اور سوچ وفکر کو اہمیت دینی چاہئے۔

۳ کی غیر کی موجودگی ایک انجانے خوف کو ظاہر کرتی ہے جو آپ کو اپنے خیالات کو واضح کرنے میں کبھی کبھی درپیش ہوتی ہوگی، اس خوف سے پیچھا چھڑانا ضروری ہے کیوں کہ یہ خوف آپ کی شخصیت کے خدوخال کو پامال کرسکتا ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر کام کرنے اور جدوجہد کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، لیکن آپ کو کبھی کبھی جدوجہد کو بریک بھی لگانا چاہئے اور آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ دوران کارکردگی آرام کا خیال رکھیں اور اپنی صحت کو جدوجہد پر قربان نہ کریں۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی غیر موجودگی یہ باور کراتی ہے کہ آپ گھریلو زندگی میں کبھی کبھی لاپرواہی کا مظاہرہ کرنے لگتے ہیں جس سے گھر کا نظام اتھل پتھل ہو جاتا ہے۔

۶ کی غیر موجودگی بھی یہ ثابت کرتی ہے کہ کبھی کبھی گھریلو امور میں آپ سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں جو کسی بھی اعتبار سے اچھا نہیں ہے اور اس وطیرے سے آپ کی شخصیت داغدار بنتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں، کسی کے ساتھ بھی ناانصافی آپ کو برداشت نہیں۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پر کھنے کی بھر پور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ نظافت پسند بھی ہیں لیکن آپ میں ایک طرح کا اضطراب ہے جو خواہ مخواہ بھی آپ کو ایک طرح کی کڑھن میں مبتلا رکھتا ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دو بار آیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت مضبوط ہے، آپ کے اندر فطری صلاحیت بے شمار ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی آپ اپنی فطری صلاحیتوں کی وجہ سے ہمیشہ دوسروں سے ممتاز رہیں گے

آپ کے تاریخ پیدائش کے چارٹ میں پہلی لائن مکمل نہیں ہے، اس میں دو خانے خالی ہیں، آپ کے لئے ضروری ہے کہ زندگی کے کسی بھی معاملہ میں مکمل منصوبہ بندی کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھائیں اور ہر ہر معاملہ میں سنجیدگی کے ساتھ غور وخوض کریں اور پھر اقدامات شروع کریں۔

دوسری لائن بھی ادھوری ہے، اس لائن کو دل کی لکیر سمجھا جاتا ہے، اس کا ادھورا پن یہ ظاہر کرتا ہے کہ گھریلو زندگی میں اڑچنیں آسکتی ہیں جس چیز کی حقیقتاً ضرورت ہے اس کو تسلیم کرنے میں ہچکچاہٹ ہو سکتی ہے، اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے اندر دوسروں سے غیر ضروری توقعات وابستہ کرنے کا رجحان موجود ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کی تیسری لائن مکمل ہے یہ لائن آپ کے مکمل اختیارات اور آپ کی مضبوط قوت فیصلہ کی آئینہ دار ہے، آپ جسمانی اور روحانی قوتوں سے بہرہ ور ہیں۔

آپ کے فوٹو سے آپ کی سنجیدگی اور آپ کی مخصوص قسم کی انا اور معنی خیز قسم کی انا کا اظہار ہوتا ہے، لیکن یہ انا کبھی کبھی انانیت میں بھی ڈھل جاتی ہے جس سے آپ کو پرہیز کرنا چاہئے۔

آپ کے دستخط اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ آپ کی شخصیت بہر لحاظ مکمل ہے اور آپ گہری سوچ وفکر کے حامل ہیں۔

آپ کی عرفیت خضر کے مفرد عدد اور نام کے مفرد عدد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے اس لئے اس سلسلہ میں ہم نے قلم چلانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس آئینہ کے روبرو کھڑے ہو کر اپنے چہرے کے خدوخال کو اور زیادہ پرکشش بنانے کی کوشش کریں گے۔

☆☆☆

بقیہ: اللہ کے نیک بندے

بادشاہ نے ان عیسائیوں اور یہودیوں کی یہ حالت زار دیکھ کر پوچھا۔ ''تمہیں مولانا سے کیا نسبت ہے۔''

جواب میں عیسائی اور یہودی علماء نے کہا۔ ''یہ تمہاری طرح ہمارا بھی محبوب ہے۔''

مولانا رومؒ کی عظمت کی یہ ایسی روشن دلیل تھی جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا تھا، انہیں زیر زمین سوئے ہوئے صدیاں گزر گئیں، مگر آج بھی یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ زندہ ہیں۔ جب ریڈیو پاکستان کے مستقل پروگرام میں کوئی خوش الحان قاری مثنوی مولانا رومؒ کے اشعار پڑھتا ہے تو اہل دل یہی سمجھتے ہیں کہ مولانا ہمارے درمیان موجود ہیں۔

شاعر مشرق علامہ اقبالؒ ذہنی اور روحانی اعتبار سے آخری سانس تک مولانا کے زیر اثر رہے، یہاں تک کہ علامہ نے اس مرد جلیل کو ''پیر روم'' کہہ کر پکارا اور ہمیشہ اس روحانی شاگردی پر نازاں تھے۔

صحبت پیر روم سے مجھ پر ہوا یہ راز فاش
لاکھ حکیم سر بہ جیب ایک کلیم سربکف

(باقی آئندہ)

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۴۵

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1324	ناتا مکر عثمان غنی	پرنام بٹ، ویلور، تامل ناڈو	T/1375/17
1325	محمد الیاس رشادی قاسمی	کاماریڈی، حیدرآباد، تلنگانہ	T/1376/17
1326	قاری محمد علی یوسف رشادی	حیدرآباد، تلنگانہ	T/1377/17
1327	بشیر احمد	میسور، کرناٹک	T/1378/17
1328	محمد عبداللہ احمد	حیدرآباد، تلنگانہ	T/1379/17
1329	محمد اسحاق	محبوب نگر، آندھراپردیش	T/1380/17
1330	شیخ عمران	راج بھون روڈ، حیدرآباد، تلنگانہ	T/1381/17
1331	شیخ واجد	کشن نگر، حیدرآباد، تلنگانہ	T/1382/17
1332	حافظ محمد یوسف	اولڈ بازار، تلنگانہ	T/1383/17
1333	محمد نثار احمد	بہادر پورا، حیدرآباد، آندھراپردیش	T/1384/17
1334	انیسہ صدیقی	بیجاپور، کرناٹک	T/1385/17
1335	مرزا ندیم بیگ	شنکر نگر، حیدرآباد، آندھراپردیش	T/1386/17
1336	محمد حامد	نٹ راج نگر، حیدرآباد، تلنگانہ	T/1387/17
1337	محمد اعظم علی خاں عرف مزمل	گلشن کالونی، حیدرآباد، تلنگانہ	T/1388/17
1338	سعید احمد	ہریانہ، میوات	T/1389/17
1339	محمد شاہد حسین	نظام الدین، دہلی	T/1390/17
1340	حافظ محمد ساجد	چتور، آندھراپردیش	T/1391/17
1341	محمد دانش	فتح پور، اترپردیش	T/1392/17
1342	محمد عمران	بجنور، یوپی	T/1393/17
1343	امام علی عرف محمد علی ملا	ہبلی، دھارواڑ	T/1394/17
1344	اعجاز احمد	سنت کبیر نگر، یوپی	T/1395/17
1345	حافظ حسین میاں	رتنا گیری، مہاراشٹر	T/1396/17
1346	محمد فاضل شریف	شاہ علی بندہ، حیدرآباد، تلنگانہ	T/1397/17

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1347	محمد ندیم ندوی	اکولہ، مہاراشٹر	T/1398/17
1348	عمر عثمان پٹیل	سانگلی، مہاراشٹر	T/1399/17
1349	مبارک علی ملا	بھاگل کوٹ، کرناٹک	T/1400/17
1350	عبدالواحد ڈار	مناری نگر، جموں اینڈ کشمیر	T/1401/17
1351	سید محمد برہان اللہ	بھٹکل، مدھیہ پردیش	T/1402/17
1352	مدثر نظیر	ضلع نروال، پاکستان	T/1403/17
1353	محمد یٰسین	جیسلمیر، راجستھان	T/1404/17
1354	نفیس احمد	اقبال پور، اتراکھنڈ	T/1405/17
1355	عبدالکریم	چکابلا پور، کرناٹک	T/1406/17
1356	الطاف الرحمٰن	بھوپال، مدھیہ پردیش	T/1407/17
1357	محمد مجاہد	جالنہ، مہاراشٹر	T/1408/17
1358	عرفان احمد	دھامپور، یوپی	T/1409/17
1359	مولانا مبارک	بڑودہ، گجرات	T/1410/17
1360	ابونصر ہاشمی	چمپارن، بہار	T/1411/17
1361	سید اسد اللہ	پورنیہ، بہار	T/1412/17
1362	عبدالمقدم	بیڑ، مہاراشٹر	T/1413/17
1363	محمد منظر	مئو، اترپردیش	T/1414/17
1364	زبیر احمد	اعظم گڑھ، اترپردیش	T/1415/17

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، آدھار کارڈ یا شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور 1000/- روپے بطور فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت بھی کریں۔

جاری کردہ : ہاشمی روحانی مرکز، محلّہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی پن 247554

اسمائے الٰہی ''الھادی'' کے ذریعے گھروں کے سکون کا راز

اسم ہادی کی بنیادی معلومات

راہ دکھانے والا یہ اسم جلالی ہے اور عنصر آبی ہے۔ معلوم ہوا کہ ہادی وہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے اور اپنی ذات کی معرفت ہدایت کی ہے اور ہدایت کو اس نے اپنی ذات کی طرف منسوب کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے: ''اِنَّ الْھُدٰی ھُدَ اللّٰہ'' بے شک ہدایت خدا ہی کی ہدایت ہے اور جو شخص اس کی طرف چلتا ہے اس کو وہ ہدایت فرماتا ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے نشاۃ اولیٰ میں وجود کو قدم سے پیدا کیا، اس کی دو قسمیں کیں ''فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْر'' ایک فریق اہل یمین کہلاتا ہے اور ایک فریق اہل یسار اور ان میں سے ہر ایک نشاۃ کی طرف مائل ہے اور اس پر گواہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: ''فَھَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا'' یعنی ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ نے توحید کے قبول کرنے کی ہدایت کی ہے اور اہل کفر کو واسطے اجابت اضطرار کے ان کے وجود کی حیثیت سے۔ یہاں تک کہ مومنوں کو ہدایت کی ہے اور وہی ہادی حقیقی ہے اور معبودوں پر ہدایت کا اطلاق مجازاً ہوتا ہے بلکہ اصل حقیقت میں اس نے ان کو ایسی اصل کی طرف ہدایت کی ہے جس پر یہ چلتے ہیں اور یہ سب باتیں بغیر سابقہ کے ہیں جس نے ان کو دور کیا ہو بلکہ یہ محض اس کی قضا و قدر ہے جس کے احکامات جور و ظلم سے بری ہیں۔ ''لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ'' جو شخص اس علم کا ذکر کثرت سے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت دے گا اور اپنے احسان و کرم سے اس کو خالص اور صالح کی توفیق دیتا ہے۔

عادات بد چھڑانے اور آئی کیو لیول بڑھانے کے لئے

تقریب الٰہی کے لئے ''اسم بدیع'' کو اس کے ساتھ ملا کر پڑھے تو تقرب نصیب ہو۔ جو لوگ کسی بری عادت یا خصلت میں ملوث ہوں ان کے لئے یہ اسم اکسیر سے کم نہیں۔ یہ اسم کند ذہنی اور مالیخولیا جیسے امراض سے نجات دلاتا ہے اس کے نقش کو گھول کر پلائیں، اللہ نے چاہا تو ان علتوں سے چھٹکارا ملے گا۔ کسی کو بری عادت سے چھٹکارا دلانے کے لئے اس کے عزیز یا گھر والے اس اسم کو کسی بھی چیز پر دم کر کے پلا سکتے ہیں۔ اس کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ال	ہا	د	ی
۵	د	۳۲	۵
۸	۲	۸	۳۲
۷	۳۴	۷	۳

ہر ایک سالک کو مخلص کے واسطے پڑھنا مناسب ہے، جو شخص اس مربع کو اپنے پاس رکھے تمام ظاہری و باطنی کاموں میں اس کے خیر ہو۔

۷۸۶

ہا	الف	دال	یا
۳۶	ی	۷	۱۱
۹	۳۳	۱۱۳	۸
۱۱۲	۹	۸	۳۴

اگر شرف قمر میں چاندی کی انگوٹھی پر اس مربع نقش کو کندہ کر کے پہنے تو نیک اعمال کی توفیق ہو۔ اس کا نقش اس بچے کے گلے میں ڈالیں جو دودھ نہ پیتا ہو تو دودھ پینے لگے۔ جو شخص راستہ بھول گیا ہو اس کو فوراً ذکر کرنا چاہئے تا کہ راستہ مل جائے۔ جو شخص اندھیرے میں داخل ہو کر یہ کہے ''یَاھَادِیْ اِھْدِنِیْ'' اس کو مطلب حاصل ہو۔

روحانی ترقی کے لئے حضرت اسرافیل کا خاص ذکر

ارباب احوال کے واسطے اس اسم میں عجیب اسرار ہیں اور یہ اسرافیل علیہ السلام کا ذکر ہے۔ جو شخص سوتے وقت ''یَاھَادِیْ اِھْدِنِیْ'' بلا تعداد کثرت سے پڑھتا ہوا سو جایا کرے، اس کو آئندہ کے احوال معلوم ہوں اور ہدایت مختلف امور میں ملتی رہے اور اسی طرح استخارہ میں بھی اس اسم کو کام میں لایا جا سکتا ہے۔ جس بادشاہ نے اس اسم کا اس قدر ورد کیا کہ اس کا حال اس پر غالب ہو گیا تمام ملک اس کی اطاعت

کرے اور جو شخص عالم بقاء کی طرف ترقی کرنا چاہتا ہے اس واسطے یہ مفید ہے۔ اسم کے عدد ۲۰ ہیں جو زوج الزوج ہیں اور بدوح کے بھی ۲۰ عدد ہیں جو تسخیر کے لئے بہت موثر ہے۔ چنانچہ جس کے نام کے مفرد عدد ۲۰ ہوں ان کے لئے یہ اسم، اسم اعظم ہے۔ بدوح کے ساتھ کسی بھی چیز پر دم کر کے جس کو کھلائے وہ محب بن جائے، عاشق ہو۔

بری عادات سے نجات کے لئے

اہل حقیقت نے فرمایا ہے کہ جو شخص اسم کا عمل کرے بہت خیر بجالائے تا کہ حق تعالیٰ اس کے امور میں صلاحیت عطا فرمائے۔ جناب امام علی رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بیس مرتبہ روزانہ پڑھے تو افعال ذمیمہ اس سے سرزد نہ ہوں۔ شیخ بوئیؒ نے فرمایا ہے کہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر اور اپنے ہاتھوں کو بلند کر کے اس اسم کو چند مرتبہ کہے تو حق تعالیٰ راہ ہدایت دکھلائیں۔

طالب حکومت کے لئے یہ اسم مفید ہے۔ اگر پنج عدد تکسیر سے مداومت کرے اور آخر میں چند مرتبہ کہے "یَاهَادِیَ الْمُضِلِّیْن" تو حق سبحانہ وتعالیٰ صفائے باطن عطا فرمائے۔ اگر کسی شخص کو اپنا معین بنانا ہو تو اس کے نام کے ساتھ اس اسم کی تکسیر کو بخور سے غسل دے کر اپنے پاس رکھے اور اسم مبارک ہادی کی تلاوت شروع کرے۔ بروز جمعرات ساعت مشتری سے ہر وقت ہر حالت میں پڑھے اور ہر مرتبہ کے بعد یہ کہے "یَاهَادِیْ مَنِ اسْتَهْدٰی اِهْدِ فلاں ابن فلاں وَاجْعَلْهُ طَوْعَ یَدِیْ وَ مَکِّنِّیْ مِنْ نَّاصِیَتِهٖ وَ قَلْبِهٖ" تو اللہ کے فضل سے مقصد حاصل ہو۔

باطن کو روشن اور غیبی مکاشفات کے لئے

اگر کوئی شخص چاہے کہ روشن ضمیر ہو، اس کو چاہئے کہ ان اسماء "یَاهَادِیُ یَاخَبِیْرُ یَامَتِیْنُ یَا عَلَّامُ الْغُیُوْبِ" کو ظاہر و باطن سے پاک ہو کر ہر نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھا کرے، روزانہ روزہ رکھے اور اسی پر مداومت کرے تو دلوں کے بھید اس پر کھل جائیں، آسمان اور زمین کے رازوں کی اسے اطلاع ہوتی رہے اور دور دراز کی خبریں قلب پر وائرلیس کی مانند وارد ہوا کریں۔

ہر مراد پوری کرنے کے لئے خاص نقش

جو اس نقش کو شرف قمر میں لکھے اور دو رکعت سورۂ اخلاص و آیت الکرسی کے ساتھ پڑھ کر لوح سامنے رکھ کر اتنا ورد کرے کہ زبان تھک جائے تو مطلب حاصل ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ی	د	ا	ه
ه	ا	د	ی
د	ی	ه	ا
ا	ه	ی	د

اور جو اسم مربع کو رکھے اللہ تعالیٰ اس کو نیک اعمال کی توفیق دے۔

پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دینے والا عمل

ایک بزرگ لکھتے ہیں کہ جو افعال ناجائز ہیں مثلاً چوری، زنا، شراب نوشی وغیرہ وغیرہ ان کو دور کرنے کے لئے یہ عمل مانند اکسیر ہے، اس میں اس قدر تاثیر ہے کہ پہاڑ بھی ریزے ریزے ہو کر اڑ جاتے ہیں۔ عمل یہ ہے۔ جس شخص کے لئے یہ عمل کیا جارہا ہے اس کا نام مع والدہ کے اعداد میں ہادی کے ۲۰ عدد اور آیت "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ" کے اعداد ۱۰۷۳ شامل کریں اور کل اعداد کا مربع مندرجہ ذیل چال سے پر کریں۔

۷۸۶

۵	۱۰	۱۵	۴
۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹

اس نقش کے نیچے یہ لکھیں:

"اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یَاهَادِیُ" فلاں بن فلاں کی بری عادت ختم ہو جائے، عادت کو مختصراً لکھیں جس کا چھڑوانا مطلوب ہو۔ نام مع والدہ کو ۱۲ پر تقسیم کر کے برج معلوم کریں اور اس برج سے متعلق جو ستارہ ہو اور اس ستارہ کی جب قمر کے ساتھ نظر تثلیث بنے اس وقت گیارہ عدد نقش لکھیں ایک نقش روزانہ پانی یا شربت میں گھول کر پلایا کریں۔ اگر اس کو پہنا سکیں تو ایک اور نقش لکھیں اور گلے میں لٹکا دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ شخص بری عادتوں سے یقینی باز آجائے گا اور توبہ کر لے گا۔

شیخ مغربیؒ لکھتے ہیں کہ جو شخص ایک مدت تک اس اسم کا کثرت

سے ذکر کرے تو مخلوق اس کے تابع بن جائے گی اور لکھتے ہیں کہ ریاضت کے تمام لوازمات کو پورا کرتے ہوئے اس اسم کو روزانہ سات ہزار بار پڑھے۔ جمعہ کے دن سے شروع کرے، بخور جلائے اور نقش کو جمعہ کے دن شرف قمر میں چاندی کی لوح پر کندہ کر کے گلے میں لٹکائے اور ورد شروع کرے اور ہر ایک تسبیح کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِهَاءَ الْهَدَایَهِ وَ بِدَالِ الدَّیْمُومِیَّهِ وَ بِالْفِ الْوَحْدَانِیَّةِ اَنْ تَسخِرْ لِیْ دمریائیلُ الْمَلِكَ الرُّوْحَانِیُّ اَسْئَلُكَ اَیُّهَا الْمَلِكُ الرُّوْحَانِیُّ وَ اُقْسِمُ عَلَیْكَ بَحَاءِ الْاِحَاطَةِ وَبِالْمَلَائِكَةِ الَّذِیْنَ یَدُوْرُوْنَ حَوْلَ الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَهُمْ وَاهِمُوْنَ وَذِكْرُهُمْ مِنْ حَیْثُ التَّجَلِّیْ هُوَ هُوَ وَمِنْ حَیْثُ التَّرَقِّیْ هَاهَا وَبِالنَّهْرِ الدَّائِرِ دَوْرَانِ الْهَاءِ وَبِعَظْمَةِ مُكَوِّرِ الْعَالِمِ الْعُلْوِیِّ وَالسِّفْلِیِّ مِنَ الْعَرْشِ اِلَی الْفَرْشِ مَثَلُ الْكُرَةَ وَمَا فِیْهَا وَمَا بَیْنَهُمَا قَدْ اَلْقَمَهَا الْمُلْكُ فِیْ فِیْهِ وَهُوَ مُنْتَظِرٌ لِاَمْرِ الْمُلْكِ الْهَادِیَ وَ اَبَا الْاِسْمِ الْمَكْتُوْبِ عَلٰی جُبْهَتِهِ وَ بِالْحُرُوْفِ الْمَرْقُوْمَةِ هُنَاكَ وَبِاَبْخُوْرِ الْعَذَابَةِ وَالْمَلْحَةِ الَّتِیْ تَجْرِیْ اِلَّا ما اجبتنی ایها الروحانی وَمَا اَمْرُنَا اِلَّا وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍ بِالْبَصَرِ اَوْ هُوَ اَقْرَب اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر اِفْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ.

خادم روحانیت اسم حاضر ہوگا۔ طالب کو چاہئے کہ چاندی کی خاتم بطور نشانی طلب کرے جو اس کے ہاتھ میں ہوگی۔ اس انگشتری پر اسم اعظم کندہ ہوگا۔ چند شرائط کے بعد وہ دے دیگا۔ اس کو لے کر اپنے داہنے ہاتھ میں پہن لے اور کبھی بھی اس کو انگلی سے نہ نکالے اور جب بھی ضرورت ہو انگشتری کو گرم کرے اور مقصد کہے فوراً ایک ساعت میں مقصد حاصل ہوگا۔ نقش جو پہننا ہے وہ یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۳۰	ہ	۱	۴
۳۰	الهادی	الهادی	الهادی	ہ
۵	الهادی	ہ	الهادی	۱
۱	الهادی	الهادی	الهادی	۱
۴	۱	ہ	۱	۳۰

روحوں کے بارے میں حیرت انگیز معلومات

بعض ارواح کو سبز چڑیوں کی پیٹھ پر جگہ دی جاتی ہے، یہ جنت میں رہتی ہیں اور جہاں چاہیں وہاں چلی جاتی ہیں۔ یہ وہ شہید ہیں جو جہاد میں قتل کئے گئے اور ان پر کسی کا قرض نہیں ہے اور جن پر کسی کا حق باقی رہ گیا، وہ جنت میں داخل ہونے سے محروم رکھے جائیں گے۔

روایت میں ہے محمد بن عبداللہ سے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا ''یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں اللہ کی راہ میں شہید ہوں تو مجھ کو کیا بدلہ ملے گا؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''جنت'' جب وہ لوٹ کر چلا تو آپ ﷺ نے اس کو بلا کر فرمایا ''اگر تجھ پر کسی کا قرض نہ ہو۔ یہ حکم جبرئیل علیہ السلام نے ابھی مجھ کو سنایا ہے۔'' بعض ارواح جنت کے دروازے پر رہیں گی، بعض اپنی قبروں میں بند رہیں گی اور ان پر ثواب وعذاب ہوتا رہے گا اور بعض ارواح ساتوں طبقوں کے نیچے قید کی جائیں گی اور عذاب میں گرفتار ہوں گی اور بعض خون کی نہر میں۔ پیغمبر اور شہید جنت میں رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم واجازت سے جہاں چاہیں جاتے ہیں۔ ان کے سوا اور لوگوں کی روحیں برزخ میں رہتی ہیں اور ان کا تعلق قبر سے رہتا ہے اور ثواب ملتا ہے یا عذاب ہوتا ہے، اسی کو ثواب قبر یا عذاب قبر کہتے ہیں۔

صاحب افصاح نے لکھا ہے کہ ارواحِ مومنین مختلف حالتوں میں رہتی ہیں۔ بعض چڑیوں کی شکل میں جنت کے درختوں میں رہتی ہیں اور بعض سبز چڑیوں کے اندر اور بعض سفید چڑیوں کے اندر اور بعض قندیلوں میں، جو عرش کے نیچے لٹکتے ہیں اور بعض جنتی آدمی کی صورت میں اور بعض کی صورت نئی طرح کی بنائی جائے گی، ان کے نیک اعمال کے موافق اور بعض دنیا میں سیر کرتی ہیں اور اپنے بدن میں بھی آجاتی ہیں اور بعض میت کے ارواح سے ملاقات کرتی پھرتی ہیں اور بعض ارواح حضرت میکائیل کی ذمہ داری میں رہتی ہیں اور بعض حضرت آدمؑ کی ذمہ داری میں ہیں۔

حکیم ترمذی نے لکھا ہے کہ ارواح برزخ میں کسی جگہ مقید نہیں رہتی ہیں بلکہ اس میں چلتی پھرتی ہیں۔ دنیا کے احوال اور ملائکہ کے حالات دیکھتی ہیں اور بعض ارواح کو عرش کے نیچے جگہ دی جاتی ہے اور بعض کو ایسی قدرت دی جاتی ہے کہ جنت میں جہاں چاہیں اڑ کر چلی جاتی ہیں۔

عامل کامل ماسٹر نظامی صاحب کے مجرب اعمال

درود تنجینا کا مجرب عمل

سات روز تک ایک سو ایک بار پڑھنے سے مشکل حل ہو جاتی ہے۔

ہر مشکل کے حل کے لئے درود شریف کا زوداثر ختم

یہ ختم جملہ جائز مشکلات کے حل میں بہترین اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔اس درود شریف کا پہلا ختم ساٹھ ہزار کی تعداد میں کیا۔

تعداد ابھی پوری نہ ہوئی تھی کہ کام ہو گیا۔اس کے بعد اور بہت سے لوگوں کو بتایا، الحمدللہ سب ہی کامیاب ہوئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً وَّ سَلَاماً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ ۔

شرائط: کمرہ علیحدہ پاک صاف کرلیا جائے۔سوا تین میٹر مربع سفید لٹھے کی چادر، شمار کے لئے کنکریاں یا تخم املی رکھے جائیں۔پڑھنے والے بالغ عورت اور مرد ہوں اور گھر والے ہوں، جو کسی نہ کسی صورت میں اس مشکل سے متاثر ہوئے ہوں۔ بالفاظ دیگر کوئی غیر نہ ہو۔ روزانہ تین، پانچ یا چھ ہزار پڑھ کر ساٹھ ہزار کی تعداد پوری کریں۔ وقت جو پہلے دن ہو، وہی رہے۔ختم میں شامل عورت احتیاط کرے کہ تا اختتام تعداد، شامل رہنا ہے۔

کمرہ پہلے اگربتی جلا کر مہکا لیا جائے۔دوران ختم کمرے میں کوئی دوسرا نہ آئے اور نہ ہی ختم میں شامل حضرت میں سے کوئی اٹھے۔ بعد ختم، کمرہ بند کردیا جائے۔ دوران ختم کوئی کسی سے اشارہ سے بھی بات نہ کرے۔ بعد ختم تعداد، حسب توفیق کھانا پکا کر غریبوں میں بانٹ دیں اور اس کا ثواب حضورﷺ کو ہدیہ کریں۔ چادر کسی نمازی یا ضرورت مند غریب آدمی کو دے دی جائے۔

درود نور سے مشکلات سے نجات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ.

ایک دوست کو تین سو تیرہ (۳۱۳) روزانہ پڑھنا بتایا۔ اس کی ایسی مشکل حل ہوگئی جس کے حل ہونے کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی۔ دل ودماغ میں نور پیدا ہو گیا تھا اور دیدار سے بھی مشرف ہوا۔

مشکلات سے نجات کے لئے سورۂ مزمل کے اعمال

(۱) ڈیڑھ گز لمبی سفید جائے نماز بنالیں۔سجدہ کی جگہ ڈیڑھ انچ قطر کا سیاہ رنگ کا گول ٹکڑا لگوائیں۔ کامل تنہائی میں اس مصلے پر دو رکعت نماز نفل قضائے حاجت ادا کریں۔ سورۂ فاتحہ کے بعد اول رکعت میں اکیس بار اور دوسری رکعت میں بیس بار سورۂ مزمل مع بسم اللہ پڑھیں۔قیام کی حالت میں جائے سجدہ پر لگے ہوئے گول ٹکڑے پر نظر رکھیں۔ بعد سلام درود شریف پڑھ کر بارگاہ الٰہی میں گڑگڑا کر دعا مانگیں۔ نہ صرف بہت جلد بامراد ہوں گے بلکہ قلب وذہن میں نورانیت پیدا ہو جائے گی۔ متواتر گیارہ رات پڑھیں۔مجرب ہے۔

(۲) فتاویٰ عزیزیہ کا مجرب عمل

دو رکعت نماز نفل قضائے حاجت پڑھیں۔ رکعت اول میں تین بار اور دوم میں دو بار سورۂ مزمل پڑھیں۔ بعد سلام تین بار سورۂ مزمل پڑھیں۔ ہر بار جب آیت رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلاً . پڑھ چکیں تو پچیس بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھیں۔ پھر سورت آگے پڑھیں یعنی وَاصْبِرْ سے شروع کردیں۔ انشاءاللہ ایک ہفتہ میں ہر جائز مراد پوری ہوگی۔ مجرب اور تصدیق شدہ عمل ہے۔

(۳) بعد نماز عشاء کامل تنہائی، باطہارت جسم ولباس، دو رکعت نماز نفل قضائے حاجت ادا کریں۔ پہلی رکعت میں بعد فاتحہ گیارہ بار اور دوسری رکعت میں دس بار سورۂ الم نشرح پڑھیں۔ بعد سلام اندھیرا

کرلیں۔ چارزانو یا دوزانو بیٹھ جائیں۔ توجہ کاملہ کے ساتھ گیارہ بار درودِ ناریہ پڑھیں۔ اور بسم اللہ شریف پڑھ کر گیارہ سو بار آیت رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ۔ پڑھیں۔ بعد ختم گیارہ بار درودِ ناریہ پڑھیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں بڑی سے بڑی مشکل سے نجات حاصل ہوجائے گی۔

اٹکے بھٹکے لوگوں کے لئے سورہ فاتحہ کے اعمال

(۱) جملہ مصائب سے نجات حاصل کرنے کا عمل

(۲) کیسی ہی مشکل کا وقت ہو اور کوئی راہ نجات کی نظر نہ آتی ہو تو سورہ فاتحہ کا مندرجہ ذیل طریقے سے پڑھئے۔ انشاء اللہ سات روز میں نجات ہوجائے گی۔ نوچندی شب جمعرات سے علیحدہ کمرے میں سورۂ فاتحہ گیارہ بار پڑھیں۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. پڑھ کر ایک سو بار مندرجہ ذیل دعا پڑھیں۔ پھر سوۂ فاتحہ آگے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ سے شروع کریں۔ ہر بار اسی مقام پر ایک سو بار دعا پڑھیں۔ اس دعا کے ساتھ بسم اللہ شریف نہیں پڑھنا دعا یہ ہے۔

اَقْوٰى مُعِيْنٍ وَاَهْدٰى دَلِيْلٍ بِحَقِّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ.

اسی طرح گیارہ بار سوۂ فاتحہ پڑھیں۔ اول آخر طاق بار درود شریف پڑھیں اور ہر بار بسم اللہ پڑھ کر شروع کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد مراد پائیں گے۔

مصائب سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ

کامل تنہائی میں رات ایک بجے کے بعد دو رکعت نماز نفل قضائے حاجت پڑھیں۔ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر سوۂ فاتحہ شروع کردیں۔ جب آیت الرحمٰن الرحیم پڑھ چکیں تو فوراً بعد مندرجہ ذیل دعا گیارہ بار کامل توجہ سے پڑھ کر آگے سورۂ فاتحہ پڑھیں۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّحِيْمُ وَاَنَا الْخَاطِئُ فَمَنْ يَّدْعُ الْخَاطِئَ اِلَّا الرَّحِيْمُ يَارَبِّ ارْحَمْنِىْ.

اسی طرح اکتالیس بار سورہ فاتحہ پڑھیں اور اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں بڑی سے بڑی مصیبت سے نجات حاصل ہوجائے گی۔

سورۂ انبیاء کے ذریعے سلجھن پانے کے راز

حق کو غالب کرنے کا عمل

اگر کہیں حق وباطل کا مقابلہ جھوٹا سچے کا سامنا ہو اس وقت سچا آدمی یہ آیت تین مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ باطل حق کے سامنے نہ پڑے گا۔ آیت یہ ہے: بَلْ نَقْذِفُ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ.

سخت بخار کا نہایت آسان علاج

جس شخص کو بخار چڑھا ہوا ہو اس کو سرہانے ایک ہزار مرتبہ اس آیت کا پڑھنا بخار اتر جانے کے لئے نہایت مفید ہے۔ آیت یہ ہے: يٰنَارُ كُونِي بَرْدًا وَّ سَلٰمًا عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ.

ہر مرض کی دوا اور مشکل کا حل

آیت کریمہ کے پانچ خاص اعمال

ہر مرض کی دعا، ہر ایک مشکل حل کرنے والی یہ آیت خدا نے ہمارے لئے نازل فرمائی ہے، اس آیت کریمہ کے پڑھنے کی صدہا ترکیبیں بزرگان دین سے ثابت ہوئی ہیں، یہ آیت اکسیر اعظم بلکہ اسم اعظم ہے۔ آیت مبارکہ یہ ہے: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.

آیت کریمہ کا پہلا خاص عمل

ایک لاکھ پچیس ہزار مرتبہ ایک مجلس میں اس آیت کا ختم کرنا نہایت مفید ہے مگر ترکیب اس ختم کی یہ ہے کہ سات یا گیارہ یا اکیس آدمی غسل کر کے سفید کپڑے پہن کر ہر شخص دو رکعتیں بطور صلوٰۃ توبہ کے پڑھے جہاں تک ممکن ہو سب پڑھنے والے روبقبلہ بیٹھیں، دنیا کی بات مطلق نہ کریں اور نہایت خلوص کے ساتھ ختم پورا کریں اور پھر متواتر تین روز تک ایسا ہی کیا جائے، انشاء اللہ العزیز یہ عمل ساری مصیبتوں کے لئے مفید اور مجرب ہے۔

دوسرا عمل

عامل سات روزے رکھے، حلال لقمہ کھائے، ہر روز عشاء کی نماز کے بعد اندھیری کوٹھری میں بیٹھ کر اکیس مرتبہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى عَلِيٍّ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ. پڑھ کر سات سو مرتبہ آیت کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. پڑھ کر ایک پیالہ پانی کا بھر کر سامنے رکھے، ہر ایک تسبیح کے بعد داہنا ہاتھ پانی میں ڈال کر منہ پر پھیرے اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى ذِي النُّوْنِ تین دفعہ کہے، پھر تین مرتبہ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ کہے، انشاء اللہ عرصہ سات روز میں مراد پوری ہوگی۔

تیسرا عمل

جناب رسول اکرم ﷺ نے ابوعبداللہ مغربی کو خواب میں تعلیم فرمائی تھی، ابوعبداللہ ایک سخت بلا میں گرفتار تھے۔ رات کو خواب میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی، ارشاد فرمایا پہلے دو رکعت پڑھو، پھر چاروں سجدوں میں چالیس چالیس مرتبہ آیت لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. پڑھو، انشاء اللہ مصیبت دور ہوگی۔ یہ عاجز کاتب الحروف کہتا ہے کہ یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ مسلمان ضرور عمل کیا کریں، زیادہ سے زیادہ مدت اس کی سات دن ہے۔ اس عرصہ میں انشاء اللہ بالضرور کامیابی ہوگی۔

چوتھا عمل

کھڑے ہو کر ایک ہزار تین مرتبہ آیت کریمہ کا پڑھنا اور متواتر سات روز عمل کرنا جملہ حاجات کے لئے فائدہ مند ہے۔

پانچواں عمل

چالیس دن تک ایک شخص کا گیارہ ہزار مرتبہ ہر روز ترک حیوانات اور پرہیز جلالی اختیار کر کے پڑھنا عامل کو نہایت مقدس

بزرگ اور صاحب تاثیر بنتا ہے اور جو دعا کرے وہ قبولیت کو پہنچتی ہے، جو طلب کرے وہ خدا چاہے ملتا ہے۔ سوائے جو کی ایک ٹکیا کے اور ایک آبخورہ پانی کے سوا کھانا کچھ نہ کھائے، ہر ایک شئے ترک کرے، چالیس روز کے بعد ایسے ایسے اسرار غیبی کا مشاہدہ کرے گا کہ جنہیں دیکھ کر حیران رہ جائے۔

اس وظیفے کے ہوتے ہوئے

بے اولاد جوڑے پریشان کیوں ہیں؟

بانجھ عورت یا بے اولاد مرد اگر اس آیت کو بسم اللہ کے ساتھ تین ہزار دفعہ روزانہ ایک چلے تک پڑھے گا انشاء اللہ ضرور اولاد پیدا ہوگی، آیت یہ ہے: رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ.

جھوٹے الزام اور تہمت سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص تہمت میں آجائے اور وہ چاہتا ہے کہ اس تہمت سے بری ہو جاؤں، سات ہزار دفعہ ایک جلسہ میں اس آیت کو عشاء کے بعد پڑھے، انشاء اللہ غیب سے اس کی پاک دامنی کی صورت پیدا ہوگی۔ آیت یہ ہے: رَبِّ احْکُمْ بِالْحَقِّ وَ رَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ.

عملیات کا کام کرنے کے لئے ضروری ہدایت

اصرافِ عامر

اس بات کو ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ کوئی بھی جگہ عمار جنات سے خالی نہیں ہوتی اور ان جگہوں پر رہائش پذیر عمار جنات اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ کوئی شخص کسی قسم کی ارواح، موکلات، جنات، اعوان، خدام علویہ وسفلیہ کو ان جگہوں پر بلائے۔ اس لئے ضروری ہے کہ پہلے ان عمار جنات سے عمل کی جگہ کو خالی کرایا جائے تا کہ آپ کا عمل کامیاب ہو سکے۔ اس قسم کے عمل کو اصراف عامر کہا جاتا ہے۔

اصرافِ عام کا عمل

غرض یہ کہ جنات سے کوئی جگہ خالی نہیں ہے اور یہ سب ابلیس کی اولاد ہیں اور انسان کو نقصان پہنچانا ان کی فطرت میں شامل ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ جب بھی عامل تسخیر ارواح کی ریاضت شروع کرے تو پہلے اس جگہ یا مکان کے جنات وشیاطین اور ارواح خبیثہ کو بھگا دے تا کہ وہ جگہ ان سے خالی ہو جائے اور عامل کی چلہ کشی کا مثبت نتیجہ برآمد ہو۔ اگر عامل ایسا نہ کرے تو اس جگہ کے جنات وشیاطین اس کا عمل فاسد کر دیں گے۔ اکثر لوگوں کے اعمالِ ارواح اسی نکتہ کی ناواقفیت کے سبب رائیگاں ہوتے ہیں اور عامل کو خبر بھی نہیں ہوتی کیوں کہ ان جنات وشیاطین کو گوارا نہیں ہوتا کہ ان کے گھر میں غیر جنات یا موکلات آئیں اور جب عامل تسخیر ارواح کی ریاضت شروع کرتا ہے تو جنات اور موکلات اس مکان کے دروازے پر حاضر ہو کر سینوں پر اپنے ہاتھ اسمائے الٰہی اور کلمات عمل کی اطاعت کے واسطے رکھ کر واپس چلے جاتے ہیں، عامل کے سامنے نہیں آتے اور عامل کا کام بغیر ان کے سامنے ہوئے نہیں چلتا۔ اس لئے تمام اعمال ناقص رہتے ہیں اور عامل بجائے اپنی غلطی تسلیم کرنے کے عمل کو غلط کہہ دیتا ہے۔

جنات کو بھگانے کے لئے اس قسم کو پڑھا جائے تو جنات اپنی سکونت تبدیل کر لیتے ہیں۔ اس قسم کا نام "اصراف عامر" ہے، اس عظیم علم کے مشائخ نے اس قسم کو تمام جنات کے لئے جبر وقہر رکھا ہے اور اس قسم کے پڑھنے کے بعد جنات عامل کو بغیر نقصان پہنچائے وہ مکان اور جگہ چھوڑ کر کہیں اور چلے جاتے ہیں کیوں کہ اس قسم کے اسماء تمام جناب اور ان کے حاکم پر جس کا نام "طارش" ہے، غالب ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ تمام اعمالِ تسخیرات ارواح بغیر اس قسم یعنی اصراف عامر کے ناقص رہتے ہیں اور جب عامل اس قسم کو پڑھ لیتا ہے تب اس جگہ کے جنات عمل کے پورا ہونے میں عامل کی مدد کرتے ہیں اور اس کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچاتے اور اس وقت موکلات اور جنات کے بادشاہ عامل کے پاس آکر بہت جلد اس کی حاجت پورا کرتے ہیں۔

پس اس فن کے طالب صادق کے لئے ضروری ہے کہ جب کسی جنگل بیابان یا مکان میں تسخیر ارواح کی ریاضت شروع کرے تو پہلے اس جگہ لوبان سفید کا بخور روشن کرے، پھر اس قسم یعنی اصراف عامر کو سات بار پڑھے اور ایسا سات یوم تک ضرور کرے تو اس جگہ کے جنات اپنے بال بچوں کو لے کر وہاں سے چلے جائیں گے اور خود تمہاری خدمت، تمہاری مدد کے لئے حاضر رہیں گے، یہاں تک کہ تم عمل کی ریاضت

سے فارغ ہو جاؤ گے۔

جب عامل حفاظت کی دعاؤں، حجابوں، اصراف عامر اور دیگر تمام احتیاطوں کے ساتھ عمل کو شروع کرتا ہے تو قبائل جنات اور ان کے بادشاہوں میں ایک اعلان ہوتا ہے کہ فلاں شخص (عامل) تم کو مطیع کرنا چاہتا ہے۔ اے جنات (ارواح) تم کو اس کی اطاعت کرنی چاہئے کیوں کہ تم اس کی مخالفت کی تاب نہیں رکھتے ہو۔ اس طریق سے جس وقت عامل عمل شروع کرے گا تو جنات، موکلات، ارواح فوراً اس کی خدمت میں حاضر ہوں گی۔ جسے یہ سب باتیں معلوم نہ ہوں وہ ہرگز ہرگز ان اعمال کی طرف متوجہ ہو کر اپنے مال و جان اور بیوی کو ہلاک نہ کرے۔

ایک شخص نے جو قواعد و ضوابط اور بخورات وغیرہ سے بالکل ناواقف تھا، استخدام کا ایک عمل شروع کیا۔ موکل بلخ کی صورت میں اس کے سامنے آیا اور بڑا ہونا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ بھینس کے برابر ہوگیا۔ عامل پر اس قدر خوف غالب ہوا کہ عمل کو بھی بھول گیا اور تھر تھر کانپنے اور لرزنے لگا۔ آخر اس موکل نے ایک طمانچہ ایسا مارا کہ اس کا آدھا جسم بالکل بے حس و حرکت مثل فالج زدہ کے ہوگیا۔

ایسے حوادث ان لوگوں کو پیش آتے ہیں جو اس علم کے قواعد سے ناواقف ہوتے ہیں اور اس علم کے علماء سے انہوں نے اس فن کے رموز و اسرار ہائے سربستہ نہیں سمجھے۔ لہٰذا جو لوگ قواعد کی پابندی نہ کریں گے وہ ضرور نقصان اٹھائیں گے، جس کی تمام تر ذمہ داری خود ان پر ہوگی۔ راقم السطور اس سلسلے میں بری الذمہ ہے۔ اس جہاں میں کون ایسا بشر ہے، جس کی یہ خواہش نہ ہو کہ ہر انسان اس کا مطیع بنا رہے اور وہ عزت کا دیوتا بن کر ہر انسان پر حکومت کرے۔ ہم یہ بھول جاتے ہیں کہ قوانین قدرت کی پابندی قادر قیوم ہی کے احکام دوامی کی بجا آوری کا دوسرا نام ہے۔ اس لئے کسی کام میں تائید یا مخالفت کے لئے اپنی ذات کو استعمال کرنے سے قبل ہمیں یہ سوال خود اپنے دل میں کرنا چاہئے کہ کیا ہم قواعد و ضوابط کے مطابق یہ کام کر رہے ہیں؟ اگر قانون کے مطابق ہے تو کامیابی یقینی ہے۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو اصلی طاقت اور علم محض رائیگاں نہیں ہوگا بلکہ عامل کو اپنی اس بے وقوفی کے باعث طرح طرح کے نقصانات اٹھانا اور خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔ اصراف عامر کی عزیمت یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ اَيَّتُهَا الْعُمَّارُ وَالْجَانُّ الَّذِیْ فِیْ هٰذَا الْمَكَانِ بِذِی الْعِزَّةِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْعَظْمَةِ وَالسَّطْوَةِ وَالْجَلَالِ وَالْجَمَالِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ بِاللّٰهِ الْحَیِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِیْ لَا يَغْفَلُ وَلَا يَنَالُ وَلَا يَمُوْتُ وَبِكُلِّ كِتَابٍ اَنْزَلَهٗ وَبِكُلِّ رَسُوْلٍ اَرْسَلَهٗ وَبِكُلِّ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَبِكُلِّ رُوْحَانِيَّةٍ عَلْوِيَّةٍ وَبِالنَّبِیِّ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الَّذِیْ اَطَاعَهُ الْجِنُّ وَالْاِنْسَ وَالْمَرَدَةَ الشَّيٰطِيْنَ وَالرِّيَاحَ وَالْوُحُوْشَ وَالطُّيُوْرَ اَنْ تَبَرُّوْا قَسَمِیْ وَتَنْصَرِفُوْا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ حَتّٰى تَحْضُرُ الْمُلُوْكُ وَالْاَعْوَانُ وَتَكُوْنُوْا مُسَاعِدِيْنَ لِیْ فِیْ عَمَلِیْ مِنْ غَيْرِ ضَرَرٍ وَلَا فَسَادٍ بِحَقِّ طنبطةٍ مُرْيَقٍ مَا فُرْطُيَشْ مُلَيْش بَيَهُوْشُ هُلَيْشُ شُلْشُمُوْنَ قِوَدْوَشْ هُوَ اُذْوَنَائِیْ هُوَ اٰلْ اُذْوَنَائِیْ يَهٖ بَخْوَلَقِ مُقِفُنَ مُقِرْحَ اِيَّاكَ اَعْنُوْا وَلَكَ اَقُوْلُ يَا عَامِرَ هٰذَا الْمَكَانِ وَ يَا سَاكِنَ هٰذَا الدَّارِ وَ هٰذِهِ الْاَرْضِ بِحَقِّ هٰذَا الْقَسَمِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَقِّ الْمَلِكِ الْحَاكِمِ عَلَيْكُمْ طَارِشُ وَبِحَقِّ الْمَلِكِ الْاٰخِذِ بِنَاصِيَتِهٖ كوائيل وَ بِحَقِّ الْعَهْدِ الْمَاخُوْذِ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْصَرِفُوْا وَ تَعْزِلُوْا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ اَنْتُمْ وَ حَرِيْمُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ وَ كَبِيْرُكُمْ وَ صَغِيْرُكُمْ وَ مَنْ يَلُوْذُ بِكُمْ وَ مَنْ يُخْشٰى عَلَيْهِ بِحُضُوْرِ الْاَرْوَاحِ وَالْمُلُوْكِ حَتّٰى اَقْضِیَ حَاجَتِیْ ثُمَّ تَعُوْدُوْا اِلٰی مَكَانِكُمْ وَلَا تُفْسِدُوْا عَلٰی عَمَلِیْ وَلَا تُشَوِّشُوْا عَلَیَّ فِیْ اِسْتِحْضَارِیْ وَ كُوْنُوْا عَوْنًا لِّیْ عَلٰی عَمَلِیْ وَ سَاعِدُوْنِیْ فِیْ كُلِّ اُمُوْرِیْ وَ فِیْ قَضَائِیْ حَوَائِجِیْ كُلِّهَا يَا عُمَّارَ الدَّارِ وَ يَا سُكَّانَ هٰذِهِ الْاَمَاكِنِ اِنْصَرِفُوْا حَيْثُ شِئْتُمْ بِحَقِّ هٰذَا الْقَسَمِ الْعَظِيْمِ عَلَيْكُمُ الَّذِیْ تُعَظِّمُوْنَهٗ هَيَّا اُلْوَاحَا هَيَّا اُلْوَاحَا اَلْعَجَلْ اَلْعَجَلْ اَلسَّاعَةَ اَلسَّاعَةَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَ عَلِيْكُمْ"

حرف ''ث'' کے حیرت انگیز طلسماتی کرشمات

اگر کسی کو اعمال کا شوق ہو تو حروف تہجی کے اعمال ہی اس کو کافی ہیں اور ہر ضرورت پر کام آتے ہیں بشرطیکہ اس حروف کی زکوٰۃ ادا کی جا چکی ہو، خواہ وہ اکبر ہو یا اصغر۔

حرف ''ث'' کا مختصر تعارف اور زکوٰۃ کا طریقہ

ابجد کے ۲۸ حروف ہیں، منازل قمر میں ۲۸ ہیں، لہٰذا ہر حرف ایک منزل سے متعلق ہے، اس حرف کی زکوٰۃ اسی کی منزل متعلقہ میں ادا کی جاتی ہے۔ اب حرف ''ث'' کا بیان ہے، اس کے عدد ۵۰۰ ہوتے ہیں۔ حکمائے فلاسفہ کے نزدیک یہ حرف بادی ہے۔ حروف بادی کے ساتھ مل کر تقویت پاتا ہے، حروف خاک اس کے دشمن ہیں۔ اس حروف کی طبع بادی گرم خشک اور ناطق ثابت ہے۔ جب اس کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہیں تو منزل بلعہ میں جب چاند داخل ہو تو ادا کریں۔ چاند ہر ماہ ایک دفعہ اس منزل میں آتا ہے۔ ایک منزل کا وقت کم وبیش ۲۴ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ اس میں زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے۔ چاند کی منازل میں داخلے تقویموں میں دیئے گئے ہیں۔ اوقات داخلہ میں اوپر گھنٹے اور نیچے منٹ ہوتے ہیں، مثلاً اسے باموکل اس طرح پڑھتے ہیں: ''اَجِبْ یَا مِیکَائِیلُ بِحَقِ یَـاثَـا'' اس منزل کے وقت کے اندر اندر ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھ لیں تو حرف ث کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اب عامل کو اختیار ہے کہ جب چاہے حرف ''ث'' کے عملیات سے کام لے سکے۔ بوقت زکوٰۃ بخور اس کا عود ہے۔ عود نہ ملے تو بابونہ لے۔

حرف ''ث'' کے خواص

خواص اس کے یہ ہیں: (۱) اگر خالص چاندی کے برتن پر دس بار نقش کے جائے اور ہر شکل کے گرد ایک بار ثا ہندی میں لکھے اور پانی سے دھوکر زہر خوردہ یا مارگزیدہ کو پلائے تو حکم الٰہی سے فوراً شفا ہو۔ (۲) اس شکل کو چاندی کی تختی پر کندہ کرکے بچے کے گلے میں ڈالے تو موذیات اس کے قریب نہ آئیں اور نہ وہ چیچک کی بیماری میں مبتلا ہو۔ اگر بہت روتا ہو تو رونا بھی بند کردے۔ (۳) اگر کوئی شخص اس کے اعداد بسط کو مربع میں وضع کرکے انگوٹھی پر نقش کرے اور شکل ہندی میں دائرہ کے گرد ۱۴ بار لکھے اور وہ انگوٹھی پہن لے تو سانپ اس کے نزدیک نہ آئے۔ (۴) اگر زہر آلود کھانا اس کے قریب آئے تو اس کو فوراً معلوم ہوجائے اور اگر زہر خوردہ کے منہ میں اس انگوٹھی کو رکھیں وہ اس کو چوسے تو زہر کے اثر سے نجات ہو۔ (۵) جو شخص اس کے مرکب عددی کو مسبع نقش میں وضع کرکے اونٹ کی کھال پر لکھے اور جلا کر پیس لے پھر جس کی آنکھ میں سفیدی ہو اس کو لگائے تو سفیدی زائل ہوگی۔ (۶) اور اگر اس حرف کو کسی کے نام کے ساتھ امتزاج دے اور حرفاً حرفاً لکھے یعنی ایک حرف مطلوب کا اور ایک حرف طالب کا۔ اس طرح دونوں ناموں کو لکھ کر ''ث'' کو بھی درمیان میں لکھے، پھر شمالی ہوا چلتی ہو تو اس طرف لٹکادے اور سات بار حرف ثا کو مع موکل پڑھے۔ اس طرح دونوں ناموں کو لکھ کر ''ث'' کو بھی درمیان میں لکھے۔ پھر پُروا ہوا چلی ہو تو اس طرف لٹکادے اور سات بار حرف ثا کو مع موکل پڑھے۔ اس کے بعد کہے اس حرف کے خدام۔ فلاں شخص کو اس جگہ پہنچا دو اور یہ کام پیر کے دن زیادتی قمر کے دنوں میں کرے مطلب حاصل ہوگا۔ (۷) جس وقت برج عقرب کے ۸ درجے طلوع ہوں تو سفید کاغذ پر ایک ہزار تین سو چار حرف ''ث'' لکھے اور موم جامہ کرکے کنوئیں میں ڈال دے، لکھتے وقت بخور روشن کرے اور اس گولی پر دم کرکے کنوئیں میں ڈال دے تو نظر بد اور بدخوابی سے محفوظ رہے گا۔ اگر تین سو حروف ث لکھے اور گلے میں ڈالے تو خواب میں ڈرنا موقوف ہوجائے گا۔ (۸) جس گھر میں جن یا شیاطین یا خبیث یا گفتار اور کسی موذی کا گزر ہو اور وہ اذیت اور تکلیف پہنچاتا ہو یا گھر میں رہنے والوں کو یا کسی عضو کو بےکار کردیا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک لوح قلعی کی لے کر لوہے کی قلم سے اس مثلث کو لکھے اور گھر میں دفن کردے، تمام تکلیف دینے والے اس مکان سے بھاگ جائیں گے۔

۷۸۶

۵۳۳	۵۴۰	۵۳۵
۵۳۸	۵۳۶	۵۳۴
۵۳۷	۵۳۲	۵۳۹

اگر ہرن کی کھال پر ایک دائرہ لگا کر ۵۰ حرف ثا اندر اور پچاس باہر لکھیں اور چالیس عمود میں لکھیں تو جس شخص کے سر سے اتارے وہ نظر بد سے نجات پائے۔ اس کے بندھے کام کھل جائیں، رزق اس کا روز بروز کشادہ ہو۔ اگر مشک و زعفران سے لکھ کر دروازہ کے مقابل لگادے تو دوکان میں وسعت رزق ہو، بہت گاہک آئیں، دائرہ کے اندر باہر لکھے اور عمود پر بھی لکھے۔

اس طرح کے نقوش قبلہ رو ہوکر لکھے، عود اور عنبر کی خوشبو روشن کرے اور نقش بناتے وقت بالکل سفید کپڑے پہن لے اور باوضو ہوکر

نقش لکھے۔ ان باتوں کا لحاظ رکھنے سے تاثیر جلد ظاہر ہوگا، انشاء اللہ اگر تین سو بار لکھ کر بچے کے تکئے کے نیچے رکھے تو وہ خواب میں نہ ڈرے گا۔ اگر منگل کے دن طلوع آفتاب کے وقت لکھے تو تمام دشمن مطیع ہوں گے اور بار بار یَا کَبِیْرُ پڑھتا رہے۔

بعض علمائے فن کا کہنا ہے کہ حرف ''ث'' جمعرات کے دن سے متعلق ہے۔ عامل کو چاہئے کہ اسم الٰہی سے استمداد طلب کرے تاکہ نتائج کلی طور پر ظاہر ہوں۔ حرف ثا کو خوف کے لئے استعمال کرنا ہو تو جوز ثابت لے، اندر مغز بھی ہو، اس کے پوست پر اکیس بار اس اسم کو نقش کرے اور تمام مفسد، فاسق اور حاسین کی راہ یا ٹھہرنے کی جگہ پر دفن کردیں تو سب متفرق ہوجائیں گے اور پریشان رہیں گے۔ ایک کتاب میں لکھا ہے اگر کوئی روزانہ پانچ سو مرتبہ اس حرف کو پڑھا کرے تو محبت کو پیدا کرتا ہے۔ موکل جمعرات کا علوی میکائیل اسرافیل ہے۔ ملک سفلی السید شمہورش و کرش الثابت ہے۔

صحت، رشتہ و کاروبار کی ہر بندش ختم

یہ عمل ایک خاص بزرگ عامل کا عطیہ ہے اور انتہائی مجرب ہے۔ یقین سے صرف اکیس یوم پڑھنا، انشاء اللہ ہر قسم کی بندش ٹوٹ جائے گی، شروع چاند کی تاریخوں میں شب جمعرات یا شب جمعہ سے آغاز کریں اور اکیس یوم مسلسل پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں، اگر خدانخواستہ کوئی کسر رہ جائے تو مزید ایک بار دہرالیں۔

عمل یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ. فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ. اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ. فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ. وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ. وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ. رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ. فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا. وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِيْمَانُهُمْ. قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ. مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا. فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ. لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ. وَفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا.

اول و آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف کے ساتھ اس عمل کو بعد نماز فجر گیارہ بار اور بعد نماز مغرب اکیس بار پڑھیں۔ یہ عمل ان تمام افراد کے لئے مفید ہے جو کسی نہ کسی بندش کا شکار ہوں، مثلاً رشدہ، شادی، کاروبار وغیرہ۔

برائے حمل

یہ سورۂ سجدہ کا نقش ہے، جس کی تاثیرات بے شمار ہیں، یہاں اس کی صرف ایک تاثیر تحریر کی جارہی ہے۔ بانجھ پن کو ختم کرنے کے لئے یہ نقش تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۲	۱۵۶۶	۲۸	۱۰۶۶۱۳	۱۸۸۴
۱۰۶۶۱۱	۱۸۸۷	۳۷۰	۱۵۶۴	۳۱
۱۵۶۲	۲۹	۱۰۶۶۱۴	۱۸۸۵	۳۷۳
۱۸۸۸	۳۷۱	۱۵۶۵	۲۷	۱۰۶۶۱۲
۳۰	۱۰۶۶۱۰	۱۸۸۶	۳۷۴	۱۵۶۳

اگر کسی عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو اس نقش کو لکھ کر اس کے ہر چہار طرف یہ آیت لکھ کر اس عورت کو پہننے کے لئے دیں اور صبح و شام ان آیات کو اکتالیس بار پڑھ کر اس عورت پر دم کرتے رہیں، اس کو حمل ٹھہر جائے گا۔

اَلَّذِيْٓ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ. ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ. ثُمَّ سَوّٰىهُ وَنَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ. (السجدہ:۹-۷)

مجرب عملیات

از تحریر: سید جاوید عباس شاہ

برائے صلح وپیار محبت کا مجرب عمل

اگر کسی مرد کی بیوی ناراض ہو کر چلی گئی ہو تو اسے صلح کر کے گھر لائے اور یا کسی عورت کا شوہر ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہو تو صلح کرانے اور ناراضگی بین اولاد والدین دور کرنے کے لئے یا کسی کا دوست ناراض ہو گیا ہو تو اسے راضی کرنے کے لئے بھی کام دے۔

مثال نام طالب معہ والدہ کے اعداد یہ ہیں۔ ۲۳۷

مطلوب معہ والدہ: ۳۰۱

آیت کے اعداد وَاَصْلِحُوْ بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ ۸۸۱

آیت کے اعداد: ۳۷۹۹

آیت کے اعداد اِھْدِ نَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ: ۱۰۸۲

اعداد جلب قلب: ۱۶۷

میزان: ۶۴۶۷

تفریق: ۶۰

تقسیم: ۴

بقایا حاصل قیمت: ۱۶۰۱

حاصل قیمت ۱۶۰۱/خانہ اول میں رکھے اور دو کے اضافہ سے نقش پر کرے۔ کسر ۳ کو خانہ ۵ میں رکھے۔ میزان ہر طرف برابر ہوگا۔ ۶۴۶۷ نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵
۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲

نقش کو ۲/ کے اضافہ سے پر کر کے نیچے مقصد ضرور لکھیں۔

اصل نقش یہ ہے:

۷۸۶

جبرائیل

۱۶۱۸	۱۶۱۲	۱۶۰۵	۱۶۳۲
۱۶۰۷	۱۶۳۰	۱۶۲۰	۱۶۱۰
۱۶۲۸	۱۶۰۱	۱۶۱۶	۱۶۲۲
۱۶۱۴	۱۶۲۴	۱۶۲۶	۱۶۰۳

میکائیل

اللھم سخرلی بحق نام طالب معہ والدہ بحق مطلوب معہ والدہ
جن کی صلح کروانی ہو ان کے نام بحق یا بدوح

۳ عدد نقش بنائے ساعت زہرہ میں ایک طالب ساتھ رکھے دوسرا میوہ دار درخت پر باندھے تیسرا ان کو پلائے یا ٹھنڈی جگہ دفن کریں بہت جلدی صلح ہو جائیگی۔

جمعہ کے دن پہلی ساعت زہرہ کی ہوتی ہے۔ اگر جمعہ کے دن پہلی ساعت میں یہ نقش لکھیں تو بہتر ہوگا۔ نقش باوضو اور قبلہ رو ہو کر لکھیں۔ اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے پھل دار درخت پر لٹکائیں۔ اور گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ ایک بات یاد رکھیں کہ وہ نقش جن میں آیات قرآنی سے استفادہ کیا گیا ہو ان کو ناجائز امور میں استعمال نہ کریں ورنہ گناہ گار ہوں گے۔ اور اگر آخرت برباد ہوگی۔ جائز دوستی اور جائز امور میں ان کا استمال کریں اور پھر کرشمہ خدا دیکھیں۔

سید مبارک حسین

کلید کامیابی

آج کے پرآشوب دور میں انسان عدم تحفظ کا شکار ہے قدم قدم پر جان و مال کا خطرہ ہے۔ قتل وغارت گری، دہشت گردی، مشکلات، فسادات، بیماریاں، مقدمات، حادثات، بے روزگاری، معاشی مشکلات میں انسان پھنسا ہوا ہے اور ان سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا۔ چند مجرب اور آزمودہ قرآنی دعائیں پیش خدمت ہیں۔ استفادہ اٹھائیں اور محمدﷺ وآل محمدﷺ کے وسیلہ بنائیں کیونکہ قادر مطلق کا ارشاد ہے۔ اے ایمان والوں مجھ تک پہنچنے کے لئے وسیلہ ڈھونڈ واور یہی پاک ہستیاں ہمارے لئے وسیلہ ہیں۔ آخر میں میری دعا ہے کہ پروردگار ہر مومن ہر مومنہ کو مشکلات، پریشانیوں، بیماریوں اور جملہ مصیبتوں سے نجات دلائے اور خداوند کریم بحق چہاردہ معصومینؑ آغا نثار احمد صاحب مرحوم بانی ادارہ کی مغفرت فرمائے اور آغا افتخار حسین صاحب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور کاروباری میں برکت عطا فرمائے ان کی اہلیہ مرحومہ وجملہ مرحومین کی بلندی درجات کے لئے ایک مرتبہ سورہ فاتحہ کا ہدیہ مرحومین کو ایصال فرمادیں شکریہ۔ سید مبارک حسین کاظمی شاہ۔

ہر جائز مراد اور مشکلات کی آسانی کے لئے

درج ذیل آیت نمبر ۴، ۵ پارہ ۲۱ رسورہ مؤمن کو نماز عشاء کے بعد ۱۱۳ رمرتبہ پڑھ کر دعا مانگ لیا کریں۔ آیت یہ ہے: يُفْرِحُ الْمُؤْمِنُوْنَ٥ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ٥

شادی کی رکاوٹ کے لئے

اگر آپ کی شادی میں رکاوٹیں ہوں یا آپ کے عقد میں مشکلات ہوں، مراد پوری نہ ہوتی ہو رشتے آتے ہوں لیکن کامیابی نہ ہوتی ہو تو درج ذیل آیت نمبر ۵۴ رسوۃ الفرقان پارہ نمبر ۱۹ رکو روزانہ متواتر ۲۱ ردن تک ۳۱۳ رمرتبہ پڑھ کر دعا مانگ لیا کریں۔ آیت یہ ہے: وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا٥

اولاد کے لئے

اگر مزید اولاد کی خواہش رکھتے ہوں تو درج ذیل اسماء حسنیٰ کو ۱۱۱ رمرتبہ پڑھیں اول وآخر درود کے ساتھ ہر فریض نماز کے بعد پڑھ کر دعا مانگ لیا کریں اور پانی پر دم کرکے پی لیا کریں۔ يَاسَلَامُ، يَابَدِيْعُ ٥

شوگر و دیگر امراض کے خاتمے کے لئے

شوگر کے مرض کی دوری اور دیگر تمام امراض سے نجات کے لئے ہر نماز فریض کے بعد روزانہ ۱۱ رمرتبہ پڑھیں اول وآخر درود کے ساتھ انشاء اللہ تمام ظاہری اور باطنی امراض دور ہوں گے۔ وہ دعا یہ ہے۔ يَا اَللّٰهُ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا سَلَامُ يَاشَافِيْ یہ دعا پڑھ کر پانی پیر دم کرکے پی لیا کریں۔

حاکم رآفیسر رمالک کی ناراضگی کے خاتمہ کے لئے

جب کسی حاکم رآفیسر مالک سے ناراضگی ہوجائے اور وہ آپ کو پریشان کرتا ہو تو درج ذیل کو ۳ رمرتبہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کریں۔ یہ دنوں ہاتھ پورے جسم پر پھیریں ان شاء اللہ حاکم، آفیسر ناراضگی ختم کر دیگا اور مہربانی شفقت سے پیش آئے گا۔ دعا یہ ہے۔

كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَايَتُنَا فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ٥

نیز دشمنی اور حسد سے بچنے، ہر آفت اور پریشانی سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ صبح وشام ۷ رمرتبہ پڑھ لیا کریں۔

مکان خالی کرانے کے لئے

اگر آپ کے مکان پر کسی نے قبضہ کیا ہوا ہے اور وہ خالی نہیں کرتا تو درجہ ذیل سوۃ انشقاق پارہ ۳۰ رکی آیت نمبر ۴ رنماز عشاء کے بعد روزانہ ۳۰۰ رمرتبہ پڑھ کر دعا مانگیں ان شاء اللہ جلد ہی آپ کا مکان خالی ہوجائے گا اور قبضہ مل جائے گا۔ آیت درج ذیل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥ وَاَلۡقَتۡ مَا فِیۡهَا وَتَخَلَّتۡ ٥

امتحان میں کامیابی کے لئے

اگر آپ چاہتے ہیں کہ امتحان میں نمایاں پوزیشن حاصل ہو تو درج ذیل سورۂ بنی اسرائیل کی آیت مبارکہ نمبر ۸۷ پارہ ۱۵ کو روزانہ ہر نماز کے بعد ۱۷ مرتبہ اول وآخر درود کے ساتھ پڑھیں اور کامیابی کی دعا مانگیں۔ آیت درج ذیل ہے۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥ اِنَّ فَضۡلَهٗ کَانَ عَلَیۡکَ کَبِیۡرًا

فرماں بردار اولاد کے لئے

نافرمان ربچوں کو فرمانبردار بنانے اور بری عادتیں چھڑانے کے لئے جب وہ سوجائیں تو سرہانے کھڑے ہو کر روزانہ متواتر ۲۱ ردن سورہ اخلاص اتنی آواز سے پڑھیں کہ نیند میں خلل نہ آئے۔ اول وآخر درود ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ انشاء اللہ یہ بری عادتیں ترک کردیں گے۔

بچوں کی ضد ختم کرنے کے لئے

ضدی بچے ربچی کی ضد ختم کروانے کے لئے جب بچہ یا بچی سوجائے تو سرہانے کھڑے ہو کر ۱۱ رمرتبہ سورہ کوثر اول وآخر ۳۔۳ ر مرتبہ درود کے ساتھ پڑھ کر دم کریں اور دعا کریں یہ عمل کم از کم ۱ رماہ جاری رکھیں۔ انشاء اللہ یہ عادت ختم ہو جائے گی۔

الرجی کے خاتمے کے لئے

اگر کسی کو الرجی کا مرض ہو تو مریض کو چاہئے کہ ہر نماز کے بعد ۷ رمرتبہ القدر پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں اور جسم پر پھونکیں انشاء اللہ جلد مرض سے افاقہ ہوگا۔

یرقان کے لئے

اگر کسی کو یرقان ہو گیا ہو (پیلیا) تو پہلے سورۂ فاتحہ ۱ رمرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس وقت تک پلائیں جب تک افاقہ نہ ہو جائے۔

دل کے امراض کے لئے

دل کے مرض کے لئے نہایت پر اثر اور مجرب دعا کو دل پر ہاتھ رکھ کر ۱۱۱ رمرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھ کر دعا مانگ لیا کریں۔ دعا یہ ہے:

سُبۡحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمۡدِهٖ۔

پیٹ درد کے لئے

پٹ میں کیسا ہی درد کیوں نہ ہو تو درج ذیل کو ۷ رمرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پانی پی لیا کریں۔ ان شاء اللہ جلد افاقہ ہوگا۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَیُّ الۡقَیُّوۡمُ ٥

بیماری کے لئے

کیسی ہی بیماری ہو روزانہ نماز عشاء کے بعد اور صبح کو نماز فجر کے بعد ۳۳ رمرتبہ درج ذیل کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ انشاء اللہ جلد صحت یابی ہوگی۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ ٥

تبادلہ رکوانے کے لئے

اگر کسی شخص کا تبادلہ کسی دوسرے آفس ہو جائے اور وہاں نہ جانے اور رد کروانے کے لئے سورۂ تبت یدا نماز عشاء کے بعد روزانہ ۹۱ ردن تک پڑھ کر دعا مانگیں ان شاء اللہ تبادلہ رک جائے گا۔

شوہر اور زوجہ میں پیار و محبت کے لئے

اگر شوہر اور بیوی میں اختلافات، جھگڑے رہتے ہوں تو ان میں پیار محبت والفت قائم ہونے کے لئے روزانہ ۱۰۰۱ رمرتبہ کسی میٹھی چیز پر دونوں کھائیں انشاء اللہ باہمی الفت ومحبت ہوگی اور جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔ وہ اسم یہ ہے: اَلۡوَدُوۡدُ

وسعت رزق کے لئے

روزانہ ہر نماز کے بعد ۷۰ رمرتبہ یَا فَتَّاحُ پڑھنا وسعت رزق کے لئے نہایت پر اثر اور مجرب ہے۔

حفاظت کے لئے

درجہ ذیل اسم الٰہی کو روزانہ ۲۰۲ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیا جائے تو وہ بچہ بالغ ہونے تک تمام آفات، بیماریوں اور پریشانیوں سے امان میں رہے گا۔ وہ اسم یہ ہے۔ اَلۡبَرُّ۔ اول وآخر ایک مرتبہ درود پڑھ کر دعا مانگ لیا کریں۔

ناگہانی موت سے بچنے کے لئے

روزانہ ہر فریضہ نماز کے بعد ۱۰۰۰ مرتبہ یَاحَیُّ پڑھنا ناگہانی اور اچانک موت سے محفوظ رکھتا ہے اور عمر طویل ہوتی ہے۔

دعائے اسم اعظم

منقول ہے کہ آصف بن برخیا وزیر حضرت سلیمان بن داؤدؑ نے درج ذیل دعا ہی کے ذریعے سے چشم زدن میں ملک سبا سے تخت بلقیس منگوالیا تھا☆ دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریمؑ بھی اس دعا کے ذریعے سے مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے کیونکہ اس درج دعا میں اسم اعظم موجود (پوشیدہ) ہے اگر یقین کامل سے پڑھی جائے تو عامل کا کام دے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالُ الْمَنَّانُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْتَفْعَلَ بِیْ○

ترجمہ: الٰہی میں تجھ سے اس لئے سوال کرتا ہوں کہ تو ہی ہمارا معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو زندہ قائم ہے تو پاک ہے پاکیزہ ہے تو آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے تو ہی غیب اور سامنے کی باتوں کا جاننے والا ہے تو ہی بزرگ (اور) برتر ہے تو ہی مہربان صاحب جلالت وکرامت ہے چاہے کہ تو محمد ﷺ اور ان کی آل پر رحمت فرما اور میرے ساتھ ایسا کر (اس کے بعد اپنی حاجت بیان کرے۔

تسبیح اسمائے الحسنیٰ

کتاب الدعوات میں بروایت عبدالسلام خوارزمی درج ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اس دعا کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَاحَنَّانُ يَا بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ○

طنزیہ مضمون

اذانِ بت کدہ

ابوالخیال فرضی

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

آج صبح سے بیگم کا موڈ بہت خوشگوار تھا، بات بات پر کھل کھلا رہی تھیں اور بات بات پر اس طرح ہنس رہی تھیں کہ انہیں ہنستا دیکھ کر مردے بھی انگڑائی لینے پر مجبور ہو جائیں، شروع ہی سے ان کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ جب ان کا موڈ خوشگوار ہوتا ہے تو وہ میر کی غزلیں گنگنانے لگتی ہیں اور کسی مانی ہوئی اداکارہ کی طرح فضاؤں میں اپنی ادائیں بکھیرنے لگتی ہیں۔ میں نے ہمیشہ اس موقع کا فائدہ اٹھایا ہے، یہی تو وہ موقع ہوتا ہے کہ جب وہ میرے ہر گناہ کو معاف کرنے اور میری مغفرت کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایسے ہی ایک موقع پر جب وہ مارے خوشی کے عالم آرا بنی ہوئی تھیں اور ان کی آنکھوں سے شراب طہورہ موسلا دھار بارش کی طرح برس رہی تھی، عجیب دلدوز منظر تھا، میری روح اس بارش میں نہانے کے لئے بے تاب ہوگئی اور میں نے کپڑوں سمیت اس کی آنکھوں میں چھلانگ لگادی۔ اُف میرے آباؤ اجداد کے اللہ تعالیٰ، میں تو سچ مچ ہی اس سے ٹکرا گیا تھا اس نے حیرت کو تعجب میں ضرب دیتے ہوئے کہا۔ آپ کو کیا ہوا؟ دماغ تو صحیح ہے؟

کچھ نہیں، بس میں آپ کی ان خرمستیوں سے مستفیض ہونا چاہ رہا تھا، میرے لہجے میں بلا کی معصومیت تھی۔ اس نے میرے بالوں میں اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔ میرے سرتاج! اگر آپ سیدھی راہ چلیں اور بدقماش قسم کے دوستوں سے کنارہ کشی اختیار کرلیں تو آپ بے مثال قسم کے شوہر بن جائیں۔

آپ تو جانتے ہی ہیں کہ مجھ سے دوستوں کی غیبت برداشت نہیں ہے، میں نے برملا عرض کیا، بیگم آپ بھی اپنی تمام تر خوبیوں کی وجہ سے بے نظیر ہیں۔ آپ کے حسن کے چرچے آسمانوں تک میں ہوتے ہیں اور میں نے کئی بار خوابوں میں قلوپطرہ کو آپ کے پیروں کا مساس کرتے ہوئے دیکھا ہے اگر آپ اس گناہ سے توبہ کرلیں، یعنی میری دوستوں سے بدظنی نہ کرنے کی قسم کھالیں تو پھر میرے جیتے جی آپ کی مغفرت ہو جائے اور آپ بھری دوپہر میں جنت الفردوس میں داخل ہو جائیں۔

بانو نے مجھے گھور کر دیکھا لیکن چونکہ موڈ اس کا خوشگوار ہی تھا اس لئے اس وقت اس کے غصہ میں ایک طرح کی ٹھنڈک تھی۔ وہ ادائے بے نیازی کے ساتھ کہنے لگی، میں چونکہ آپ سے سچا پیار کرتی ہوں اس لئے آپ کے دوستوں کو برداشت کرلیتی ہوں، اگر مجھے آپ سے پیار نہ ہوتا تو میں آپ کے دوستوں کو ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں عالم بالا میں پہنچا دیتی۔

اور میں تمہاری رپٹ کرانے میں دیر نہیں لگاتا اور تم پر ایسا دفعہ لگواتا کہ تمہاری ضمانت مرنے کے بعد بھی نہ ہوتی، یہ بات تو بہت پرانی تھی۔ آج جب میں نے اسے خوشگوار موڈ میں دیکھا تو دل کی وادیوں میں کئی ہزار قمقمے روشن ہو گئے اور میرے وہ تمام ارمان جنہیں مرحوم ہوئے ایک مدت ہوگئی تھی پھر اٹھ کے بیٹھ گئے اور میری وہ آرزوئیں جو بہت پہلے بیوہ سے ہوگئی تھیں رنگ مسرت سے تربتر ہو گئیں، میں اپنی مری ہوئی مسرتوں کو جب دوبارہ زندہ ہوتے دیکھا تو میرے مردہ جسم میں نئے نئے حوصلہ سمندر میں طوفانوں کی طرح سر ابھارنے لگے اور میں نے اپنی جان کی امان چاہتے ہوئے یہ بول ہی دیا۔ بیگم آج تم کس قدر خوشگوار موڈ میں ہو، اتنا خوش تو میں نے تمہیں شادی کی رات بھی نہیں دیکھا تھا، دل چاہتا ہے کہ آج میں تم سے اپنے ہر گناہ کا اعتراف کرلوں، کیا بعید ہے کہ آج تمہارا دامن مغفرت مجھے نصیب ہو جائے اور تم بے حساب مجھے اسی جنت میں

داخل کردو، جس کے خواب میں شادی سے پہلے ہی سے دیکھ رہا ہوں۔

تو کیا آپ خود کو کسی دوزخ میں سمجھتے ہیں۔

پتہ نہیں بیگم۔ بس قبر کا حال تو مردہ ہی جانتا ہے۔

تو کیا میں قبر ہوں؟! اس کا موڈ خراب ہونے ہی والا تھا میں نے پینترہ بدلا اور میں نے کہا۔

بیگم، برا مت ماننا۔ میں کربلا کے شہیدوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آج تم بلا کی حسین وجمیل لگ رہی ہو۔ یقین کرو بیگم تمہیں دیکھ کر میرا وجود پگھل رہا ہے اور میں ایک ایک سیکنڈ میں کئی کئی بار شہید ہو رہا ہوں۔

بیگم قسم تمہاری تم جنت کی حور لگ رہی ہو، تمہارے رنگ رنگ سے عطر فردوس کی خوشبوئیں پھوٹ رہی ہیں، مجھے اندیشہ ہے کہ میں تمہیں نامحرم سمجھ کر تم سے اظہار عشق نہ کر بیٹھوں۔

بانو نے مجھے غضب ناک نظروں سے دیکھا مجھے تو پسینے چھوٹ گئے۔ میں نے اپنے ہوش وحواس کو سمیٹتے ہوئے کہا۔

تم اس طرح کی قہر آلود نظروں سے اگر دیکھوگی تو میری سانسیں میرے ساتھ وفا نہیں کر سکیں گی، میں تم سے رحم کی اپیل کرتے ہوئے کہتا ہوں کہ جب تمہارا موڈ اتنا اچھا ہے تو خوشگواری کی اس بہتی ہوئی گنگا میں مجھے بھی ہاتھ دھونے دو۔ میں نامراد قسم کا ہی سہی لیکن ہوں تو شوہر ہی، میں خود کو مجازی خدا سمجھنے کی جسارت تو نہیں کر سکتا لیکن ازراہ ایجاب وقبول کسی ہلکی پھلکی خواہش کا اظہار تو کر ہی سکتا ہوں۔

میرے ڈائیلاگ سن کر بانو تو ہنس پڑی، پھر بولی۔

بولو، کیا چاہئے۔

اجازت، میں نے ڈرتے ہوئے کہا۔

کس چیز کی اجازت؟

عشق ومحبت کے ٹھاٹیں مارتے ہوئے سمندر میں کود پڑنے کی اجازت اور کسی ڈوبتے ہوئے عاشق نامراد کو بچانے کی اجازت۔

ہر گناہ کی اجازت دے دوں گی لیکن اس گناہ کی اجازت نہیں دوں گی اور میں سمجھ رہی ہوں کہ تم کس کی پھٹی میں ٹانگ اڑانے کے لئے اجازت مانگ رہے ہو۔

تمہیں نہیں معلوم۔'' میں نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔''

مجھے معلوم ہے کہ آپ صوفی شوقین کا الجھا ہوا مسئلہ حل کرنے کی اجازت چاہ رہے ہیں۔

آئی سی، تو تمہیں معلوم ہے۔

محترم، وہ بیوی ہی کیا جو اپنے شوہر کے جغرافیئے سے بے خبر ہو۔

کئی سال پہلے میں نے اس طرح کے معاملات میں گھسنے سے توبہ کرلی تھی اور میں نے تم سے وعدہ کرلیا تھا کہ اس طرح کے معاملات میں کسی کی مدد نہیں کروں گا لیکن جب تمہارا موڈ اس قدر شاندار دیکھا تو روح جھوٹ اٹھی اور چھوٹے بڑے سبھی ارمانوں نے اس دریا میں چھلانگ لگا ہی دی، لیکن افسوس تم تو ایسے عالم بھی عقل سے پیچھا نہیں چھڑا پاتیں۔ بیگم کیا تم نے ارسطو کا یہ شعر نہیں سنا۔

اچھا ہے دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

لایعنی باتوں سے کیا فائدہ۔'' بانو نے بناوٹی بیزاری کے ساتھ کہا۔'' آپ کا مدعا کیا ہے؟

وہی جو تم سمجھ رہی ہو۔ میں صوفی شوقین کی عشق کی الجھی ہوئی ڈور کو سلجھانا چاہتا ہوں۔

لیکن آپ نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اس طرح کی واہیات باتوں میں آپ کبھی دلچسپی نہیں لوگے۔

مجھے یاد ہے اور میں نے ارادہ بھی یہی کیا تھا کہ اس طرح کے مسئلوں میں کبھی نہ کوئی مشورہ دوں گا نہ اپنی ٹانگ اڑاؤں گا، لیکن آج تمہارا موڈ اس قدر خوش گوار تھا کہ میں نے سوچا جتنے بھی گناہ کرسکوں کر گزروں، کیوں کہ مجھے یہ امید نہیں ہے کہ تم اس قدر خوش پھر کبھی دوبارہ ہوسکوگی۔ اس لئے میں نے تمہاری خوشگواری کی گنگا میں چھلانگ لگادی، اب آگے تمہاری مرضی، سر تسلیم خم ہے، جو مزاج یار میں آئے۔

میں آپ کو اجازت بھی دیدوں لیکن مجھے شرم آتی ہے کہ آپ ایسے لوگوں کا ساتھ دیں کہ جن کی ٹانگیں قبر میں لٹک چکی ہیں اور وہ اس عمر میں بھی عشق کرنے سے باز نہیں آرہے۔

بیگم۔ بس یہی بات میرے حلق سے نیچے نہیں اترتی، میں نے تم سے کئی بار کہا ہے اور کئی بار معتبر قسم کے عشاق کی گفتگو کے حوالے بھی دیئے ہیں کہ عشق کرنے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی، یہ تو ایک آگ ہوتی ہے جو بچپن میں لگائے نہ لگے اور بڑھاپے میں بجھائے نہ بنے، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کے مادر زاد شریف لوگوں سے عشق

کرتے ہوئے بھی عمر رفتہ کو پلٹ کر نہیں دیکھا۔

وہ مجھے شک کی نظروں سے دیکھنے لگی، اسے مشکوک دیکھ کر مجھے قسم کھا کر یہ کہنا پڑا۔ بیگم یقین مانو میرا کوئی ارادہ نہیں کسی سے عشق کرنے کا میں تو اس لائن کے وہ اصول بیان کر رہا ہوں جن کو مجنوں اور فرہاد نے باوضو ہو کر لکھے ہیں۔

بانو چونکہ پوری طرح موڈ میں تھی اس لئے وہ غصہ کو شاید ناجائز سمجھ رہی تھی اور جب وہ پوری طرح موڈ میں ہوتی ہے تو صرف ہونٹوں سے ہی نہیں ہنستی بلکہ آنکھوں سے اور ناک کے نتھنوں سے بھی ہنستی ہے اور یہی وقت ہوتا ہے جب میں دل کے سارے ارمان اس کے سامنے کھول کے رکھ دیتا ہوں۔

اس نے ہر رخ سے مسکراتے ہوئے کہا۔ صوفی شوقین پہ کیا آفت آئی کہ ان کو اس عمر میں عشق کا دورہ پڑ گیا، کیا ان کی شرم بالکل ہی مر گئی؟

بیگم۔ میں تم سے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ عشق ایک لازوال نعمت ہے اور عشق مجازی، عشق حقیقی تک پہنچاتا ہے، عشق ہونا بھی خوش نصیبی کی علامت ہے۔

عشق ہونا اور عشق ہوتے رہنا، دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔

"بانو نے ایک قیامت خیز انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔" آپ کے اکثر دوستوں کا حال یہ ہے کہ انہیں کسی وقت بھی عشق کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ صوفی زلزال کے مرنے میں کتنے دن باقی رہ گئے تھے، وہ زندگی کے آخری ساعتوں سے گزر رہے تھے اور ایک دن ان کے بارے میں یہ خبر سننے کو ملی کہ انہیں کسی عورت سے عشق ہو گیا ہے۔ اسی طرح یہ آپ کے صوفی شوقین میں یہ بھی عمر کے اس حصہ سے گزر رہے ہیں جہاں پہنچ کر انسان سچ مچ کا مسلمان بن جاتا ہے اور توبہ تلہ میں لگ جاتا ہے لیکن آئے دن یہی سننے کو ملتا ہے کہ انہیں عشق ہو گیا ہے، یہ عشق ہے یا عذاب الٰہی۔

بیگم۔ اللہ سے ڈرو، یہ اللہ کے وہ نیک بندے ہیں جن کے کردار پر شک کرنا بھی گناہ عظیم ہے لیکن تم کتنی بے دردی کے ساتھ ان کا مذاق اڑاتی ہو۔ میرے دوستوں میں صوفی شوقین سب سے زیادہ خوش مزاج انسان ہیں، ابھی ان کی عمر صرف ۶۰ سال ہے، تم ان کے بارے میں یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ عمر کے اس حصے سے گزر رہے ہیں جہاں توبہ تلہ فرض بن کر رہ جاتی ہے۔ میں نے ان سے زیادہ عمر کے لوگوں کو دن دہاڑے شادیاں کرتے دیکھا ہے، پرار کے سال منشی سدا بہار کا بیاہ اسی سال کی عمر میں نہایت دھوم دھام کے ساتھ ہوا تھا، بھول گئیں؟

آپ سے بحث کرنا فضول ہے" بانو نے اکتاہٹ کا اظہار کیا۔

آپ تو یہ بتائیے کہ آپ سے یہ کیا مدد چاہتے ہیں۔

مجھے اس طرح کی خرافات سے وحشت ہوتی ہے لیکن کیا کروں آپ بھی تو نہیں سدھرے؟ چلئے بتائیے آپ کو کیا کرنا ہے؟

مجھے لڑکی کے گھر والوں کو یہ سمجھانا ہے کہ اگر صوفی شوقین کو آپ لوگوں نے اپنا داماد بنالیا تو آپ کی قسمت کھل جائے گی اور دوسرے لوگوں کی تقدیر براہ راست آپ کے گھر آ کر آپ کی تقدیر پر دل کھول کر رشک کریں گی۔

بانو مجھے اس طرح گھور کر دیکھ رہی تھی جیسے میں اس کا شوہر نہیں بلکہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوں۔

وہ کچھ دیر چپ رہی پھر بولی، میری مانو تو اس بارے میں ان کی کوئی مدد نہ کرو وہ پوتوں اور نواسوں والے ہیں ان کی اس سلسلہ میں سفارش کرنا میرے نزدیک بے شرمی کی بات ہے۔

بیگم۔ میں ان سے وعدہ کر چکا ہوں اور تم تو جانتی ہی ہو کہ وعدہ خلافی کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔

جب آپ وعدہ کر چکے ہیں تو پھر مجھ سے مشورہ کرنے کی کیا ضرورت ہے، جائیے کچھ بھی کیجئے مجھے کیا لینا دینا۔

تم نہیں سمجھوگی۔ ارے تم سے پوچھے بغیر تو میں مر بھی نہیں سکتا۔

جانے دیجئے ان باتوں کو، ان باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے، آپ ہمیشہ سب کچھ کرنے کے بعد پھر مجھ سے پوچھتے ہیں اور خواہ مخواہ اپنی فرمانبرداری کو ثابت کرتے ہیں۔

بیگم، آج تم بہت اچھی لگ رہی ہو، مجھے شادی سے پہلے کے دن یاد آ رہے ہیں، جب میں دیوانہ وار تم پہ فدا تھا۔ اس وقت تمہاری یادوں میں، میں اس قدر غرق رہتا تھا کہ کئی وقت کی نمازیں چھوٹ جاتی تھیں کتنے ہی دنوں سے تم پر سنجیدگی طاری تھیں کتنے ہی دنوں سے تم پر سنجیدگی طاری ہے، تمہارے تقوے نے مجھے راتوں کو آٹھ آٹھ آنسو رلاتے ہیں، تم تو راتوں کو مصلی سنبھال لیتی ہو اور میں بن بیاہے مرد کی طرح رات بھر کروٹیں بدلتا ہوں۔

ایسی بھی نیکیاں کس کام کی جو شوہر کو ٹائیں ٹائیں فش بنا کر رکھ دے۔

بانو چپ تھی اور وہ مجھے گھورے جارہی تھی، شاید وہ میرے چہرے پر ازدواجی زندگی کا وہ سرمایہ تلاش کر رہی ہو تو مشرقی عورتوں کو کم سے کم اس دنیا میں کبھی نہیں ملتا، کبھی کبھی تو یہ سوچتا ہوں کہ مجھ جیسے شوہروں کی بیویاں بھی۔ جب پرسکون نہیں رہ پاتیں، جب کہ میرے اوریجنل قسم کے شوہر ہونے میں کسی پاگل کو بھی کوئی شک نہیں ہے تو پھر ان بیویوں پر کیا گزرتی ہوگی کہ جن کے شوہر چائنا کی کمپنیوں سے تیار ہوکر آتے ہیں اور جن کی گارنٹی تین مہینوں سے زیادہ کی نہیں ہوتی۔ یہ رات کو بادل نخواستہ بیوی کے رہتے ہیں اور باقی اوقات میں اس ماں کے کہ جس کے قدموں کے نیچے ان کو جنت نظر آتی ہے۔ بداعمال لوگوں کی سب سے بڑی کمزوری یہی ہوتی ہے کہ یہ فری کی جنت کے چکر میں رہتے ہیں، یہ لوگ جانتے ہیں کہ حساب وکتاب کے وقت یہ کھڑے نہیں رہ پائیں گے کہ ان کا نامہ اعمال گناہوں سے پُر ہوتا ہے۔ نامۂ اعمال کے حاشئے تک بھرے رہتے ہیں، گناہ لکھنے والے فرشتے بھی پریشان ہوجاتے ہیں کہ اب نافرمانیاں کس جگہ لکھیں، جب کہ وہ صفحات جہاں نیکیاں لکھی جاتی ہیں وہ بالکل کورے ہوتے ہیں۔ وہاں صرف ۷۸۶ لکھا ہوتا ہے۔ بعض صفحات میں تو نمازیں تک درج نہیں ہوتیں ایسے لوگوں کو ماں کے قدموں کی یاد آتی ہے کہ شاید وہاں جنت پڑی نظر آجائے، میرے دوستوں میں ایک دو شوہر اس طرح کے ہیں کہ میں نے انہیں خواب میں بھی کوئی نیک کام کرتے نہیں دیکھا، یہ لوگ صلہ رحمی سے بہت دور ہیں ان کے اخلاق بہت خراب ہیں، بدزبانی میں اور بدنیتی میں یہ بے مثال ہیں، یہ اپنی بیویوں کو مارتے ہیں، ان کے حقوق ادا نہیں کرتے اور حقوق تو یہ کسی کے بھی ادا نہیں کرتے لیکن ان کا حال یہ ہے کہ اپنی ماں کے خلاف یہ ایک لفظ زبان سے نہیں نکالتے کیوں کہ انہیں جنت صرف ماں کے قدموں کے نیچے نظر آتی ہے۔ میرے ایک خاص دوست ہیں بالکل لنگوٹیا قسم کے یار ہیں، مجھ پہ اپنی جان چھڑکتے ہیں حالانکہ جان نام کی کوئی چیز ان کے پاس نہیں ہے، اتنے کمزور ہیں کہ اس سے زیادہ کمزوری کا تصور بھی امر محال ہے، بالکل دھان پان سیک سلائی، لیکن آواز بہت کراری ہے جب وہ اپنی بیوی پر چلاتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ قیامت آگئی اور صور پھونکا جارہا ہے، ایک ہی سانس میں درجنوں گالیاں دیتے ہیں اور بار بار اس لفظ کو دوہراتے ہیں کہ کروں فیصلہ، بول دوں ایک دو تین، یہ نہایت ذمہ داری کے ساتھ یہ کلمات بھی بار بار زبان سے نکالتے ہیں کہ تجھے چھوڑ دوں گا لیکن ماں کو نہیں چھوڑوں گا۔ قسم لے لو میں نے انہیں زندگی میں کوئی اچھا کام کرتے نہیں دیکھا کہ جس پر بروز محشر جزا ملنے کی امید ہو، ان کی بیوی ان کی غیر ذمہ داریوں سے، ان کی بدزبانیوں اور ان کی مار دھاڑ سے بیحد پریشان ہے لیکن یہ اپنی عاقبت سے بے فکر ہیں کیوں کہ انہیں جنت الفردوس اس ماں کے قدموں کے نیچے پڑی نظر آتی ہے جو دیوبند کے سماج میں اپنی مثال آپ ہیں، یہ جنازوں کی مجلس میں بھی غیبت کرنے سے باز نہیں آتیں۔ دیوبند کا کوئی شریف انسان ایسا نہیں ہے جس پر انہوں نے الزام نہ لگایا ہو، ان کی انگلیاں ہر طرف اٹھتی ہیں اور ان کی زبان اتنی گندی ہے کہ ان سے کتے بلیاں بھی الجھتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ طنز، تنقید، تمسخر وہ ان کی گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں، شریف لوگوں کی کلاسیں لے کر انہیں فیل کر دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کام ہے، غیبتوں کی شام منانے کے لئے انہیں مہمان خصوصی کا درجہ دیا جاتا ہے، یہ لوگوں کو ستانے اور ان کا دل دکھانے میں ید طولیٰ ہیں اور غیبت اور لعن طعن کی صلاحیت انہیں آباء واجداد کی طرف سے ملی ہے، ان کے صاحبزادے کو جب ان کے قدموں کے نیچے نظر آتی ہے تو مجھ جیسے کم علم لوگ یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتے ہیں کہ خدا کی جنت کتنی سستی ہے اور یہ جنت بدقماش عورتوں کی ٹھوکروں میں ہے۔ اُف توبہ، جاہل قسم کے مسلمانوں میں قول رسولؐ کا مطلب غلط لے کر حدیث کا کس کس طرح مذاق اُڑایا جارہا ہے اور خوش فہمیوں کے جنگل میں بھٹک کر نادان لوگوں نے غلط ''ماؤں'' کو وہ مرتبہ دیا ہے جس کی وہ قطعاً حقدار نہیں، بے شک ماں ایک عظیم نعمت ہے، بے شک ماں کو خوش رکھنا اللہ کو خوش رکھنے کے لئے ضروری ہے لیکن یہ مرتبہ بلند ہر ماں کو نہیں ملتا، یہ مرتبہ ان ماؤں کا ہے جو اللہ سے ڈرتی ہیں اور جو کسی کے ساتھ ظلم اور ناانصافی کرنے کے روادار نہیں ہوتیں۔ اچھی ماں وہ ہوتی ہے جو اپنی بہو کو اپنی بیٹیوں سے زیادہ چاہے اور جو دوسروں کی اولاد کو بھی وہی پیار دے جو پیار وہ اپنی سگی ماں اولاد کو دیتی ہے، ایسی ماؤں پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے، ایسی ماؤں کے قدموں کے نیچے اگر جنت نظر آئے تو بجا لیکن جو مائیں بہو کے لئے ڈائن بن جائے جو اپنے شوہر کا چھوڑا ہوا ترکہ بھی اپنی اولاد کے درمیان

انصاف کے ساتھ تقسیم نہ کرسکے جو اپنی زبان کو الزام تراشیوں سے نہ روک سکے، اس کے قدموں تلے جنت تلاش کرنا کوئلے کی کان میں کوہ نور تلاش کرنے کے مصداق ہے۔

اما بعد۔ برائے نام سی نوک جھونک کے بعد مجھے صوفی شوقین مسائل عشق سلجھانے کی اجازت مل گئی تھی اور میں نہا دھو کر صوفی شوقین کے دولت کدہ پر پہنچ گیا۔ شاید وہ میرا انتظار ہی کررہے تھے مجھے دیکھ کر ہمیشہ وہ چہک اٹھتے ہیں لیکن آج وہ اداس تھے، ان کا چہرہ اس طرح لٹکا ہوا تھا جس طرح کسی غریب کی الگنی پر پھٹا ہوا بنیان لٹکا ہوا ہو۔ انہوں نے مری ہوئی سی آواز میں کہا۔

شکر گزار ہوں کہ آپ تشریف لے آئے۔

بڑی منت سماجت کی بانو کی۔ ایک گھنٹے اس کی خوشامد کی تب جا کر اجازت نصیب ہوئی۔

آخر وہ عشق ومحبت کی اتنی مخالف کیوں ہیں؟'' انہوں نے پوچھا۔''

بانو عشق ومحبت کی مخالفت نہیں ہے وہ بے موسم عشق کرنے کی قائل نہیں ہے، وہ کہتی ہے کہ محبت کرنے کی بھی ایک عمر ہوتی ہے۔ اس کا فرمانا ہے کہ اگر لڑکپن میں کسی لڑکے کو کسی لڑکی سے محبت ہوجائے تو چلو اس حادثہ کو گوارہ کرو لیکن بڑھاپے میں دس دس بچوں کے ماں باپ بن کر بھی عشق کرنا ایک طرح کی بے ہودگی ہے اور عشق ومحبت کی توہین ہے۔

اس بارے میں تمہاری رائے کیا ہے؟'' صوفی شوقین نے مجھ سے پوچھا۔''

میں بانو کے خیالات کی تائید کرتا ہوں، مجھے بھی وہ لوگ ایک آنکھ نہیں بھاتے جو بڑھاپے میں بھی عشق بازی کرتے ہیں۔

تم تو فرضی صاحب خود یہ کہتے ہیں کہ عشق کرنے کی کوئی عمر نہیں ہوتی، اب تمہیں کیا ہوگیا ہے۔

دیکھو جب میں اپنی بیوی سے بحث کرتا ہوں تو یہی کہتا ہوں کہ عشق ایک ایسی دولت ہے جو قدرت کی طرف سے کسی کو کسی بھی وقت عطا ہوسکتی ہے اور محبت کے دوران میں درجنوں مثالیں بھی پیش کرتا ہوں لیکن سچائی یہ ہے کہ عشق جوانی میں ہی کرنا چاہئے اور شادی کے بعد عشق وشق سے بھی کو توبہ کرلینی چاہئے لیکن آپ فکر نہ کریں، میں آپ کا ساتھ دینے کے لئے آیا ہوں اور حتی الامکان اس بات کی کوشش کروں گا کہ آپ کی بیل کو منڈھے چڑھادوں یا پھر اس بیل کو جڑ سے اُڑادوں۔ ذرا یہ بتاؤ کہ ہماری صوفیاؤں کا کیا حال ہے؟ انہیں تو خبر ہوہی گئی ہے کہ آپ کا یہ ساتواں عشق بڑی گرما گرمی کے ساتھ چل رہا ہے۔

فرضی بھائی دنیا سے نمٹنا آسان ہے لیکن ان بیویوں سے نمٹنا مشکل ہے، دن میں سو بار یہ کہتی ہے کہ تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم اس عمر میں عشق لڑا رہے ہو، کم سے کم اپنی تین مشت داڑھی کا تو خیال کرو۔

جماعت میں دس چلّے دے چکے ہیں اور اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتے، دن بھر بہت بے تکی باتیں کرتی ہے۔

فرضی بھائی سوچو تو سہی اس داڑھی پر طنز کرنے سے کیا فائدہ اور جماعت میں جاتے ہیں تو دعوت کا کام کرتے ہیں، دین کے لئے وقت لگاتے ہیں، محنت کرتے ہیں، ان عورتوں کو چین نہیں ہے یہ ہماری چلت پھرت کا جو دنیا میں دین پھیلانے کے لئے ہے، مذاق اڑاتی ہیں۔

شوقین میاں آپ کی بیوی کی بات غلط نہیں ہے، داڑھیاں رکھ کر جو خطائیں کی جاتی ہیں وہ درست نہیں ہوتیں اس میں داڑھیاں بھی نشانہ بنتی ہیں اور جہاں تک دین کے لئے چلت پھرت کا معاملہ ہے تو اس میں بھی اگر ہم اپنے اخلاق اور معاملات درست نہیں کریں گے تو ہماری وجہ سے دعوت کی لائن بھی بدنام ہوگی۔

تو کیا ہم فرشتے بن کر یہ کام کریں۔

فرشتے نہ بنیں لیکن سچ مچ کے مسلمان تو بنیں، ثابت تو ہم یہ کرلیا کریں کہ ہم دین کی خاطر گھروں سے نکل رہے ہیں لیکن دین خود ہماری زندگی میں موجود نہ ہو تو انگلیاں تو اٹھیں گی تو آپ جیسے لوگ نشانہ تو بنیں گے، گستاخی معاف، آپ کی عمر ۶۰ سے زیادہ ہے اور آپ بڑھاپے کی تیسری دہلیز پر قدم رکھ چکے ہیں لیکن اس عمر میں بھی آپ عشق فرمارہے ہیں تو دیکھنے والے تو بُرا بھی کہیں گے اور طعنے بھی کسیں گے۔

فرضی صاحب، خدا کے لئے نصیحتوں کی ریل پیل مت کرو، میری مدد کرو، میں مشکل میں پھنسا ہوا ہوں۔

اب ہوا کیا؟

ان کے موبائل میں میرے میسج اور میرے فوٹو موجود تھے وہ اس کے بھائیوں نے دیکھ لئے انہوں نے ایک آفت برپا کر رکھی ہے، اس

کے بھائی اور اس کے رشتے دار میرے خلاف اخبار میں کچھ دینا چاہتے ہیں۔

دینے دیجئے، ان کی بہن بھی تو بدنام ہوگی۔

میری تو سوچئے میں تو دعوت کے کام سے جڑا ہوا ہوں، میری وجہ سے دعوت بھی بدنام ہو جائے گی۔

وہ تو ہوگی، اور ہو رہی ہے کیوں کہ آپ جیسے نفس پرستوں نے دعوت سے جڑ کر بھی اپنی اصلاح نہیں کی اور دین کے ساتھ ساتھ دعوت کو بھی آپ بدنام اور رسوا کرنے کا ذریعہ بنے۔ آپ کی داڑھی اتنی شاندار ہے کہ اس کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے آپ فرشتوں کو بخاری شریف پڑھا کر آ رہے ہیں لیکن آپ کا حال یہ ہے کہ اس عمر میں بھی لڑکیوں کو میسج بھیج رہے ہیں اور اپنے فوٹو تک ارسال کر رہے ہیں لاحول ولاقوۃ۔

یار تم میری جان بچانے آئے ہو یا مجھے پند نامہ سنانے آئے ہو، کیا میں خودکشی کر لوں۔

خودکشی وہ لوگ کرتے ہیں جنہیں شرم ہوتی ہے، تم تو چلو بھر پانی میں بھی ڈبکی نہیں لگا سکتے۔

میرے بھائی میں کروں کیا؟ میں بہت پریشان ہوں، میرے راتوں کی نیند بھی اڑی ہوئی ہے، چلو میں سنجیدگی کے ساتھ پوچھتا ہوں کہ تم چاہتے کیا ہو؟

انہوں نے ایک طویل اور ٹھنڈا سانس لیا، پھر بولے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس لڑکی کے گھر والے مان جائیں اور اس کے ساتھ میرا نکاح کردیں۔

واقعتاً تم بہت بے شرم ہو، میرا مخلصانہ مشورہ ہے تم خودکشی ہی کر لو تو بہتر ہے۔

تو تم میری مدد نہیں کروگے۔

شوقین صاحب، میں تمہاری مدد ضرور کروں گا لیکن میں گدھا نہیں ہوں اور کسی احمق کی اولاد نہیں ہوں اور میں بسم اللہ کی گنبد میں بھی نہیں رہتا کہ جہاں دنیاداری میں بھی دین دکھائی دیتا ہو، میں تمہاری یہ مدد کر سکتا ہوں کہ تمہاری بیوی کو سمجھادوں اور وہ پھر سے تمہیں اپنا مجازی خدا سمجھنے لگے اور پھر سے تمہاری داڑھی پر ایمان لے آئے اور اس لڑکی کے بھائیوں کو سمجھادوں گا کہ وہ صرف تمہیں قصوروار نہ سمجھیں اپنی بہن کی غلطیوں کو بھی محسوس کریں اور اس گندگی کو زیادہ نہ کریدیں، راہ چلنے والوں کو بھی بدبو محسوس ہو۔

فرضی بھائی، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اب کبھی عشق کے قریب نہیں پھٹکوں گا لیکن اس وقت میرا ساتھ دیں اور میرا نکاح اس لڑکی سے کرادیں۔ میں جانتا ہوں کہ اگر آپ ارادہ کر لیں تو آپ میں یہ صلاحیت ہے کہ آپ اچھے اچھوں کو رام کر سکتے ہیں، آپ نے مولوی قراقرم کے بڑے بھائی کا نکاح ایک کمسن لڑکی سے اس وقت کرایا تھا جب ان کے مرنے میں چند ہفتے باقی رہ گئے تھے۔

بکومت، جو گناہ میں کر کے بھول گیا تم مجھے ان کی یاد مت دلاؤ، وہ زمانہ اور تھا، جب میں خود کھلنڈر تھا اور کھلنڈروں کی مدد کرنا ہی میرا شیوہ تھا، اب اس طرح کی بے ہودگیوں سے میں تائب ہو چکا ہوں، اب میں تمہاری مدد کر کے ایک جوان لڑکی کی جوانی برباد نہیں کر سکتا۔ عالی جناب اس وقت پوری طرح بوڑھے ہو چکے ہیں، ایک کم عمر لڑکی کے ساتھ نکاح کر کے آپ اس کے حقوق ادا نہیں کر سکتے، اللہ سے توبہ کرو۔ میں حسن الہاشمی سے ایسے تعویذ لا کر دوں گا کہ تمہارے دل سے اس لڑکی کا تصور نکل جائے گا اور چند دن کی رسوائی اور بدنامی کے بعد تم پھر اچھے خاصے بزرگ نظر آنے لگوگے اور تمہاری بیوی بھی پھر تمہیں "حضرت" کہنے لگے گی۔ آج میں تمہاری سسرال والوں سے۔ سوری، میں ان لوگوں سے مل لوں گا اور انہیں بھی سمجھادوں گا کہ تمہاری بہن کی بھی غلطی ہے اس لئے اس کے بارے میں زیادہ اچھل کود کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم اگر صوفی شوقین پر کیچڑ اچھالوگے تو تمہارے اپنے ہاتھ بھی گندے ہوں گے۔

لیکن فرضی صاحب۔" وہ پھر بولے۔" اگر وہ لڑکی تو مر جائے گی۔

پھر کب کب کر رہے ہو کوئی کسی کی وجہ سے نہیں مرتا، مجنوں اور لیلیٰ کا عشق حد سے زیادہ معتبر اور مستند تھا، جب ان کی شادی نہیں ہوئی تو ان دونوں میں سے کون مرا اور اس دور ترقی یافتہ کے عشاق، اپنے محبوب سے بچھڑ کر اور زیادہ صحت مند ہو جاتے ہیں اور اگلے ہی دن سے دوسرے محبوب کی تلاش شروع کر دیتے ہیں اور آپ نے اس سے پہلے بھی کئی عشق لڑائے ہیں، آپ اب تک کتنی مرتبہ مرے؟

انہوں نے گھر میں جاتے ہوئے کہا۔ ذرا سی چائے تو پی لو۔

سنو چائے پی لوں گا لیکن ذرا اپنی بیوی سے دو بات کرادو۔

اس کو چھوڑ دو۔'' انہوں نے کہا۔'' وہ تو ٹھیک ہو جائے گی۔

ہاں، اس بے چاری کو تو عادت پڑی ہوئی ہے ان حماقتوں کی۔

چائے پی کر ہی سیدھا اس لڑکی کے گھر پہنچا، اس کے گھر والے مجھے جانتے تھے اور اذان بت کدہ کی وجہ سے مجھ سے واقف تھے۔ انہوں نے مجھے اندر گھر میں ہی بلالیا، میں نے لڑکی کے باپ سے بات چیت شروع کی۔ وہ اپنی فطرت سے ایک شریف انسان تھے، ان کی آنکھوں میں حیا بھی تھی اور بیٹی کی حرکت کی وجہ سے وہ آنکھیں جھکا کر بات کر رہے تھے لیکن لڑکی کے بھائی شکل وصورت کے اعتبار سے اوباش لگ رہے تھے ان کے چہروں پر پھٹکار برس رہی تھی، صاف محسوس ہوتا تھا کہ انہیں خدا کو سجدہ کئے بھی ایک مدت گزر گئی ہے، لڑکی کی ماں نے بھی مجھ سے پردہ نہیں کیا تھا، وہ بھی منہ میں پانی دبائے میرے روبرو بیٹھی تھی، گھر میں کئی لڑکیاں بھی تھیں، خدا ہی جانے وہ اس لڑکی کی بہنیں تھی یا رشتے دار۔ لیکن مجھے وہ لڑکی نظر نہیں آئی جو صوفی شوقین سے وابستہ ہوگئی تھی، میں نے کہا۔ اگر اس لڑکی کو بھی بلالیں تو بات چیت صحیح انداز سے ہو جائے گی اور اس مسئلے کا کوئی حل نکل آئے گا۔

ماں باپ لڑکی سے ملانے پر کچھ راضی تھے، لیکن دو لڑکوں نے ایک ساتھ سینہ پھلا کر اور نہایت جاہلانہ انداز میں کہا۔ ہم اپنی بہن کو سامنے نہیں لاسکتے۔

کیوں نہیں لاسکتے بھائی، میرے لہجے میں کرختگی تھی، مجھے تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ اس کی مرضی کیا ہے؟

اسکی مرضی سے کیا ہوتا ہے، ایک لڑکا جسکا نام جعفر تھا، بدتمیزی کے انداز میں بولا، وہ اگر کنوئیں میں ڈوبنا چاہے گی تو ہم ڈوبنے دیں گے کیا۔

دیکھو تم زیادہ چنگیز خاں بننے کی کوشش مت کرو، میں تم لوگوں کی ہمدردی میں آیا ہوں۔ تم سمجھ کیا رہے ہو؟ کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ میں لڑکی کو ورغلانے آیا ہوں اور بچوں میں خود یہ چاہتا ہوں کہ اس طرح کی عشق بازیوں پر روک لگنی چاہئیں، اس سے دین اسلام کی بدنامی ہو رہی ہے اور لڑکیوں کو آنکھوں کھول کر زندگی گزارنی چاہئے لیکن اس طرح کے معاملات میں صرف لڑکیاں ہی قصوروار نہیں ہوتیں گھر کے وہ سب افراد بھی قصوروار ہوتے ہیں جو لڑکیوں کی حرکات وسکنات پر نظر نہیں رکھتے، ان موبائلوں کی وجہ سے۔ میں نے اپنے موبائل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

عشق کرنا بہت آسان ہوگیا ہے، کنواری لڑکیوں کے ہاتھوں میں موبائل نہیں دینا چاہئے اور اگر موبائل ہاتھ میں دے بھی دیں تو کچھ خبر گیری تو رکھیں۔ عشق ایک منٹ میں نہیں ہوتا، ہفتوں اور مہینوں کی گفت وشنید کے بعد انسان اس خرافات کی دلدل میں پوری طرح دھنستا ہے۔ اگر بچوں پر ماں باپ کی کیڑی نظر ہو تو یہ دریا عبور کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ اسی دوران وہ لڑکی جس کا نام نازنین تھا، میرے سامنے آکر بیٹھ گئی تھی، میں نے اس سے بغیر تمہید کے پوچھا۔ ایک بوڑھے آدمی سے عشق کرتے ہوئے تمہیں شرم نہیں آتی؟

اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے پوچھا۔ تم ان کی محبت کے جال میں کیسے پھنسی؟

وہ چپ رہی تو مجھے غصہ آگیا، میں نے سچ مچ کا مولوی بنتے ہوئے کہا۔ بیٹی بولو، میں دیوانہ نہیں ہوں کہ تم سے سوال در سوال کرتا رہوں اور تم گونگے کا گڑ کھائے بیٹھی رہو۔ جواب دو تم صوفی شوقین کے دام محبت میں کیسے گرفتار ہوئیں۔

نازنین نے کہا۔ میں تو ان سے الصلوٰۃ خیر من النوم کا مطلب پوچھنے گئی تھی اور انہوں نے مجھے اس کا مطلب سمجھانے کے لئے کئی بار بلایا اور پھر نہ جانے انہوں نے کیا کیا کہ میرا دل ان کی طرف مائل ہوگیا اور پھر صبح شام فون پر ہماری باتیں ہونے لگیں، لیکن میں قسم سے یہ کہتی ہوں کہ انہوں نے مجھ سے کبھی کوئی غلط بات نہیں کی، بس وہ مجھ سے نکاح کی خواہش رکھتے ہیں جب کہ میرے بھائیوں نے مجھے قتل تک کی دھمکیاں دے ڈالی ہیں اور انہوں نے مجھے پچھلے دس دن سے کمرے میں بند کر رکھا ہے۔

دیکھو سنو بیٹا۔ میں نے نازنین کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ تمہارا نکاح صوفی شوقین سے نہیں ہوسکتا۔ ان کی بیوی بچے کبھی بھی نکاح کے لئے راضی نہیں ہوں گے اور شوقین صاحب میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ بیوی بچوں کو ناراض کر کے تم سے نکاح کر سکیں، اس لئے تم صبر کرو اور اس خیال کو دل سے نکال دو، کیوں کہ اس میں تمہاری بدنامی ہے اور تمہارے خاندان کی بھی۔ آج کل لڑکیاں غیر مسلمین کے ساتھ بھی بھاگ رہی ہیں اس سے خاندان والوں کو بھی رسوائیاں جھیلنی پڑ رہی ہیں اور ہمارا مذہب بھی جگ ہنسائی کے صدمات برداشت کر رہا ہے، ایک اچھی بیٹی کو اپنے

بڑوں کی مرضی سے شادی کرنی چاہئے، یہ عشق وشق کے چکر ماں باپ کے لئے بہت تکلیف دہ ہوتے ہیں، ان ماں باپ پر کیا گزرتی ہے جن کی بیٹیاں کسی کے ساتھ بھاگ جاتی ہیں یا جولڑکی اپنی رائے سے شادی کرنے کا فیصلہ کرلیتی ہیں، اس کا اندازہ صرف وہی ماں باپ کرسکتے ہیں کہ جن کی بیٹی نے ان کے احساسات کا قتل کرکے شادی رچالی ہو، میں نازنین تم سے یہ امید کرتا ہوں کہ تم اب صوفی شوقین سے کوئی رابطہ نہیں کروگی اور میں تم سے یہ کہتا ہوں، میں اس کے بھائیوں سے مخاطب ہوا کہ تم اپنی بہن پر اعتبار کرو، اس پر لعن طعن کرنے کے بجائے اس کا دل جیتو اور محبت سے اس کو سمجھاؤ، ان حالات میں اگر تم گھر میں چیخ وپکار اور کو برا بھلا کہنے کی اسکیم جاری رکھوگے تو اس میں ضد پیدا ہوگی اور اس نے بھی انانیت کی روش اختیار کرلی تو خاندان ٹوٹ جائے گا اور رسوائیاں بارش کی طرح گھر میں برسنے لگیں گی۔

میں نازنین کو اور اس کے گھر والوں کو سمجھا کر اپنے گھر واپس آیا تو بانو ابھی تک خوشگوار موڈ میں تھی۔ اسے دیکھ کر میں نے کہا۔ تمہیں خواب میں زعفران کا کھیت نظر آگیا کیا؟ آخر تم اتنی خوشگوار موڈ میں کیوں ہو؟

آپ کو میرا خوش گوار رہنا برا لگتا ہے کیا؟

یہ بات نہیں ہے، بات یہ ہے کہ جس عورت پر تقوے کے دورے پڑتے ہوں، جس نے ٹی وی نہ دیکھنے کی قسم کھالی ہو، جس نے ہنسنے اور مسکرانے کو گناہ سمجھ لیا ہو، جو شوہر کو بھی ازراہ پرہیزگاری نامحرم سمجھنے لگی ہو جس کے چہرے پر ہر وقت بارہ بجے رہتے ہوں اور جو سہاگن ہوتے ہوئے بھی تمام اہل عقل کو بیوہ سی نظر آنے لگی ہو، آج وہ صبح سے کھل کھلا رہی ہو، گنگنا رہی ہو، قہقہے لٹا رہی ہو تو کس بے وقوف کو تعجب نہیں ہوگا۔

میرے سرتاج! میں نے یہ سوچا کہ میں آپ کی خاطر اب خود کو بدل دوں گی، روزانہ اچھے اچھے کپڑے پہنوں گی، خواہ مخواہ بھی ہنسوں گی ایسی ہوجاؤں گی کہ آپ مجھے دیکھیں اور حیرت کریں اور مجھے اپنی محبوبہ سمجھ لیں۔

پھر تو مجھے یقین ہے کہ میرا انتقال ہونے والا ہے، بلکہ غالباً میری وفات ہوچکی ہے بس کسی وجہ سے نماز جنازہ ملتوی کی جارہی ہے۔ بانو نے مجھے گھور کر دیکھا۔ براہ مہربانی جب تم بول رہی ہو تو اس انداز عالمانہ کو بھی بدل دو۔ اس انداز سے ازدواجی زندگی تباہ وبرباد ہوکر رہ جاتی ہے اور ایجاب وقبول کے پتوں سے بدبو آنے لگتی ہے۔

میرے پیارے قارئین آپ کا کیا خیال ہے بانو کا اس درجہ بدل جانا میرے رخت سفر باندھنے کا پیش خیمہ تو نہیں ہے؟

ازراہ کرم استخارہ کرنے کے بعد مجھے جواب دیں، لیکن خبردار! بیویوں والے قارئین اپنی بیویوں سے مشورہ نہ کریں اسی میں سب کی بھلائی ہے، ورنہ آپ کے دانت بغیر کھائے کھٹے ہوجائیں گے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

قسط نمبر: ۲۰

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

شہر قونیہ میں گرم پانی کا ایک چشمہ تھا، مولانا رومؒ کبھی کبھی وہاں غسل کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ ایک بار مولانا نے اس چشمے پر جانے کا ارادہ ظاہر کیا، کچھ مریدوں اور خادموں نے ایک دن پہلے وہاں جاکر آپ کے غسل کے لئے مخصوص جگہ کا انتظام کردیا۔ دوسرے روز جب مولانا رومؒ وہاں تشریف لے گئے تو آپ کی آمد سے چند لمحے قبل کچھ جذامی (کوڑھی) اسی مقام پر نہانے لگے، خادموں نے خوفناک مرض میں مبتلا انسانوں کو ڈانٹ پلا کر اس جگہ سے ہٹانا چاہا تو مولانا رومؒ نے سختی کے ساتھ منع کردیا جب وہ جذامی نہا کر چلے گئے تو آپ نے اسی جگہ کا پانی لے کر غسل کیا اور پھر اپنے خادم سے فرمایا۔

"احتیاط اچھی چیز ہے مگر ایسے بیماروں سے نفرت نہیں کرنی چاہئے یہ لوگ بھی کل تک تمہاری طرح خوبصورت جسموں کے مالک تھے۔

☆☆☆

ایک بار محفل سماع آراستہ تھا، مولانا رومؒ نہایت سکون سے عارفانہ کلام سن رہے تھے، مگر دوسرے لوگوں کا یہ حال تھا کہ کوئی فرش پر تڑپ رہا تھا اور کوئی اپنا گریبان چاک کررہا تھا۔ اتفاق سے ایک شخص نے سماع کا کچھ زیادہ ہی اثر قبول کرلیا اور وہ اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا، بے خودی حد سے زیادہ بڑھی تو وہ کسی بسمل کی طرح لوٹنے لگا تڑپتے تڑپتے اس پر ایک شدید کیفیت طاری ہوتی کہ وہ مولانا سے آکر ٹکرا جاتا اور لوگ اسے پکڑ کر دور کردیتے۔ کچھ دیر تک تو حاضرین نے اس پر کوئی دھیان نہیں دیا لیکن جب اس شخص سے کئی مرتبہ یہی حرکت سرزد ہوئی تو مولانا کے خادموں نے اسے پکڑا اور محفل میں دور لے جاکر بٹھادیا۔ مولانا رومؒ کو یہ بات بہت ناگوار گزری، آپ نے اپنے خدمت گاروں سے تلخ لہجے میں فرمایا۔

"شراب اس نے پی ہے اور مستی تم کررہے ہو؟"

☆☆☆

ایک بار مولانا رومؒ کی شریک حیات نے اپنی ملازمہ کو سخت سزادی، اتفاقاً مولانا بھی اسی وقت تشریف لے آئے، بیوی کی یہ حرکت دیکھ کر بہت ناراض ہوئے اور غم زدہ لہجے میں فرمانے لگے۔ "تم نے خدا کی نعمتوں کا شکر ادا نہیں کیا، یہ اسی کی ذات پاک ہے جو غلاموں کو آقا اور آقاؤں کو غلام بنادیتی ہے۔ ایک لمحے کے لئے اس وقت کا تصور کرو جب تم کنیز ہوتیں اور یہ عورت مالکہ کی حیثیت رکھتی، پھر تمہارا کیا حال ہوگا؟" مولانا کی یہ اثر انگیز گفتگو سن کر شریک حیات نے اس ملازمہ کو آزاد کردیا اور پھر جب تک زندہ رہیں خادماؤں کو اپنے جیسا کھلاتیں اور پہناتیں یہاں تک کہ ہر معاملہ میں محبت سے پیش آتیں۔

مولانا رومؒ کا یہ سلوک انسانوں ہی کے لئے مخصوص نہیں تھا، آپ تو اس بارش کی طرح تھے جو سبزہ وگل کے ساتھ پتھر کی چٹانوں پر بھی برستی ہے۔ ایک بار امیر شہر معین الدین پروانہ کے یہاں محفل سماع جاری تھی، کسی معزز خاتون نے شرکائے مجلس کی تواضع کے لئے مٹھائی کے دو بڑے طباق بھیجے، بیشتر حاضرین کلام معرفت میں کھوئے ہوئے تھے، اتفاق سے ایک کتا محفل میں گھس آیا اور اس نے آتے ہی طباق میں منہ ڈال دیا۔ اہل محفل میں سے کسی کی نظر پڑی تو اس نے بلند آواز میں کتے کو ڈانٹ کر بھگانا چاہا۔ مولانا رومؒ جو بہت دیر سے آنکھیں بند کئے سماع کی کیفیات میں گم تھے، چیخ سن کر چونک پڑے اور جب یہ منظر دیکھا تو اس شخص کو ہاتھ کے اشارے سے روک دیا جو کتے کو بھگانے کی کوشش کررہا تھا، کتے نے گھبرا کر شیرینی کھانی شروع کردی اور کچھ کچھ مٹھائی کے دانے منہ میں دبا کر محفل سے چلا گیا، کتے کے جانے کے بعد مولانا رومؒ نے فرمایا۔ "اس کی بھوک تم لوگوں کے مقابلے میں تیز تھی اس لئے مٹھائی پر بھی اسی کا حق زیادہ تھا۔"

ایک بار مولانا اپنے مریدوں کے ہمراہ ایک تنگ گلی سے گزر رہے تھے، اتفاق سے وہاں ایک کتا اس طرح سو رہا تھا کہ راستہ بند ہوگیا تھا۔

مولانا چلتے چلتے رک گئے، اچانک ایک شخص جو مولانا رومؒ کو جانتا تھا گلی کی دوسری جانب سے آرہا تھا، اس نے مولانا کو کھڑا دیکھ کر کتے کے پتھر مارا وہ چیختا ہوا بھاگ گیا، راستہ تو صاف ہوگیا لیکن مولانا کے چہرے پر دلی تکلیف کے آثار صاف نظر آرہے تھے، جب وہ شخص قریب آیا تو آپ نے اس سے فرمایا۔ "اے بندۂ خدا! تو نے ایک جانور کی دل آزاری کرکے کیا پایا؟ میں کچھ دیر اس کے جاگنے کا انتظار کرلیتا۔

مولانا رومؒ کے مسلک میں دل آزاری گناہ عظیم تھی، اگر کوئی چیونٹی بھی آپ کے پیروں کے نیچے آکر کچل جاتی تو مولانا کو بہت دکھ ہوتا اکثر اوقات لوگوں کا دل رکھنے کے لئے بڑے سے بڑا نقصان برداشت کرلیتے۔ ایک مرتبہ مولانا رومؒ بازار سے گزر رہے تھے، لوگوں نے آپ کو آتا دیکھا تو اپنی اپنی دوکانوں پر احتراماً کھڑے ہوگئے، جب کچھ لڑکوں کی آپ پر نظر پڑی تو وہ بھاگتے ہوئے آئے اور مولانا کے ہاتھوں کو بوسہ دینے لگے۔ مولانا بچوں کو خوش کرنے کے لئے جواباً ان کے ہاتھ چوم لیتے، ایک لڑکا کسی کام میں مشغول تھا اس نے چلا کر کہا۔ "مولانا ابھی جایئے گا نہیں میں ذرا کام سے فارغ ہوجاؤں۔" مولانا نے اس کی آواز سنی اور مسکرانے لگے پھر آپ بہت دیر تک اس لڑکے کے انتظار میں کھڑے رہے جب وہ اپنے کام سے فارغ ہوکر آیا تو اس نے مولانا کے ہاتھوں کو بوسہ دیا تب آپ تشریف لے گئے۔

اسی طرح ایک دن بھرے بازار میں دو آدمی لڑ رہے تھے اور ایک دوسرے کو فحش گالیاں دے رہے تھے ان میں سے ایک کہہ رہا تھا۔ "او شیطان! اگر تو ایک کہے گا تو دس سنے گا۔"

مولانا رومؒ اس طرف سے گزر رہے تھے آپ اس شخص کے قریب گئے اور فرمایا۔ "بھائی تمہیں جو کچھ کہنا ہے مجھے کہہ ڈالو اگر تم ہزار کہو گے تو جواب میں ایک بھی نہ سنو گے۔" مولانا کے حسن کلام نے دونوں کو شرمندہ کردیا یہاں تک کہ وہ باہمی رنجش کو ختم کرکے آپس میں دوست ہوگئے۔

یہ تھے حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ جو نصف صدی تک بیشمار بندگان خدا کا روحانی علاج کرتے رہے مگر یہ تو قدرت کا ایک عجیب نظام ہے کہ وقت معلوم پر بیماروں کی طرح مسیحا کو بھی دنیا سے رخصت ہونا پڑتا ہے اور اب وہی سنگین وقت نزدیک آپہنچا تھا۔ یہ ۶۷۰ھ کا واقعہ ہے۔

ایک دن قونیہ میں زبردست زلزلہ آیا، لوگ خوف و دہشت سے چیخنے لگے، پھر مسلسل چار دن تک زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے جاتے رہے۔ شہر میں ایک قیامت سی برپا تھی، قونیہ کے کسی باشندے کو بھی اپنی زندگی کا بھروسہ نہیں تھا کہ کب زمین میں شگاف پڑے اور وہ اپنے ساز و سامان کے ساتھ ملک عدم روانہ ہوجائے، اس مسلسل اذیت ناک صورت حال سے گھبرا کر اہل شہر مولانا رومؒ کی خانقاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے دعا کی درخواست کرنے لگے۔

مولانا رومؒ نے حسب عادت دلنواز تبسم کے ساتھ فرمایا۔ "زمین بھوکی ہے لقمۂ تر چاہتی ہے، انشاء اللہ اسے اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی۔" پھر لوگوں کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔ "کوئی شخص ہراساں نہ ہو، جس پر گزرنا ہے گزر جائے گی۔" انسانی ہجوم مطمئن ہوکر اپنے گھروں کو چلا گیا۔ مولانا کے اس ارشاد کے بعد ہی زلزلہ تھم گیا تھا، شہر قونیہ کی گمشدہ رونق لوٹ آئی تھی، مگر دوسرے دن ایک خبر نے لوگوں سے یہ ساری خوشیاں چھین لیں۔ مولانا رومؒ اچانک شدید بیماری کا شکار ہوگئے تھے، پورا شہر عیادت کے لئے امڈ آیا، بہترین طبیبوں نے علاج کیا، لیکن مرض لحظہ بہ لحظہ بڑھتا گیا، مریدوں اور خادموں نے رو رو کر کہا۔ "آپ کی دعاؤں سے بے شمار مریضوں نے صحت پائی ہے آج آپ ہماری خاطر اپنی صحت کے لئے دعا فرمادیجئے۔" مولانا نے عقیدت مندوں کی گفتگو سن کر دوسری طرف منہ پھیر لیا، حاضرین سمجھ گئے کہ وقت آخر قریب آپہنچا ہے اور پھر ایسا ہی ہوا، دوسرے دن غروب آفتاب سے ذرا پہلے مولانا روم اپنے خدا کی وحدانیت اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر گواہی دیتے ہوئے رخصت ہوگئے۔

قونیہ میں گھر گھر صف ماتم بچھ گئی، ہزاروں انسانوں نے شدت غم میں اپنے گریبان پھاڑ ڈالے، جنازہ اٹھا تو انسانوں کا ایک سیل رواں تھا جو اپنے روحانی پیشوا کو آہوں اور اشکوں کی آخری نذر پیش کرتا ہوا قبرستان کی طرف جارہا تھا، بادشاہ وقت بھی جنازے میں شریک تھا، میت کے آگے سیکڑوں عیسائی اور یہودی بھی انجیل اور توریت مقدس کی آیات پڑھتے ہوئے چل رہے تھے، ان غیر مسلموں کی آنکھیں اشک بار تھیں اور ہونٹوں پر جانگداز نوحے تھے۔

(باقی صفحہ: ۵۴ پر)

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز تکلم

محسن کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد وہی فرماتے تھے جو ان کے رب کریم کی مرضی ہوتی۔ جیسا کہ قرآن پاک میں صاف صاف ارشاد ہے۔

ترجمہ: اور وہ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر جو وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔ (سورۂ نجم آیت ۳۔۴) اس مفہوم کو شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا
چشمۂ علم وحکم پہ لاکھوں سلام

ہزار ہا ہزار جان سے ہم قربان اس انداز گفتگو پر جس کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لاکھوں لاکھ درود وسلام اس طرز گفتگو پر جس کو اللہ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پسند فرمایا۔ اے سیرت کے جاں نثار ومحبوب کبریا فخر موجودات روحی فداک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز گفتگو جاننا ہو تو قرآن پاک کا مطالعہ کرو جس ذات عالی صفات کی حمد وثنا میں خود کلام ربانی ناطق ہے ”وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم“ ترجمہ: اور بے شک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق بڑی شان والا ہے۔ (سورۂ القلم آیت ۴)

اور جس ہستی کو مخاطب کرکے ارشاد ہوا ”اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ“ ترجمہ: برائی کو بھلائی سے ٹال (سورۂ حم سجدہ آیت ۳۔۴) دوسری جگہ یوں مخاطب فرمایا ”وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ“ (سورۂ نحل آیت ۱۲۵) (ترجمہ: کنزل الایمان) اور ان سے اس طریقے پر بحث کرو جو سب سے بہتر ہو۔ ایسی پاک اور برگزیدہ ہستی کے انداز گفتگو کو یسے کماحقہٗ بیان کیا جاسکتا ہے۔

تکلم انسان کے علم، کردار اور مرتبے کو پوری طرح بے نقاب کردیتا ہے۔ موضوعات اور الفاظ کا انتخاب، فقروں کی ساخت، آواز کا اتار چڑھاؤ، اسلوب اور بیان کا زور یہ ساری چیزیں واضح کردیتی ہیں کہ متکلم کس پائے کی شخصیت کا علمبردار ہے۔

روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو میں الفاظ اتنے ٹھہر ٹھہر کر ادا کرتے کہ سننے والا آسانی سے یاد کرلیتا بلکہ الفاظ ساتھ ساتھ گنے جاسکتے تھے۔

اُم معبد نے کیا خوب تعریف بیان کی کہ گفتگو موتیوں کی لڑی جیسی پروئی ہوئی الفاظ نہ ضرورت سے زیادہ نہ کم، نہ کوتاہ سخنی، نہ طویل گو، مگر وہ اور فحش اور غیر حیادار نہ کلمات سے تنفر تھا۔ گفتگو میں بالعموم مسکراہٹ شامل رہتی۔

عبداللہ ابن حارث کا بیان ہے کہ میں نے حضور سے زیادہ کسی کو مسکراتے نہیں دیکھا۔ بات کرتے ہوئے بار بار آسمان کی طرف دیکھتے گفتگو کے دوران میں کسی بات پر زور دینے کے لئے ٹیک سے اٹھ کر سیدھے ہو بیٹھتے اور خاص جملوں کو بار بار دہراتے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے محسن کائنات کے انداز گفتگو کو کس قدر حسین اور جامع انداز میں بیان فرمایا۔

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

سچ ہے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا اس سے انحراف ممکن نہیں ایسی پاکیزہ وبرگزیدہ ہستی کے انداز گفتگو کو کیسے کماحقہٗ بیان کیا جاسکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاق بے شک اخلاق کی خوبیاں پوری کرنے کے لئے میری بعثت ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ”جوامع الکلم“ کا معجزہ عنایات فرمایا تھا جو عربوں کے دعائے فصاحت وبلاغت کا مسکت جواب تھا حضور خود ارشاد فرماتے ہیں ”اُوْتِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمْ“ میں جوامع الکلم دیا گیا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مختصر بات فرماتے یا کرتے تھے جس کے حروف کم ہوتے لیکن مفہوم اور معانی کثیر ہوا کرتے تھے۔ جو مضامین میں بڑے بڑے فصحاء اور بلغاء طول کی وجہ سے جس کی تفہیم سے عاجز آجاتے تھے۔

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم چند ہی کلمات میں حل فرماتے اور آپ کا دل کش انداز گفتگو جاہل سے جاہل قوم اور سرکش سے سرکش انسان کے دل کی گہرائیوں میں آپ کا کلام اتر کر اپنا کام کرجاتا تھا۔ حدیثوں کے ذخیرہ سے یہاں ہم چند مثالیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ. آدمی کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہو۔ کم سے کم لفظوں میں زیادہ سے زیادہ معانی پیش کرنے میں سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مثال آپ تھے اور اسے خصوصی عطیات رب میں شمار کیا جاتا ہے۔ (۲) اَسْلِمْ تَسْلِمْ تم اسلام لاؤ تو

سلامتی پاؤ گے (دعوتی خط بنام ہرقل روم) (۳) انما الاعمال بالنیات. اعمال نیتوں پر محصر ہے۔ (۴) لیس للعامل من عمله الا مانواہ. کسی عمل کرنے والے کو اپنے عمل میں سے بجز اس کے کچھ نہیں ملتا ہے جو کچھ کہ اس نے نیت کی ہے۔ (۵) الولد للفراس وللعاصر للحجر. بیٹا اس کا جس کے بستر پر (گھر میں) ولادت پائے اور زانی کے لئے پتھر۔ (۶) الحرب خدعنه. جنگ چالوں سے لڑی جاتی ہے۔ (۷) المجالس بالا مانة. مجالس کے لئے امانت (رازداری) لازم ہے۔ (۸) ترک الشر صدقه. برائی سے باز آنا بھی صدقہ (نیکی) ہے۔ (۹) سید القوم خدمھم. قوم کا سردار وہ ہے جو اس کی خدمت کرے۔ (۱۰) کل ذی نعمة محسودا. ہر نعمت پانے والے سے حسد کیا جاتا ہے۔ (۱۱) اکلمه الطیبة صدقة. حسن گفتار بھی ایک صدقہ (نیکی) ہے۔ (۱۲) من لا یرحم لا یرحم. جو مخلوق پر خصوصاً انسانوں پر) رحم نہیں کرتا اس پر (خدا کی بارگاہ سے) رحم نہیں کیا جائے گا۔ (۱۳) احادیث اور سیرت کے ریکاڈ میں حضور ﷺ کے جو اجزائے کلام ہیں وہ موتیوں سی معانی رکھتے ہیں۔

شمائل ترمذی میں ہے باب کیف کان کلام رسول اللہ کے تحت حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ آقا ﷺ گفتگو فرماتے صاف صاف اور ٹھر ٹھر کر جو بھی خدمت اقدس میں بیٹھتا اسکو یاد کر لیتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیم اجمعین با آسانی یاد کر لیتے تھے۔ حکیمانہ غور وفکر سے بھرپور ارشادات سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے تھے اسی کو قرآن مین سورۂ آل عمران میں ارشاد باری ہے "تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوا اور اگر تند مزاج اور سخت دل ہوتے تو وہ ضرور تمہارے گرد سے پریشان ہو جاتے۔ (آیت مبارکہ ۱۵۹) جو لوگ عظمت کا راز منھ بسورنے اور تیوری چڑھائے رکھنے میں سمجھتے ہیں وہ سیرت پاک سے ناواقف اور حقیقت سے جاہل ہوتے ہیں عظمت تو یہ ہے کہ قدموں میں دنیا کی دولت ہو اور تکبر کا نام ونشان نہ ہو۔

انسانیت کے سرتاج آقائے دو جہاں محسن کائنات ﷺ کی سیرت پر ہم سبھی مسلمانوں کو عمل کی سخت ضرورت ہے۔ تا کہ دنیا میں امن قائم ہو، لاکھوں درود وسلام ہو مصطفیٰ جان رحمت پر اللہ ہم تمام مسلمانوں پر کرم فرمائے اور سیرت رسول پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

قسط نمبر:۱۷۴

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

”سنو دونوں اجنبیو! ہمارا بادشاہ نینس ایک عظیم الشان حکمراں تھا، اس نے آشوریوں کے لئے اپنے چاروں طرف قابل تعریف فتوحات حاصل کیں۔ ہمارا بادشاہ اپنی افواج کے ساتھ فتوحات کرتا ہوا ایشیائے کوچک میں بحیرہ ایجین کے ساحل تک جا پہنچا تھا۔ جنوب کی طرف اس نے ایسی یلغار کی کہ خلیج فارس تک کوئی اس کے سامنے نہ جم سکا اور قوم عاد کی عظیم سلطنت بھی اس کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوگئی تھی، شمال کی طرف اس نے کوہستان آرمینیہ تک کی سلطنتوں کو اپنا ہدف بنایا یہاں تک کہ وہ اپنی فتوحات کا سلسلہ بڑھاتے ہوئے ایک طرف کوہستان زاگروس اور دوسری طرف بحیرہ روم تک جا پہنچا تھا۔ یوں اپنی سلطنت کو اس قدر وسیع کرنے کے بعد اس نے اپنے لئے ایک نئے شہر کی تعمیر کا سلسلہ شروع کیا جسے وہ مرکزی شہر بنانا چاہتا تھا، پس یہ شہر جس کا نام نینوا ہے اور جس میں تم ابھی تک موجود ہو، ہمارے اسی بادشاہ نینس کا تعمیر کردہ ہے اور اسی کے نام کی نسبت سے اس کا نام نینوا رکھا گیا ہے اور یہ جو سیمرامس نام کی اس کی ملکہ تھی یہ دراصل کسی خانہ بدوشوں کے گروہ سے تعلق رکھتی تھی۔ خانہ بدوشوں کا گروہ ایک جگہ پڑاؤ کرنے کے بعد کوچ کر گیا اور یہ وہیں پڑاؤ میں پڑی رہ گئی جسے ایک گڈریئے نے اٹھالیا اور اس کی پرورش شروع کردی، جوان ہوکر یہ بچی انتہائی خوبصورت اور پرکشش لڑکی بنی یہاں تک کہ جس علاقہ میں وہ گڈریا رہتا تھا اس علاقے کے آشوری حکمراں سماس نے اسے دیکھ لیا اور وہ اس کے حسن، اس کی جسمانی کشش سے ایسا متاثر ہوا کہ اس نے فوراً اس گڈریئے کو اس کا پیغام دیدیا اور یوں سماس نام کے اس حاکم نے سیمرامس سے شادی کرلی اور سنو اے اجنبیو! پھر ایسا ہوا کہ ہمارا بادشاہ نینس ایک مہم پر نکلا، یہ سماس نام کا حاکم بھی بادشاہ کے ساتھ اس مہم میں شامل تھا اور اس کے ساتھ اس کی بیوی سیمرامس بھی اس میں حصہ لے رہی تھی، اس مہم کے دوران پہلی بار بادشاہ نینس کو سیمرامس سے ملنے اس سے گفتگو کرنے اور اس کے خیالات کا جائزہ لینے کا موقع ملا، ان ملاقاتوں سے بادشاہ سیمرامس کے حسن، اس کی عقل مندی اور اس کی خوش طبعی سے ایسا متاثر ہوا کہ اس نے سیمرامس کو اپنی بیوی اور ملکہ بنانے کا ارادہ کرلیا۔ سیمرامس بھی اس پر آمادہ ہوگئی، لہٰذا اس نے سماس کو چھوڑ کر نینس سے شادی کرلی۔ سیمرامس کی اس جدائی کو سماس برداشت نہ کرسکا اور موت کی نیند سوگیا، جب کہ سیمرامس نینس سے شادی کرنے کے بعد آشوری کی ملکہ بن کر ایک پروقار زندگی بسر کرنے لگی تھی۔

کچھ عرصہ بعد جب بادشاہ نینس مرگیا تو لوگوں نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا کہ ملکہ سیمرامس ان پر حکومت کرے حالانکہ سیمرامس کے بطن سے نینس بادشاہ کا ایک لڑکا بھی تھا جس کا نام نِنواس تھا لیکن آشوریا کے لوگ اپنی ملکہ سیمرامس کے حسن، اس کی عقل مندی اور اس کی دانش مندی سے ایسے متاثر تھے کہ انہوں نے نینس بادشاہ کی موت کے بعد سیمرامس کو ایک ملکہ اور حکمراں کی حیثیت سے قبول کرلیا، یوں نینس کے بعد سیمرامس حکومت کرنے لگی تھی۔

اور سنو اجنبیو! ایک ملکہ کی حیثیت سے اس سیمرامس نے بہترین کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ ملکہ نے نہ صرف یہ کہ آشوریوں کے لئے فتوحات حاصل کیں بلکہ اس نے ملکی سرحدوں کی بہترین حفاظت بھی کی۔ اس کے علاوہ اس نے تعمیر اور ترقی پر بھی دھیان دیا۔ بابل چونکہ اس وقت آشوری سلطنت میں شامل تھا، اس لئے ملکہ نے بابل شہر کی مرمت کروانے کے علاوہ اس کے متعلق باغات کی بھی دیکھ بھال اور تعمیر کا سلسلہ شروع کیا۔ کوہستان زاگروس کے سلسلہ کو توڑ پھوڑ کر ایک خوب چوڑی شاہراہ تعمیر کی جو بابل سے قوم عاد کی طرف جاتی تھی اور اس نے ایک بہت بڑا شہر بھی تعمیر کیا جس کا نام اس نے اکبتانہ رکھنا۔ اس شہر کے اندر اس نے بہترین محل تعمیر کروایا اور پہاڑوں کے اوپر سے اس نے پانی

حاصل کرکے اس شہر میں جگہ جگہ فوارے چلا کر رکھ دیئے تھے، اس نے کوہستان زاگروس کے اندر ایک بہت بڑی چٹان کا انتخاب کیا پھر اس نے بڑے بڑے سنگ تراشوں کو جمع کیا اور انہیں حکم دیا کہ پہلے اس چٹان کو ہموار کیا جائے اور پھر اس پر اس کی اور اس کے دو محافظوں شبیہوں کو کندہ کیا جائے۔ اس طرح ملکہ سیمرامس اس کے حکم پر ان سنگ تراشوں نے اس بہت بڑی چٹان کو ہموار کیا پھر اس چٹان پر انہوں نے ملکہ اور اس کے محافظوں کی شبیہیں کندہ کردی تھیں۔

یہ سارے کام کرنے کے بعد ملکہ سیمرامس نے پھر فتوحات کی طرف دھیان دیا وہ اپنے عظیم الشان اور جرار لشکر کے ساتھ نکلی اس نے نہ صرف یہ کہ مصر اور ایتھوپیا اور لیبیا کے بہت بڑے حصے کو فتح کرلیا بلکہ وہ اپنے لشکر کے ساتھ یلغار کرتی ہوئی ہندوستان کی طرف بڑھی۔ دریائے سندھ کو اس نے ایک پل باندھ کر عبور کیا اور ہندوستان کی سرزمین کے اندر یلغار کرتی چلی گئی تھی۔ ہندوستان میں جنگ کے دوران ایک جگہ پر اسے پسپائی کا سامنا کرنا پڑا جسے ملکہ سیمرامس برداشت نہ کرسکی اور وہ اپنے لشکر کو لے کر واپس نینوا آئی پھر وہ بڑے خوش کن انداز میں اپنی قوم پر حکمرانی کرنے لگی تھی، یہاں تک کہ ستارا شناس اور نجومیوں نے خبر دی کہ اگر وہ اسی طرح بیکار بیٹھی رہی تو قوم آشور میں اس کے خلاف بغاوتیں پیدا ہونے کا خطرہ ہوجائے گا، ان خدشات کے تحت ملکہ نے اپنے بیٹے نِنواس کو حکمراں بنادیا اور سارے سرداروں اور حاکموں سے اس نے آشور دیوتا کے نام کی قسم لی کہ وہ ننواس کے خیر خواہ اور مخلص بن کر رہیں گے، یوں جب وہ اپنے بیٹے کو باشاہ بنا چکی تو وہ نینوا کے اندر پرسکون اور اطمینان کی زندگی بسر کرنے لگی تھی۔

سنو اجنبیو! وہ اس جامد زندگی سے بھی تنگ آگئی، پرانے داستان گو کہتے ہیں کہ وہ کوئی عام عورت نہ تھی بلکہ کوئی مافوق الفطرت قوتوں کی مالک تھی، لہٰذا جب وہ اس جامد زندگی سے تنگ آگئی تو وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائی، اس نے اپنے آپ کو ایک فاختہ میں تبدیل کیا اور پھر وہ فاختاؤں کے گروہ میں شامل ہوگئی تھی تو اے دونوں اجنبیو یہ ہے وہ ساری تفصیل جو ہمارے قدیم بادشاہ نینس اور اس کی ملکہ سیمرامس سے متعلق تم جاننا چاہتے تھے۔

یوناف اس داستان گو سے شاید مزید تفصیلات بھی حاصل کرنا چاہتا تھا پر وہ ایک دم خاموش ہوگیا اور اس کی توجہ شہر کے مشرقی دروازے کی طرف ہوگئی تھی جس سے ایک کارواں شہر میں داخل ہوا تھا، جب وہ کارواں ان کے پاس سے گزرنے لگا تو یوناف اور بیوسا نے دیکھا اس کارواں کے آگے مسلح جوان تھے جو بڑے شاہانہ انداز میں اپنے گھوڑوں کو ہانکتے ہوئے شہر میں داخل ہوئے تھے، اتنی دیر میں آشوریوں کے کچھ اکابرین اور اراکین سلطنت بھی نکل آئے تھے، شاید وہ اس کارواں کے استقبال کے لئے آئے تھے، ان محافظ سالاروں کے گزرنے کے بعد اونٹوں کا ایک بہت بڑا کارواں گزرا تھا جس پر ان گنت لڑکیاں سوار تھیں جو اپنے چہروں اور جسمانی ساخت کو رنگ برنگے کپڑوں سے ڈھانپے ہوئے تھیں، جب اونٹوں پر سوار لڑکیوں کا قافلہ بھی گزر گیا تو اس کے پیچھے پھر مسلح سواروں کے دستے شہر میں داخل ہوئے، یوں وہ کارواں یوناف اور بیوسا کے سامنے سے گزر گیا اور سلطنت آشور کے اراکین سلطنت اس کارواں کا بری گرم جوشی سے استقبال کرنے لگے تھے جب وہ کارواں گزر گیا تو یوناف نے ایک بار پھر اس داستان گو کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اے مہربان داستان گو! یہ بھی ابھی جو لڑکیوں کا ایک کارواں گزرا ہے اور ان کے آگے پیچھے جو محافظ بھی ہیں یہ لوگ کون ہیں؟''

اس سوال پر داستان گو کہنے لگا۔ ''یہ لڑکیاں حتیوں کے بادشاہ نے ہمارے بادشاہ شلما نصر کی طرف بھیجی ہیں تاکہ ان لڑکیوں کی وجہ سے شلما نصر خوش ہو اور آنے والے دور میں وہ حتیوں پر حملہ آور نہ ہو، سنو اجنبی! لڑکیوں کے اس کارواں میں بادشاہ کی لڑکی بھی شامل ہے جسے حتیوں کے بادشاہ نے اس غرض سے روانہ کیا ہے کہ وہ شلما نصر کے حرم میں داخل ہو، پر سنو یہ شلما نصر اس لڑکی کو اپنے حرم میں داخل نہ کرے گا بلکہ نہ جانے یہ شہزادی اب کس جرنیل یا اراکین سلطنت کے حصے میں آتی ہے۔''

یوناف شاید مزید کوئی گفتگو اس داستان گو سے نہیں کرنا چاہتا تھا لہٰذا اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس سے مصافحہ کیا اور بڑے خوش کن انداز میں اسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔ ''اے داستان گو! تیرا شکریہ جو تونے مجھے اس قدر تفصیل فراہم کی، میں پھر کبھی تیری خدمت میں حاضر ہوں گا اور کچھ رقم دے کر تجھے خوش کردوں گا۔'' اس کے ساتھ ہی یوناف، بیوسا کو لے کر اس کارواں کے پیچھے پیچھے شہر کے اندرونی حصے کی طرف بڑھنے لگا

تھا،اس کارواں کا تعاقب کرتے ہوئے یوناف اور بیوسا آگے بڑھتے رہے،راستے میں یوناف نے بیوسا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''سنو بیوسا! یہ حتی لڑکیوں کا وہی کارواں ہے جس کی خاطر ہم اِدھر آئے ہیں اور اسی کارواں میں حتیوں کے بادشاہ کی ریمل بھی شامل ہے۔اب ہم اس کارواں کا تعاقب کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ریمل کہاں قیام کرتی ہے اور اس کے بعد ریمل سے مل کر ایک معاملہ طے کرنے کی کوشش کروں گا۔''

بیوسا نے اس تجویز سے اتفاق کیا اور وہ بڑی تیزی سے اس کارواں کا تعاقب کرنے لگے تھے، یہاں تک کہ وہ قافلہ اپنے محافظوں سمیت شلما نصر کے محل کے سامنے رک گیا،محافظوں کو ٹھہرانے کے لئے ایک علیحدہ جگہ لے جایا گیا، جب کہ حتیوں کی شہزادی ریمل اور اس کے ساتھ آنے والی لڑکیوں کو محل کے مشرقی حصہ میں ٹھہرادیا گیا تھا۔یوناف محل کے اس مشرقی حصہ میں داخل ہوااور اس نے یہ جاننا چاہا کہ حتیوں کی شہزادی ریمل کو کہاں ٹھہرایا گیا ہے، اس نے یہ دیکھ لیا کہ ریمل کو کس کمرے میں ٹھہرایا گیا ہے تو وہ بیوسا کے ساتھ وہاں سے نکل گیا اور نینوا شہر کی ایک سرائے میں اس نے قیام کرلیا تھا۔

رات جب گہری ہونے لگی تو یوناف اور بیوسا اس سرائے سے نکلے اور شاہی محل کی طرف چل نکلے، جب وہ محل کے اس حصہ میں داخل ہوئے جہاں حتیوں کی شہزادی ریمل اور دوسری لڑکیوں کو ٹھہرایا گیا تھا تو یوناف اور بیوسا نے دیکھا کہ محل کے اس حصے کے سامنے رات کے اس حصہ میں بھی فوارے زمزمہ کار تھے۔تھوڑی دیر تک وہ دونوں ان فواروں کے پاس کھڑے ہوکر اردگرد کا جائزہ لیتے رہے، پھر وہ آہستہ آہستہ محل کے اس کمرے کی طرف بڑھے جہاں شہزادی ریمل کو ٹھہرایا گیا تھا جب وہ اس کمرے کے سامنے گئے تو انہوں نے دیکھا کہ کمرے سے باہر ایک عورت کھڑی تھی، شاید وہ ان عورتوں میں سے تھی جنہیں شہزادی ریمل اپنے ملک سے لے کر آئی تھی، یوناف اور بیوسا اس عورت کے پاس آئے تو یوناف اس عورت کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''اگر میں غلطی پر نہیں تو اس کمرے میں حتیوں کی شہزادی ریمل ٹھہری ہوئی ہے؟''

اس پر اس عورت نے ایک بار یوناف اور بیوسا کا سر سے لے کر پاؤں تک بغور جائزہ لیا پھر وہ مشکوک سے انداز میں ان دونوں کو دیکھ کر کہنے لگی۔

''تمہارا اندازہ درست ہے ، اس کمرے میں واقعی حتیوں کی شہزادی ریمل ٹھہری ہوئی ہے پر یہ تو کہو تم اس کے متعلق کیا اور کیوں پوچھتے ہو؟''

اس پر یوناف نے پھر اسے مخاطب کرکے کہا۔''سنو میں ریمل اور تم لوگوں کا دشمن نہیں بلکہ دوست اور وفادار ہوں، تم ایسا کرو کہ اندر ریمل کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ یوناف نام کا ایک شخص اور بیوسا نام کی ایک لڑکی اس سے ملنا چاہتے ہیں اور ہم نینوا شہر میں اس کی بھلائی اور بہتری کے خواہش مند ہیں اس سے کچھ حاصل نہیں کرنا چاہتے ، وہ ہم سے ملنے کے بعد اس شہر میں اپنے آپ کو تنہا اور بے بس محسوس نہیں کرے گی۔''

اس پر وہ عورت کسی قدر سخت لہجے میں کہنے لگی۔''اس وقت ریمل سے ملنے کے لئے تمہیں یقیناً مایوسی ہوگی کہ وہ اپنا شب خوابی کا لباس پہن چکی ہے اور وہ اپنے شب خوابی کے لباس میں کسی مرد سے نہیں ملتی۔'' اس پر یوناف نے پھر اس عورت کو مخاطب کرکے کہا۔

''تم ایک بار اندر جاکر ہمارے آنے اور ہمارے مدعا کو اس سے کہو تو اگر وہ ملنے سے انکار کرتی ہے تو ہم واپس چلے جائیں گے اور کل صبح ہی صبح پھر اس سے ملنے کے لئے آجائیں گے لیکن ایک بات تم یاد رکھنا کہ اگر کل تک ہم اس سے نہ مل سکے تو اس کی قسمت تاریک اور سیاہ ہوکر رہ جائے گی، اس لئے کہ کل نینوا شہر کے وسط میں کھلے میدان میں ان لوگوں کے درمیان مقابلہ ہوگا جو شہزادی ریمل کو حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں گے، اس کے علاوہ جس قدر لڑکیاں بھی تم لوگوں کے ساتھ آئی ہیں، نینوا کا بادشاہ شلما نصر اپنے اراکین سلطنت اور جرنیلوں میں تقسیم کردے گا۔اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے تم اندر ریمل کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اگر وہ آج ہم سے ملے گی تو کل ہم اسے نفس کی اذیت اور جان کی بیزاری سے نجات دلاسکتے ہیں۔''

یوناف کے الفاظ اور گفتگو پر اس عورت نے کچھ سوچا پھر نرم ہوکر کہنے لگی۔''ٹھیک ہے تم یہیں رک کر میرا انتظار کرو میں ریمل سے تمہارے آنے کا مدعا اور مقصد کہتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ وہ جواب میں

کیا کہتی ہے۔"

تھوڑی دیر کے بعد وہ عورت لوٹی اور مسکراتے ہوئے یوناف سے کہنے لگی۔"تم اس لڑکی کے ساتھ اندر جاسکتے ہو۔"

اس عورت کا یہ جواب سن کر یوناف اور بیوسا کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ بکھر گئی تھی پھر وہ اس کمرے میں داخل ہوئے تھے۔انہوں نے دیکھا کہ وہ کمرہ کسی آغوش خواب کی طرح ایک طلسمی خواب گاہ دکھائی دیتا تھا اور کمرے کے ایک طرف چمڑے کی چند نشستوں کے پاس ایک نہایت نوعمر اور نوخیز لڑکی باریک سفید لباس پہنے شاید ان دونوں کی منتظر تھی۔ یوناف اور بیوسا اس لڑکی کے قریب آئے اور یوناف اس لڑکی سے کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ اس لڑکی نے بولتے ہوئے پہل کرتے ہوئے کہا۔

میرا ہی نام ریمل ہے جس سے تم ملنا چاہتے ہو میری خادمہ مجھے یہ بھی بتا چکی ہے کہ تمہارا نام یوناف اور تمہاری اس ساتھی لڑکی کا نام بیوسا ہے، پھر اس نے ہاتھ کے اشارے سے چمڑے کی نشستوں کی طرف ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ یوناف اور بیوسا فوراً بیٹھ گئے اور بغور ریمل کی طرف دیکھنے لگے۔ انہوں نے اندازہ لگایا، ریمل نوعمر ہونے کے ساتھ ساتھ انتہا درجے کی خوبصورت تھی، عمر کے اس حصہ میں تھی جہاں پر بچپنا اور جوانی ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں۔ انہوں نے دیکھا وہ قوس وقزح کے رنگوں، عروس سحر اور گلابی تبسم جیسی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ سیل خوشبو، طغیان رنگ اور کھنکتے قہقہوں جیسی پر کشش تھی۔ ان دونوں کے ساتھ ساتھ ریمل بھی ان کے سامنے چمڑے کی نشستوں پر بیٹھ گئی اور وہ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگی۔

"کہو تم مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہو اور رات کے اس وقت تم نے مجھ سے ملنے کی خواہش کا کیوں اظہار کیا ہے؟"

اس پر یوناف اپنی جگہ پر سنبھل کر بیٹھا اور کہنے لگا۔"سنو ریمل! جو میں جان چکا ہوں وہ یہ ہے کہ تمہیں تمہارے باپ نے تمہاری مرضی کے خلاف شلما نصر سے شادی کرنے کی خواہش مند ہونا ہی تم اس سے شادی پر رضامند ہو۔ شلما نصر یا کسی اور کے حرم میں داخل نہیں ہونا چاہتی ہو، تمہاری سب سے بڑی آرزو جو تمہارے دل میں اس وقت ہے وہ یہ کہ تم کسی نہ کسی طرح واپس اپنی سلطنت میں چلی جاؤ۔ سنو ریمل! میں تم پر یہ بھی انکشاف کروں کہ شلما نصر تمہیں اپنے حرم میں داخل نہیں کرے گا بلکہ نینوا کے وسط میں ایک کھلا میدان ہے جہاں تمہیں حاصل کرنے کے خواہش مندوں کے درمیان مقابلہ ہوگا اور جو یہ مقابلہ جیت گیا تمہیں کسی بکی ہوئی اور نیلام شدہ بکری کی طرح اس کے حوالے کردیا جائے گا۔ اس کے علاوہ تمہارے ساتھ جس قدر لڑکیاں ہیں انہیں بھی نینوا کا بادشاہ شلما نصر اپنے جرنیلوں اور اراکین سلطنت میں تقسیم کردے گا کیا تم اس تقسیم، اس پران کی اور اپنی اس بے بسی اور بے چارگی کو پسند کروگی؟"

اس پر ریمل بڑے غور سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے رقت آمیز انداز میں کہنے لگی۔

"میں ایسی صورت حال کو قطعی طور پر دل سے ناپسند کرتی ہوں لیکن اس صورت حال سے جان بھی تو نہیں چھڑائی جاسکتی، میں یہاں سے بھاگ کر واپس بھی نہیں جاسکتی اور اگر گئی تو یہ لوگ میرا تعاقب کریں گے اور اگر انہوں نے میرا تعاقب نہ بھی کیا تو میرا باپ دوبارہ مجھے نینوا شہر کی طرف روانہ کردے گا، لہٰذا کل جو کچھ بھی نینوا شہر کے میدان میں ہوگا وہ مجھے دل پر پتھر رکھ کر برداشت کرنا ہی پڑے گا۔"

یوناف نے ریمل کی گفتگو سے اندازہ لگایا کہ اس نکہت لال وگل اور گل پوش لڑکی کی باتوں اور گفتگو میں آرزو انگیز طراوت، لطیف لذت اور آبشاروں کی نواح جیسی ایک دلنوائی تھی۔ یوناف پھر اسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔"سنو ریمل! اگر تم چاہو اور میری تجویز اور ترکیب کے مطابق میرا ساتھ دو تو میں تمہیں نینوا شہر میں بے بسی اور لاچارگی کا شکار نہ ہونے دوں گا اور میں کل جو تمہارے لئے مقابلے ہوں گے اور ان کے نتیجے میں تمہیں کسی کے حوالے کئے جانے کے عمل سے بھی تمہیں نجات دلا دوں گا۔"

یوناف کی اس گفتگو پر ریمل چونک سی پڑی پھر اس نے اپنی خمار بھری نگاہیں یوناف کے چہرے پر جمائیں اور بڑی دلچسپی لذت میں صوت ہزار اور لحن مغنی جیسے انداز میں اس نے یوناف کو مخاطب کرکے پوچھا۔"تم اپنی گفتگو اپنے الفاظ سے روح کے مصور اور امن کے پیغامبر لگتے ہو، پہلے یہ بتاؤ کل تم مجھے ان مقابلوں سے نجات دلا کر کیسے مجھے اس بے بسی اور لاچارگی سے بچاؤ گے؟" اس پر یوناف نے پھر بولتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

○○○

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Raza Book Seller
New House No. 983, Old 551
Hajjan Rabia Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P.

MISKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghosiya Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Manecheral, 504208 Distt. Adilabad A.P

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P.

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Inamdarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Azeez, Kalu Tower, Nayapura
M. Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Subzi Mandi, Saraimeer, Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jameel Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NABI BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar, Bangalore, 560051

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Compani Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H. MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Indi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Netaji Road, Raichur K.S

HABIBI KITAB GHAR
Madani Masjid
Tikore Raod, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Khas Bazar, Ahmedabad, Guj.

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K.S.

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad, Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U
Aligarh, 202002 U.P.

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S.

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P.

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOK DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai, T.N.

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai T.N

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khana,
Allahabad U.P

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road,
Beed, 431122 M.S

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chember
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Masjid,
Shopping Centre, Room No.2
Gali No 7, Kasab Bada,
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N.

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Baselkhi Road, Near Madina Masjid
P.o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indori, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar
Distt. Dhar, 454446 M.P.

M.M. KATCHI BOOK STALL
Bhandiwad Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura,
Nea Masjid Alam Shaheed Markaz Wali,
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 412002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Nayapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Husaini Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt. Jalna, 431504, M.S.

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhamnipura
Bahraich, 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Porkran
Distt. Jesalmer, 345021 Raj.

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmead Nagar, 423601 M.S.

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dari Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P.

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S.

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra Gugor
Distt. Baran, Raj. 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P.

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Bagban Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Wale
Near Shaheen Hotel,
Kheradiyon Ka Mohalla,
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P.

M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road,
P.o. Motihari,
Distt. East Chaparan, Bihar

ABDUS SATTAR
Panahkola, P.o. Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S.

SAYED ABID PASHA
684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnam Bukar Street,
P.o. Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Beside Allah Wali Masjid,
Zatunpura, Bhiwandi, Thane 400302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
Vill. Sahadullahpur
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 545001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S.

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P.

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P.

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Path,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S.
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farmanwadi
Hyderabad 500001 A.P.

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No. 6, Paper Mrket
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chowk,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S.

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P. 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Takis Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P.

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

ہماری مرعوبیت کا حال یہ ہے کہ ہم دہشت گردی کو بھی دہشت گردی کہتے ہوئے ڈرتے ہیں

حضرت مولانا حسن الہاشمی

اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے عالمی روحانی مرکز کے بانی مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ بروز جمعہ کو تبریز انصاری کی شہادت پر دیوبند اور بیرون دیوبند کی سڑکوں پر جو احتجاج ہوا وہ ایک بروقت اقدام ہے اور اگر ہمیں ہندوستان میں خودداری کے ساتھ زندہ رہنا ہے تو اس طرح کے اقدامات بار بار کرتے ہوں گے، کیوں کہ اس طرح کی اوچھی حرکتیں بار بار ہوں گی اور بار بار مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیلا جائے گا۔ مولانا نے کہا کہ افسوس کی بات یہ ہے کہ تبریز انصاری کو لوگوں نے مظلوم مانا لیکن از راہ مرعوبیت اس کو ''شہید'' کہنے کی جرأت کوئی نہ کرسکا۔ مولانا نے کہا کہ اتنے بڑے مجمع میں لوگ حکومت وقت کے خلاف بول رہے تھے اور ظلم کو ظلم مبین بھی ثابت کرنے کی کوشش کرر ہے تھے لیکن کسی میں یہ جرأت نہیں تھی کہ وہ اس ظلم ''کو دہشت گردی'' قرار دے۔ ایل کے ایڈوانی جیسے لوگوں نے کہا تھا کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا لیکن ہر دہشت گرد مسلمان ہی ہوتا ہے، ایسے لوگوں کو بتانا چاہئے کہ دہشت گردی کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، اگر دہشت گرد مسلمانوں میں ہوسکتے ہیں تو دہشت گرد ہندوؤں میں بھی ہوتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ تبریز انصاری والا سانحہ فرقہ پرستی نہیں بلکہ دہشت گردی ہے۔ مولانا نے کہا کہ امریکہ کے ٹرمپ اور ہندوستان کے وزیر اعظم نریندر مودی دہشت گردی کے خلاف جنگ لڑنے کے لئے متحد ہیں لیکن ان کو یہ دہشت گردی دکھائی نہیں دیتی اور دنیا سے دہشت گردی اس وقت تک ختم نہیں ہوسکتی جب تک سیاسی لوگ جانب داری کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ مرنے والے کو مرنے والے کے پسماندگان کو معاوضہ دلانے یا نوکری دلا دینے سے بات نہیں بنے گی اگر ہمیں اس طرح کے واقعات کو اور اس طرح کی دہشت گردی کو ختم کرنا ہے تو ہم صرف ارباب قانون پر بھروسہ کرکے نہ بیٹھیں بلکہ ظالموں کو سزا دینے کا کوئی طریقہ ہم بھی سوچیں۔ مولانا نے کہا کہ ندیم الواجدی کا یہ کہنا کہ ظالم کو کیفر کردار تک پہنچائیں ایک جرأت مندانہ مشورہ ہے اور اس مشورہ کو اہمیت دی جانی چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ ہمارے ملک کے ہندو کثیر تعداد میں سیکولرازم کے حامی ہیں اور اس طرح کی سفاکی کو پسند نہیں کرتے ان کو اپنے ساتھ جوڑ کر اس دہشت گردی کے ساتھ خلاف ایک مہم چلانی چاہئے تا کہ اس ملک میں قتل و غارت گری کا سلسلہ بند ہوسکے۔

TILISMATI DUNIYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
Issue August 2019

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH